

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 24 اپریل 2003ء بمطابق 21 صفر

1424 ہجری صحیح نوبکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ 0 وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا 0 إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ 0 وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَقَظَتْ غِزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَلَتْ تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْتَلُواكُمُ اللَّهُ بِهِ 0 وَلِيَبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ - صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ -

(ترجمہ): خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (خرچ سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور بے حیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکشی سے منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو اور جب خدا سے عہد واثق کرو تو اس کو پورا کرو اور جب کئی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم خدا کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو جانتا ہے اور اُس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے تو سوت کا تانا پھرا اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب رہے۔ بات یہ ہے کہ خدا تمہیں اس سے آزماتا ہے۔ اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کو اس کی حقیقت تم پر ظاہر کر دے گا۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

رسمی کارروائی

مولانا مان اللہ: زہ ڊیر افسوس کوم جی چه دا دومره اهم فورم دے او قام مونبرہ د ڊیرو اھمو مسئلو د حل کولو د پارہ رالیزلے یو او زمونبرہ معزز اراکین پہ ڊیر گنر تعداد کبئی د اسمبلی د اجلاس نہ غیر حاضر دی۔

جناب سپیکر: نوخہ علاج ئے دے؟ کورم پورہ نہ دے؟

محترمہ نگہت یا سمین اور کزنئی: جناب، چه دوی پہ وخت باندے راخی۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب، کورم پورا دے۔

جناب سپیکر: بنہ۔

جناب پیر محمد خان: کورم پورہ دے، خکہ چہ رولز کبئی امنڈمنت نہ دے شوے، د زور رولز مطابق کورم پورہ دے۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزنئی: پکار وی چه دوی ته سزا هم ورکری کنہ۔

جناب پیر محمد خان: شو پورے چہ امنڈمنت نہ وی شوے۔

جناب سپیکر: پہ رولز کبئی خہ وائی؟ رولز لبر واورہ کنہ، وائی کنہ 1/4 مطلب دا دے چہ دے۔

جناب پیر محمد خان: 1/4 اوس هم پورہ دے، دهغه زور رولز مطابق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ نہ 1/4 وائی کنہ۔

جناب انور کمال: زما خیال دے، چہ پیر محمد خان دا ستیاف مقرر کوی کنہ۔

جناب سپیکر: کہ پہ رولز کبئی خے نو بیا خو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزنئی: دا کورم پورہ نہ دے جی۔

جناب حبیب الرحمن: جناب سپیکر! دا اجلاس پینخلس شلو منتو د پارہ Adjourn کری

جناب انور کمال خان: کورم چہ کوم دے سر، دا زما خیال دے چہ 31 باندی نہ پورہ کیبری، 1/4 چہ کوم دے۔

جناب سپیکر: منہ کرہ چپی دے پیر محمد خان صاحب واورئ کنہ، د دوی لبر واورئ کنہ۔

جناب پیر محمد خان: دوی پرے خوشحالہ دی نوزما پرے ہیخ اعتراض نشته جی۔
جناب سپیکر: نوخہ؟ مطلب دا دے۔۔۔۔

جناب حبیب الرحمن: ہسپی جی دا وارننگ د اراکین د پارہ پورہ دے، لبر ساعت د پارہ وارننگ ورلہ ورکریے۔
محترمہ نگہت یا سمین اورکزئی: وارننگ ورلہ ورکریے جی۔

جناب حبیب الرحمن: د لبر ساعت د پارہ وارننگ ورلہ ورکریے د صبا د پارہ بہ بیا تھیک شی، ان شاء اللہ۔

جناب پیر محمد خان: مونبرہ لبر Loose غونڈی عادت شوپی وو خود د دپی نہ خبر شوپی نہ وو، تاسو پروں چپی وائیلی وو نو ہغہ خبرہ موپہ ربنٹیا کرہ، ان شاء اللہ آئندہ ممبران بہ ہم خیال ساتی اور تاسو پخپلہ د دپی پالیسی باندے Strict عمل آئندہ اوکریے۔

جناب سپیکر: کوئسچن دی، نو مطلب دا د آئتم نمبر 2 کوئسچنز آور جناب۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، معافی غوارمہ صاحب، پروں ما ستاسو نہ ٹائم غوبنتے وو خو تاسو ہاؤس Adjourn کرلو، د تعلیم حوالے سرہ زہ خہ وائیل غوارمہ اگرچہ ہغہ بحث پروں ختم شوپی دے خو صاحب نن ہم ما تہ د دی آئی خان نہ دا اطلاع راغلی دہ چپی کوم تیرانسفر باندپی دلته اپوزیشن Issue جوہ کرے وو، ہغہ د تیرانسفر لستو نہ اوس ہم باقاعدہ تیاریری لگیا دی او تاسو کہ مہربانی اوکریے او حکومت تہ دا نصیحت اوکریے او دوی تہ دا ریکویسٹ اوکریے چہ ترخو پورے د کمیٹی Formation نہ دے شوپی چپی پہ کومے تاسو او اپوزیشن Agree شوپی یی، د دی آئی خان عملے تہ د ہدایت اوکری چہ بل یو تیرانسفر د نہ کوی۔

جناب سپیکر: جناب ظفر اعظم صاحب، سردار محمد ادریس صاحب۔۔۔۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): ٹرانسفرز کے لئے، جس طرح ہم Agree ہوئے تھے اور اس سلسلے میں بالکل آپ کی جو تجویز ہے، اس پر عمل Already کیا جا رہا ہے، اس میں کوئی تشویش کی بات نہیں ہے۔

جناب اسرار اللہ خان: بس جناب وہاں ڈی آئی خان کے عملے کو ہدایت کر دی جائے تو ان کے لئے۔۔۔۔۔ وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اس سلسلے میں، جس طرح Agree ہوئے تھے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب اسرار اللہ خان: سارے صوبے کے لئے یہ پالیسی ہونی چاہیے۔ وزیر بلدیات و دیہی ترقی: پلیز، اس سلسلے میں بالکل یعنی جیسا کہ ہم نے یہ کہا تھا کہ جو سمجھتے ہیں کہ جو غلط ہے، جو اس کے خلاف اپیل کریں گے، اپیل کمیٹی میں جائے گی اور کمیٹی اس کے بارے میں Decision کرے گی، جو بھی غلط پوسٹنگ یا ٹرانسفر ہے اس کو Cancel کیا جائے گا اور جس کے خلاف جو اپیل کریں گے تو ویسے اتنی پیاری ٹرانسفرز جو Mutual ہوں گی کچھ ان میں لوگوں نے کرائی ہوں گی، جس کے خلاف اپیل ہوگی، اس کو کینسل کر دیا جائے گا، We have already agreed۔

جناب اسرار اللہ خان: نہیں، میں اگلی لسٹ کے لئے کہہ رہا ہوں جو ابھی وہاں پر بن رہی ہے، تین سو آدمیوں کے قریب کی ایک اور لسٹ وہاں پر بن رہی ہے، میں اس کے متعلق کہہ رہا ہوں کہ جو ہو چکے ہیں، ان کے لئے تو اپیلیں بھی آئیں گی اور اس کے لئے وہ کمیٹی کو پیش بھی ہوں گے، لیکن جو نئی لسٹ بن رہی ہے اس کے متعلق میں کہنا چاہتا ہوں کہ مہربانی کر کے ان کو ہدایت دی جائیں کہ نئی کوئی لسٹ نہ بنائیں، ویسے بھی ٹرانسفر کا جو مہینہ تھا وہ مارچ تھا اور مارچ گزر چکا ہے، Back dated ٹرانسفر کریں گے تو اس سے پھر Un-rest پھیلے گی۔

وزیر بلدیات: Back dated کوئی ٹرانسفر نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر: جی نگہت اور کزنٹی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب! یہاں پر کل میری بہن سلمیٰ نے یہ ریکویسٹ کی تھی کہ ہم صبح سے آتے ہیں اور دو گھنٹے تک بیٹھے رہتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ آج خود وہ بیس منٹ لیٹ آگئی ہیں تو اس کا کیا علاج ہوگا؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں تو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: کیونکہ ہم لوگ تو Exact 9.30 آئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: 2 گھنٹے سے تو پندرہ، بیس، منٹ پر آگئیں تو کافی Improvement ہوا ہے اور ان شاء اللہ کل یہ بھی دور ہو جائے گی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔

جناب نثار صفدر خان: پوائنٹ آف آرڈر جی محترم سپیکر صاحب! یہ جو اپیل کمیٹی ہے، یہ ہر ضلع میں بنے گی یا کس جگہ ہوگی اس کی ذرا وضاحت کر دیں، جی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ میرے خیال میں اگر مشتاق غنی صاحب سے پوچھیں تو بہتر ہوگا یا کیا ان پر اعتماد نہیں ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب طاہر بن یامین: پوائنٹ آف آرڈر، جی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، طاہر بن یامین صاحب۔

جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر صاحب، ما صوبائی وزیر صحت تہ دوو میاشتو نہ دا یو دغہ ور کرے دے نن ما تہ سحر د ہلتہ نہ Message راور سیدو، د سول ہسپتال تانک بارہ کبني پہ ہلتہ کبني ڊیر سخت ایمر جنسی حالات دی۔

جناب سپیکر: زما پہ خیال کبني چہ خوک پہ ہاؤس کبني نہ وی، نو دا مولانا صاحب دا ووائی، پہ غیبت کبني خوبہ نہ راعی؟

جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر صاحب! ہلتہ کبني ایمر جنسی حالات داسپی جوړ شوې دی جی جی شاید د دریو میاشتو نہ ہلتہ کبني Specialists ډاکتران

نشستہ، د دریو ورخو نه جی بالکل هلته ایمرجنسی کبني جی تاسو ته د First aid سهولت نشسته، Chemists and druggists د ټانک ټولو بازار بند کړے دے، بهوک هرتال شروع دے Even چه دا ټول مريضان خومره چي د ضلع ټانک دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو بن یامین صاحب، پوائنټ آف آرډر، دا مفروضات، دا خپل ځائے صحیح دی خو زما په خیال Before time دی، چي Concerned Minister راشی۔

جناب طاہر بن یامین: بیا به ئے او کړو۔۔۔۔

جناب سپیکر: او بیا به ئے او کړئ۔

جناب طاہر بن یامین: تهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: جناب جمشید خان صاحب!

جناب جمشید خان: دا عرض کومه چه په تیر سیشن کبني چي کوم کسان په باران کبني د کوټو دارتاویدو د لاسه وفات شوې وو۔
جناب سپیکر: جی۔

جناب جمشید خان: د هغې د پاره یو یو لکھ روپي دے اسمبلی منظورے کړے وے، حکومتی بینچونو یقین د هانی را کړې وه، اوس زمونږه علاقو ته چیکونه۔۔۔۔
جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

Mr. Speaker: Already Jamshed Khan is on the floor, please already, please.

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر! یہ سب سے بڑی غلطی کر رہے ہیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب! میرے خیال میں اگر آپ حاجی جمشید خان کو بولنے دیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو موقع دیا جائے گا، طریقہ یہ نہیں ہے ان کو بولنے دیں، ان کو کہنے دیں۔

جناب جمشید خان: اوس زمونږه خلقو ته چي چیکونه را غلې دی نو هغه د پچاس هزار روپو دی، مونږه په ډیر عجیبه پوزیشن کبني یو، خلق مونږه ته وائی چي ستاسو

اسمبلی یو لاکھ روپئی منظورے کړی دی، اوس حکومت چیک د پچاس ہزار روپو رالیولے دے، چہ مونبرہ دے خلقو ته خہ جواب ورکړو؟ زما په خیال هغه خبره کول پکار دی، لما تقولون ما لا تفعلون، چہ کوم کار نه کوئ تاسو هغه وائی مه، دلته مونبره یا هغه چیک دیو لاکھ روپو راکړئ، چہ مونبره خلق هلته کبني نه بے عزته کوی۔

جناب سپیکر: هسپي ما خو Confirm کړے نه ده خو زما په خیال دلته کبني اعلان هم Installments کبني شوې وو او کیدے شی چہ دا رقم به هم په Installments کبني شی خو کوم ئے چہ کړے دے نوان شاء اللہ۔

جناب جمشید خان: خلقو ته چه، پکار وه چه مونبره ئے په هغه چهته کبني لیکلے وے چہ دا ئے First installment دے او Second installment به ئے بیا درکوؤ۔۔۔۔

محترمہ نسرین خٹک: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، مشتاق احمد غنی صاحب۔

محترمہ نسرین خٹک: میں پہلے سے۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر، میں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب جمشید خان: د دې راتہ جواب راکړئ جی، خہ جواب دوی راکړی چه خہ د دوی د طرف نه مونبره مطمئن شو۔

محترمہ نسرین خٹک: مشتاق سے پہلے میں کھڑی تھی، I think چونکہ میں پہلے کھڑی تھی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میرے خیال میں منسٹر کو اس کی وضاحت کرنے دیں۔۔۔۔

Mrs. Nasreen Khattak: Okay jee, but after the Minister, please.

Minister for Law: Ladies first, ladies first.....

جناب سپیکر: بنہ۔

جناب مشتاق احمد غنی: میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو میرا پوائنٹ آف آرڈر تھا، وہ بھی ان سے تعلق رکھتا ہے تو ایک ہی دفعہ یہ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: یہ پھر جواب دیدیں۔

جناب سپیکر: نہیں، شکوہ نہ کریں، حاجی صاحب تاسو کیننٹی، ستاسو مؤقف و اوریدے شو جی۔

محترمہ نسرین خٹک: جناب سپیکر صاحب! یہ ابھی کمیٹی تشکیل دینے کی ذکر ہوا ہے اور مسئلہ تھا، پوسٹنگز ٹرانسفرز کا، مختصر یہ جی کہ پوسٹنگز ٹرانسفرز میں خواتین کو بہت زیادہ دقت اور دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کچھ ایسے حالات بھی ہیں کہ، جس میں ان کو 120, 120 میل تک کا سفر کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر: کبھی کبھی آپ غلطی سے مردوں کی بات بھی کیا کریں نا۔

محترمہ نسرین خٹک: جی (قہقہے) وہ غلطی انتہائی عزت اور احترام سے جی، چونکہ یہ مسئلہ سارے صوبے کا ہے تو جب خواتین کو دقت اور دشواری ہوتی ہے تو وہ فرد واحد کی دشواری نہیں ہوتی ہے وہ خاندان کی دشواری ہوتی ہے، اس میں مرد، بچے اور خواتین بھی شامل ہیں اور یہ بہت ضروری ہے کہ ان کمیٹیوں میں خواتین کی شمولیت ہو تاکہ ان کی حق تلفی نہ ہو اور کسی قسم کی Discrimination نہ ہو اور اس میں سارے خاندان اور صوبے کے مفاد کی بات ہے بشمول خواتین۔

جناب سپیکر: جی تھینک یو، مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! جو میرے بھائی نے بارشوں کے بارے میں بات کی تھی پچاس ہزار کے چیک کی اور ہمیں پتہ چلا کہ وہ قسطوں میں دے رہے ہیں، میری گزارش صرف یہ ہے کہ اس Tragedy کے زمانے میں جن لوگوں کی املاک کا نقصان ہوا، گھر بار تباہ ہوئے، حکومت کی ہدایت کے مطابق انہوں نے Concerned District Government کے پاس اپنی Application جمع کروائی تھیں، جن کا مالی نقصان ہوا، مویشی مر گئے اور میرے اپنے ضلع میں کم از کم پانچ چھ ہزار کے قریب لوگوں کی املاک تباہ ہوئی ہیں، وہ لوگ روز ڈی سی اوز اور اے سی اوز کے آفس کے چکر لگاتے ہیں، لیکن ابھی تک پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے کسی ایسی گرانٹ کا اعلان نہیں کیا گیا، جس سے کہ ان لوگوں کو جو مالی

نقصان ہوا ہے، اس کا ازالہ ہو سکے تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ پراونشل گورنمنٹ ان لوگوں کے مالی نقصانات کے ازالے کے لئے کوئی قدم اٹھائے۔

جناب سپیکر: جناب ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! جس طرح یہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ پچاس پچاس ہزار روپے ان کو فونگی کی صورت میں سی ایم کے اعلان کے حوالے سے ادا کئے جا چکے ہیں اور اس کے بعد پچاس ہزار روپے ایڈیشنل رقم جو بعد میں کہا گیا تھا، اس کی بھی Confirmation یہ ہے کہ وہ بھی ان کو تقریباً بہت کم مدت میں مل جائے گی، ویسے کل اس پر سینیئر منسٹر صاحب کے ساتھ تو بات ہوئی تھی، بلکہ یہ Question پہلے بھی آیا تھا، دو دن پہلے بھی یہ Question آیا تھا تو وہی جواب دینے والے تھے، لیکن ان کو موقع نہیں مل سکا، وہ مجھے بتا رہے تھے کہ یہ ابھی ہم قسطوں کی صورت میں دیں گے۔

جناب سپیکر: سی ایم صاحب نے بھی کہہ دیا ہے۔

جناب نادر شاہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی نادر شاہ صاحب!

جناب نادر شاہ: زہ د دی ایوان او ستاسو توجہ وفاقی وزیر دے اخباری بیا طرف تہ راگر خومه "سرحد حکومت کارویہ غیر جمہوری ہوتا جا رہا ہے، آفتاب شیر پاؤ، پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں آٹھ ارب روپے کا مطالبہ ناقابل فہم ہے، صوبائی حکومت نے رویہ تبدیل نہ کیا تو اسے رخصت ہونا پڑے گا"

جناب سپیکر: میرے خیال میں نادر شاہ صاحب، اگر آپ اس پہ کال انٹنشن نوٹس یا ایڈجرمنٹ موشن یا نٹ پرافٹ کے حوالے سے ایجنڈے میں آئٹم ہے تو اس پر بات ہوگی، پلیز۔

جناب نادر شاہ: زما پہ خیال کبھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس او شو کنہ، چپی انشاء اللہ، چہ پہ یو Proper طریقے سرہ یو آئتم پہ ایجنڈے باندھی پروت دے نو بیا خہ دغہ دے، تاسو بہ ہم بحث کوئی او بل بہ پرے ہم بحث کوی، تولو معزز اراکین تہ دا اختیار حاصل دے چہ ہغہ د د خپلے آراء اظہار او کری، جی میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب شکر یہ، آپ نے "آج اخبار" میں پڑھا ہو گا کہ ضلع کرک میں پرسوں پولیس مقابلہ ہوا تھا، جس میں ضلع کرک کے چار جوان شہید ہو گئے ہیں، جس میں تین زخمی بھی ہیں، میں اس فلور پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں اور ظفر اعظم صاحب، جب کل اجلاس ختم ہوا تو ہم ضلع کرک گئے تو ادھر جب چار جنازے ہم نے دیکھے، ایک کا باپ کہہ رہا تھا کہ کاش میرے بیٹے کے شہید ہونے کے بعد بھی یہ مقابلہ جاری رہتا، جناب والا! اس مقابلے میں دو مفروضے اور اسی پولیس والے تھے، میں اس فلور پر آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایک مقابلے میں اسی پولیس والے اور دو مفروضے اور چار شہید ہو گئے ہوں اور تین زخمی ہو گئے ہوں اور پھر شام کے وقت وہ ناکہ بند ہو گیا اور پولیس والے واپس چلے گئے، میں اس فلور پر آئی جی پی صاحب اور ڈی آئی جی صاحب کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ وہ بڑے طریقے سے وہاں گئے اور کرک ضلع میں شہیدوں کے تجہیز و تکفین کی، لیکن ایک بڑے افسوس کی بات ہے کہ تین مہینوں میں ضلع کرک میں پولیس کا جو مورال تھا امان و امان کے سلسلے میں، اس واقعے کے بعد اب خدا کرے کہ ہم جس علاقے میں رہتے ہیں پہاڑی علاقہ ہے، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں میاں نثار گل صاحب، ایجنڈے پر آئیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

میاں نثار گل: نہیں، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو خصوصی طور پر اگر آپ ایک کمیٹی کے حوالے کر دیں کہ وہ تحقیقات کرے کہ کیوں یہ ناکہ ٹوٹ گیا۔

جناب سپیکر: Quarter concerned کو ان شاء اللہ آپ کی بات پہنچ چکی ہو گی، ایجنڈے پر آئیں، شہزادہ گستاپ خان۔

شہزادہ محمد گستاپ خان: سر! یہ واقعی ہم سب ہاؤس کو، چونکہ یہ سارے علاقے صوبے کے علاقے ہیں،

سارے اضلاع ہم سب کے اضلاع ہیں تو یہ ایک گھمبیر مسئلہ ہے اور یہ Law and order situation کی بہت سخت خرابی کی عکاسی کرتا ہے اور اس میں یہ سمجھ آتی ہے، میاں صاحب نے کہا کہ آئی جی پی صاحب کا اور عہدہ داروں کا شکر یہ ادا کرتے ہیں کہ وہ جنازے کے لئے گئے اور انہوں نے کرک ضلع میں اتنے بڑے واقعے کے بعد Visit کیا، ہم کسی کا شکر یہ ادا نہیں کرتے، یہ ان کی ڈیوٹی ہے، ان کا کام ہے ایسے

حالات سے اس صوبے کو بچایا جائے کہ ایسی Situation ہی پیدا نہ ہو جہاں پر ماؤں کے جوان بچے مارے جائیں، بوڑھے والدین کے بیٹے مارے جائیں اور بہنوں کے بھائی مارے جائیں، یہ Situations کیوں پیدا ہو رہی ہے؟ اس لئے کہ ہماری توجہ لاء اینڈ آرڈر سچویشن کی طرف محدود ہے، اس سلسلے میں جناب والا! ہم تمام خاندانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور میں درخواست کروں گا کہ اس سلسلے میں ان کے لئے فاتحہ خوانی کریں۔

جناب سپیکر: ہم نے توکل کی ہے، شاید آپ ہاؤس میں نہیں تھے۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: اچھا جی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! میری اس بارے میں ایک ریکویسٹ ہے، اگر آپ مجھے اجازت دی۔

جناب سپیکر: جناب ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب والا! میاں نثار صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر جو بات کی ہے، اس میں ہماری صرف یہ گزارش ہے کہ یہ مقابلہ مفروروں اور پولیس کے درمیان ایک بجے شروع ہوا اور یہ زخمی جو ہیں، یہ زخمی حالت میں چار بندے جو کل شہید ہو چکے ہیں یہ دیگر کو شہید ہوئے ہیں اور وہ تین بندے تھے اور ضلع کرک کی پولیس کی 80 نفری تھی تو جب شام ہوئی تو ہمارے ڈسٹرکٹ کا انچارج آکر گھیرا توڑتے ہیں، گھیرا توڑنے سے وہ مفروروں جو ہیں، وہ چلے جاتے ہیں اور یہ واپس اپنے لوگوں کو لے آتے ہیں، علاقے کا مطالبہ یہ ہے، آپ کو شاید نثار صاحب تفصیلاً بیان کر چکے ہیں، علاقے کا مطالبہ یہ ہے کہ اگر اسی پولیس والے جتنے بھی یہاں کرک میں آپریشن ہوئے ہیں، وہ پولیس والوں کے نہیں بلکہ عوام کے زور پر ہوتے ہیں، ہمارے عوام کے زور پر ہوئے ہیں اور ہم نے ان مفروروں کے ساتھ مقابلہ کیا ہے، اگر پولیس کے ساتھ نفری نہیں تھی یا وہ کمک نہیں منگوا سکتے تھے تو علاقے میں ڈھونڈو رہ کرتے اسی طرح ہم آجاتے اور ان کی مدد کرتے، جب چھ بندے شہید ہو گئے اور دوزخ ہو گئے، اس کے بعد یہ گھیرا توڑا کر ان تین بندوں کو فرار کروادیا، اس لئے نثار بھائی کا مطالبہ یہی ہے کہ اس کی تحقیقات کی جائے کہ کیوں شام کو یہ گھیرا توڑا کر ان لوگوں کو جانے دیا گیا۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ حکومت ہیں، آپ کا کام ہے۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر سچوٹیشن دومرہ خراب دے ،
دا پکار دہ چہی دا کمیتی تہ حوالہ کرے شی۔۔۔۔۔
جناب مشتاق احمد غنی: نہیں، جناب سپیکر، چونکہ یہ تو حکومت کا کام ہے اور حکومت اپنی ناکامی کا اظہار کر
رہی ہے اور اس پر ہمیں افسوس ہے۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جناب سکندر خان شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر صاحب! دا خو منسٹر صاحب پخپلہ او منلہ چہی
لاء اینڈ آرڈر سچوٹیشن دومرہ خراب دے او دا حالات داسی دغہ دی۔۔۔۔۔
(مداخلت)

وزیر قانون: نہ، جناب سپیکر، زہ خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز ظفر اعظم صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: دا یو ناکامی اعتراف کیبری نو دہی واقعے پکار دہ چہی
تحقیقات اوشی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر صورت حال کنٹرول دے۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! اس میں حکومت اور اپوزیشن کا سوال نہیں ہے، چار شہیدوں کا سوال
ہے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: یہ ناکامی کی بات نہیں ہے، لاء اینڈ آرڈر کنٹرول ہے۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب والا! ہمارا مطالبہ یہی ہے لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال پر کہ اگر اپوزیشن کو کوئی
اعتراض ہوگا تو وہ حکومت سے ریکویسٹ کرے گی کہ لاء اینڈ آرڈر ٹھیک کرے، یہاں حکومت خود کہہ رہی
ہے کہ لاء اینڈ آرڈر خراب ہے تو ظاہر ہے ہم تو اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتے، یہاں صورت حال بڑی گھبیر ہے
وہ بھی Agree کرتے ہیں اور ہم بھی اس بات سے Agree کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

میاں نثار گل: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

وزیر قانون: ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: It is not the way.

وزیر قانون: نہیں سر، ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ ہم نے کرک ڈسٹرکٹ میں جس طرح مفروروں کو ختم کیا تو ان مفروروں کو پکڑنے کے لئے راستہ کیوں دیا گیا؟ ہمارا مطلب یہ ہے۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! اس میں نہ حکومت کا سوال ہے اور نہ اپوزیشن کا۔

جناب سپیکر: جناب شہزادہ محمد گتاسپ خان۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: سر! یہ میاں صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ واقعی حکومت اور اپوزیشن کے جھگڑے کا سوال نہیں ہے، یہ سوال اس صوبے کے لاء اینڈ آرڈر کا سوال ہے، ہم اس میں حکومت کے ساتھ ہیں اور ہم داد دیتے ہیں ان پولیس والے شہداء کے وارثان کو اور پولیس فورس کو کہ انہوں نے ایک اچھا ایکشن کیا، ایک اچھا کام کیا، لیکن جن کوتاہیوں کو ظفر اعظم صاحب نے یہاں پر نشاندہی کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ایک ذمہ دار وزیر جو حکومت کا ایک ذمہ دار اہلکار ہے ایک ذمہ دار آدمی ہے، وہ جب ایک مسئلے کی نشاندہی کرتا ہے تو واقعی یہ مسئلہ بڑی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے اور حکومت کو اس پر کان دھرنے چاہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں اور ہم چاہیں گے کہ لاء اینڈ آرڈر کی Situation improve کرنے کے لئے، جس قدر بھی ہم سے تعاون ہوا، ہم ان کے ساتھ کریں گے، انشاء اللہ۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! لبر عرض کوم۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: میں یہ عرض کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما پہ خپل خیال، پہ لاء اینڈ آرڈر سچوٹیشن باندے دا تجاویز چہ راشی کنہ نو بیا خہ دغہ چہ وی ان شاء اللہ پہ ہغہ Proper وقت Proper باندی بہ بیا کوؤ۔

جناب زر گل خان: جناب سپیکر! یوہ خبرہ کوم۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، Next item عبدالاکبر خان صاحب مونبر سرہ خود ادا دغہ دے چھی
 Questions واخلو کہ خہ او کروؤ ولے چہ بیا وخت ضائع کیبری۔۔۔۔۔
 میاں نثار گل: جناب سپیکر! میں تھوڑا عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، بس اوشو کنہ چہ بیا کلہ۔۔۔۔۔
 (مداخلت)

میاں نثار گل: میں صرف سر! یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب چار بندے ایک ضلع میں شہید ہو جائیں اور
 ہم ادھر چلے جائیں اور ہم اس کی آواز ادھر فلور پر اٹھائیں، میں یہ نہیں کہتا کہ لاء اینڈ آرڈر خراب ہے میں یہ
 کہتا ہوں کہ چار شہیدوں کے لئے کچھ کیا جائے۔
 ایک آواز: پوائنٹ آف آرڈر سر۔۔۔۔۔
 میاں نثار گل: سر میں یہ نہیں کہتا کہ لاء اینڈ آرڈر۔۔۔۔۔
 (شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر پلیز، آرڈر۔۔۔۔۔
 جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! تین دن ہم نے پوسٹنگ ٹرانسفرز کے Discussion کے لئے رکھے
 تھے اور تین دن Already اسمبلی کا اجلاس ہو چکا ہے، اگر آپ اس آنٹم کو جو ہمارے ایجنڈے کا پہلا آنٹم
 تھا، اگر آج آپ اس کو لیتے ہیں اور کنٹریکٹ پر کل سے آپ بحث کرتے ہیں تو میرے خیال میں پھر
 Questions Hour کو Suspend کر لیں گے اور پھر وہ Postings اور Transfers آج لے لیں
 گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ تو بات ہو گئی تھی کہ کنٹریکٹ کو ہم آج لیں گے اور Monday کو ہم
 Postings and transfers کے آنٹم پر بحث کریں گے، بات تو اس طرح ہوئی تھی تو آج اس لئے وہ
 ایجنڈے پر نہیں ہے نہ تو رولز آف بزنس پر۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے تو پھر Questions Hour کو Suspend کر لیں گے۔
 میاں نثار گل: میں سر، ایک عرض کرنا چاہتا ہوں، اگر یہ اسمبلی نہ ہوں آج۔۔۔۔۔

جناب امانت شاہ: عبدالاکبر خان د مخکینہی نہ مشورہ کوہ نو کار بہ آسانیری۔

جناب عالم زیب: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

میاں نثار گل: میں لاء اینڈ آرڈر پر بحث نہیں کرنا چاہتا، میں کہتا ہوں کہ اگر آج یہ اسمبلی نہ ہوتی اور یہ چار بندے شہید ہوتے تو پھر یہ بات کدھر ہوتی؟۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: No cross talking at all, please. Address the Chair. Alam Zeb Umerzai Sahib! He is already on the floor of the House.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اگر ہم ایجنڈے پر چلیں اور Questions Hour کر لیں۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب عالم زیب: پوائنٹ آف آرڈر! جناب سپیکر یوہ ڊیرہ ضروری خبرہ ڊہ، ڊیرہ اہم مسئلہ ڊہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایڈجرنمنٹ موشن یا کال اتنشن نو تیس بہ ڊے راوہے وے۔

جناب عالم زیب: چار سدہ میں گھر کی چھت گرنے سے ایک ہی خاندان کے تین افراد جان بحق۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بالکل آپ کو اجازت نہیں ہے، بالکل رولز آپ کو اجازت نہیں دیتا۔

جناب عالم زیب: نوزہ بہ واک آؤٹ اوکرمہ۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: پخپلہ ڊ خوبنہ ڊہ، اورے، کوئسچن جناب زر گل خان صاحب۔

* 1 _ جناب زر گل خان: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پولیٹیکل تحصیلدار کالا ڈھا کہ کی اجازت سے سیری کوہانی حسن زئی میں جنگلات کی کٹائی ہو رہی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا محکمہ نے مذکورہ کٹائی کی اجازت دی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کٹائی سے تربیلا ڈیم کی عمر گٹھنے کا اندیشہ ہے؛

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو:

1- پولیٹیکل تحصیلدار نے کس کے حکم سے کٹائی کا حکم جاری کیا ہے؛

2- مذکورہ پولیٹیکل تحصیلدار کو ابھی تک کٹائی سے کیوں نہیں روکا گیا؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): (الف) سری کوہانی کالا ڈھاکہ کے جنگلات کی عملداری سے باہر ہیں اور محکمہ جنگلات کے قوانین بھی وہاں لاگو نہیں ہوتے، محکمہ جنگلات کو مذکورہ علاقے میں کسی کٹائی یا اجازت نامے کا علم نہیں۔

(ب) محکمہ جنگلات نے کوئی اجازت نہیں دی ہے۔

(ج) غیر فنی بنیاد پر اگر جنگلات کی کٹائی کی جائے تو یہ ڈیم کے لئے مناسب نہیں۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

1- محکمہ جنگلات کے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

2- نہ ہی مذکورہ جنگلات پر محکمہ کا کوئی قانون لاگو ہے اور نہ ہی کسی اجازت نامہ کا علم ہے۔

جناب زرگل خان: جناب سپیکر صاحب! زہ صرف دا وزیر کتل غواہ، پیٹنمہ نئے نہ نو بیا 'Not press'۔

Mr. Speaker: The Cabinet is collectively responsible before the House.

کسی وزیر کو۔۔۔۔۔

جناب زرگل خان: وزیر جنگلات، جی۔

جناب سپیکر: بیا کہ تہ دا وائے نو بیا بہ مطلب دا دے چہ دا خبرہ او کرہ چہ وزیر جنگلات نشته نو بیا بہ دغہ کرؤ خو The cabinet is collectively responsible before the House

جناب زرگل خان: بس Not pressed. Sir تاسو تائم نہ را کوئی نو زہ ہغہ بلہ بارے کبہی دوئی چہ خبرہ او کرہ، اپوزیشن ہمیشہ خبرہ کوی زہ عوام، خہ وخت چہ لاء منستہ خبرہ او کرہ، د دہی مطلب دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منستہ را اور سیدو۔

جناب زرگل خان: نو مونبرہ لہ عوامو تہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس Question تہ راعہ، جناب زرگل خان۔

جناب زرگل خان: Not press Sir وزیر مے صرف کتہ، مطمئن یم۔

Mr. Speaker: Thank you very much.

سوال نمبر 2، شہزادہ محمد گتاسپ خان صاحب،۔

* 2 _ شہزادہ محمد گتاسپ خان: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے متعدد جنگلات میں ونڈ فالز کی مارکنگ اور نمبرائزیشن کی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ایسے جنگلات کی تفصیل فراہم کی جائے;

(ج) آیا یہ درست ہے کہ جن جنگلات میں ہارویسٹنگ کا کام شروع ہو چکا ہے، وہاں کروڑوں روپے کی

مالیت لکڑی پڑے پڑے گل سڑ رہی ہے، جس کے باعث غریب مالکان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے;

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت ان غریب مالکان کے نقصان کی تلافی کا کوئی ارادہ رکھتی

ہے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): (الف) یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات نے صوبائی حکومت سے منظور

شدہ پالیسی کے تحت خشک درختان اور ونڈ فالز کی مارکنگ کی ہے۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل مارکنگ خشک اور گرے ہوئے درختان

نمبر شمار	نام ڈویژن	تعداد کمپارٹمنٹ	مکسرفٹ
1	ہزارہ ٹرائیبل	41	20,64,424
2	کاغان	30	14,49,990
3	سرن	40	17,89,600
4	کلام	17	12,91,872
5	الپوری	13	03,26,108
6	دیر کوہستان شرنگل	9	6,95,103

3,12,472	6	لو رڈیر تیمر گرہ	7
----------	---	------------------	---

(ج) یہ درست نہیں ہے، جن جنگلات میں خشک اور گرے ہوئے درختان کی نکاسی پر کام شروع ہے وہاں پر کوئی لکڑی گل سڑ نہیں رہی، لہذا مالکان کے نقصان کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
(د) چونکہ مذکورہ جنگلات میں مالکان کا کوئی نقصان نہیں ہو رہا، لہذا کسی تلافی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

Mr. Speaker: Supplementary question.

شہزادہ محمد گتاسپ خان: محکمے نے اس کا مفصل جواب دیا ہے اور صرف ----
جناب سپیکر: جواب ٹھیک دیا ہے نا۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: جواب دیا ہے صرف ایک سپلیمنٹری ہے، جس پہ میں چاہوں گا وزیر صاحب کچھ فرمائیں یہ Wind fallen policy محکمے نے بنائی ہے، لیکن اس میں Discrimination ہے میں چاہوں گا کہ ----

(تالیاں)

(اس مرحلے پر معزز رکن عالم زیب ایوان میں واپس آگئے)

جو کام محکمے نے اس پالیسی کے تحت کیا ہے وہ کچھ اس سے مالکان گزارہ جات کو یا جنگلات کے مالکان کو تو فائدہ پہنچ گیا ہے، لیکن ایسے کئی غریب مالکان ہیں جن کی Wind fallen policy پہ ابھی تک کوئی کام نہیں ہوا اور ہزاروں لاکھوں مکسر فٹ لکڑی جو کروڑوں روپے مالیت کی ہے، وہ جنگلات میں گل سڑ رہی ہے کیا وزیر صاحب اس سلسلے میں کوئی فوری اقدام کریں گے تاکہ ان مالکان کو بھی اس کا فائدہ پہنچے؟

جناب سپیکر: یہ سوال نمبر 2 شہزادہ گتاسپ خان صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بشیر احمد بلور صاحب!۔

جناب بشیر احمد بلور: یہ شہزادہ صاحب کے کوشن کا جواب جو ہے اس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ انہوں نے جو سپلیمنٹری کوشن کیا ہے، ان کا Direct question بھی یہی ہے، مگر وزیر صاحب کی طرف سے یہ جواب ہے کہ نہ لکڑی گل سڑ رہی ہے اور گلنے سڑنے اور "چونکہ مذکورہ جنگلات میں مالکان کا کوئی نقصان نہیں ہو رہا، لہذا کسی تلافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جبکہ وہ کہتے ہیں کہ جو گل سڑ رہی ہے، اس کی تلافی

حکومت کیسے کرے گی؟ جب حکومت Clear cut کہہ رہی ہے کہ یہ تلافی یا تو یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں یا اس کو نسیجین کا یہ جواب غلط ہے، مہربانی کر کے یہ دونوں اگر ذرا تفصیل بتادیں تاکہ پتہ چلے کہ کون غلط ہے، اگر کو نسیجین کا جواب غلط ہے تو پھر اس کو پریولج موشن کے لئے لے جانا چاہیے کہ یہ اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں شہزادہ صاحب تو مطمئن ہیں، انہوں نے سپلیمنٹری کو نسیجین کیا ہے۔
شہزادہ محمد گتاسپ خان: میں بشیر خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو میری آنکھ نہیں دیکھ سکی، انہوں نے ہزارہ سے متعلق اور غریب لوگوں کے متعلق جن کے جنگلات ہیں ان کا نقصان ہو رہا ہے، ان کی نظر سے گزرا ہے، واقعی انہوں نے جو نشانہ ہی کی ہے، وہ ٹھیک ہے اور ان کا بھی حق ہے کہ یہ سپلیمنٹری کو نسیجین ان لوگوں کے وسیع تر مفاد میں کر سکتے ہیں، اس کا بھی منسٹر صاحب ظاہر ہے، جواب دیں گے اور میں جو کہہ رہا ہوں، اس پر اگر ہم مطمئن نہ ہوئے تو Section موجود ہے، آپ کے رولز آف پروسیجر میں جس کے تحت ہم کسی بھی سوال کو بحث کے لئے اسمبلی میں رکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، جناب سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں شہزادہ گتاسپ خان صاحب کا، جہاں تک یہ جنگلات کا مسئلہ ہے تو یہ ہمارے لئے انتہائی اہم ہے اور میں نے ابتداء ہی سے، چونکہ شہزادہ گتاسپ خان خود وزیر جنگلات رہے ہیں اور ان کا تجربہ بھی اس میں خاصا ہے، ایک پالیسی یہ بنائی ہے کہ دفتر میں پالیسی بنانے کی بجائے مالکان کو شریک مشورہ کر لوں اور خصوصاً ان افراد کو جو اسمبلی میں ہیں اور اس فیلڈ میں انہوں نے پہلے سے کام کیا ہے، ہماری حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ جو خشک درخت اس وقت موجود ہیں اور جو خراب ہو رہے ہیں، مالکان کے مشترکہ تعاون سے اور ان کے مشورے سے انکو نکالنے کے لئے لائحہ عمل تیار کیا جائے، اتنی وضاحت اس میں کروں گا کہ ہم نے صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت کو ایک خط بھیجا ہے اور مذاکرات جاری ہیں تاکہ ہم مرکزی حکومت سے اجازت لے کر، اگرچہ یہ صوبائی معاملہ ہے، لیکن گورنر صاحب کے دور میں چونکہ انہوں نے پہلے سے ایک خط بھیجا تھا اور ان سے مذاکرات شروع کئے تھے تو

مناسب نہیں تھا کہ ان مذاکرات کو درمیان میں کاٹ کر اپنا کوئی فیصلہ کر لیں، گزشتہ دنوں یہاں جنگلات کے وزیر آئے تھے، ہم نے ان سے ٹائم طے کیا ہے اور انشاء اللہ اس پالیسی پر مکمل عمل کریں گے۔

شہزادہ محمد گستاپ خان: سر! میں اس میں ایک گزارش کروں کہ جہاں تک وزیر انوائرنمنٹ کا تعلق ہے، انہوں نے بڑا صحیح جواب دیا ہے اور ہم مطمئن ہیں اس بات سے، کیونکہ یہ چاہتے ہیں کہ صوبے کی بہتری ہو، لیکن یہ مسئلہ بڑا اہم ہے، اس میں ہزاروں لاکھوں لوگوں کے روزگار کا سوال ہے اور اس چیز سے منسلک ہے، دوسری طرف یہ بڑا Important اس لئے ہے کہ یہ پوری Environment کو متاثر بھی کر سکتا ہے تو اس پر میں چاہوں گا، اگر وزیر صاحب بھی اس پہ اتفاق کریں اور یہ بحث یہاں پہ ہونی لازمی ہے اس لئے یہ ان کی حکومت اور ہم سب لوگوں کے مفاد میں ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ سیکشن 48 کے تحت اسے بحث کے لئے رکھا جائے اور کسی مناسب وقت پر اس پر بحث کر لی جائے تاکہ اس کا کوئی حل سامنے آئے اور منسٹر صاحب کی انفارمیشن میں اضافہ ہو، کیونکہ ہم بھی ایسے ہی علاقوں میں رہتے ہیں، ہم ان کے سامنے نشانہ ہی کر سکیں گے۔

سینیئر وزیر: میں ان سے اختلاف تو نہیں کرتا ہوں، اتنی بات ضرور ہے کہ ہم نے جو ورک پلان بنایا ہے، چونکہ میرا خود بھی ایک ایسے علاقے سے تعلق ہے، دیر سے، جہاں جنگلات ہیں اور ہر ایک پودے کا اور ہر ایک درخت کا مجھے انتہائی احساس ہے اور حقیقی بات یہ ہے کہ مانسہرہ میں اور دیر اور کوہستان میں اور بعض ایسے علاقوں میں درخت ہی واحد سرمایہ ہیں یعنی ایک واحد ذریعہ ہے، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ معزز رکن اسمبلی میرے ساتھ بیٹھ کر اس پالیسی کو دیکھ لیں، اگر ان کو اس میں کوئی کمی نظر آتی ہے تو بے شک یہ اسمبلی میں پیش کر لیں، لیکن مجھے یقین ہے کہ جو سفارشات ہم نے مرتب کی ہیں انہیں یہ پڑھ لیں گے اور دیکھیں گے تو ان کو سو فیصد اطمینان ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: بہر حال منسٹر صاحب! شہزادہ گستاپ خان کا اس فیلڈ میں بہت تجربہ ہے اور ان کے تجربے سے ہم ضرور استفادہ کریں گے اور آپ کے لئے ایسا ماحول بھی پیدا کریں گے، آپ تسلی رکھیں، Next۔

جناب عبدالماجد: جناب سپیکر صاحب! پہ دیکھنی زما یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: عبدالماجد خان صاحب! جی واہ۔

جناب عبدالماجد: د دې سلسله کبني چونکه دا نهرونو او سرکونو د پاسه هم، د محکمه جنگلات ډير لوتے لوتے تباہی شوې ده، يو خاص قسم مرض لگيدلے دے، زمونږ يقين دا دے چه زمونږ جناب وزير جنگلات صاحب د ډير کهلاؤ مغزو انسان دے، چې آيا د دغے اوچ شوې لرگومتعلق يا دا ولے چې کومے اوچے شوې دی، چې د دې متعلق اوس د دوئ څه اراده ده جی؟

سینیر وزیر: زه د ماجد خان، معزز رکن اسمبلی شکرپه ادا کومه چې دوئ يو څو ورځے مخکبني زما توجه دے طرف ته راگرځولے وه اور د دوئ د توجه نه پس مونږ په صوابي کبني، مونږ په ملاکنډ ايجنسئ کبني، مونږ په چارسده کبني او مونږ په مردان کبني چې دنهرونو او د سرکونو په غاړه باندې څومره داسې ونے دی چه هغه يا غورزیدونکی دی او يا خرابیدونکی دی او يا د خلقو د لاسه پتیدونکی دی نو هغه مو د کت کولو فيصله هم کړې ده او نیلام کولو فيصله هم کړې ده، دومره دا پیره په پالیسي کبني فرق راوستے دے چې مخکبني به سرکار دا اونے پریکړے بیا به ئے را جمع کړے، بیا په يو ځائے کبني ايوخودلے او بیا به د هغوي نیلام شروع شو، دا پیره سرکار فيصله کړې ده چې د دې ولاړو اونو به نیلامی کپری، دے د پاره چې حکومت د هغوي د کت کولو نه، د هغوي غنډولونے او د دې بے جا اخراجاتو نه بچ شی، نو په صوابي کبني هم شروع شوې ده، چارسده کبني او مردان کبني مونږ هر ضلع ته يو خط لیږلے دے چې مونږ ته سروے را کوئ چې د سرک په غاړه څومره اونے ولاړے دی، چې کوم خرابیدونکی دی يا را اولیدونکی دی چې مونږ په هغوي باندې، نو دے فيصلے تحت د دې پنځه اضلاعو کبني کار شروع شوې دے او باقی په صوبه کبني سروے راونه ده۔

جناب سپیکر: جناب سکندر خان شیرپاؤ، سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: وزیر صاحب ډير بڼه وضاحت او کړؤ خو زه به دا يو سپلیمنټري کوئسچن د دې باندې دغه کومه چې دوئ د د پاره ولے بندوبست نه کوی چې د دغے اونو حفاظت او کړی ځکه چې دوئ خو د Environment Minister هم دی او دے له خبر دی چې اونے د Environment په ضمن کبني

کوم یو اهمیت لری؟ نو پکار دی چې دوی د هغې د پاره څه اقدام او کړی چې هغه اونه چه دی د هغوی حفاظت او کړه شی او صحیح دیکه بهال ئے او کړه شی۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! منسټر صاحب خورینتیا خبره ده ډیرمه بڼه خبرې او کړه خو ټولو نه لئے دا دوه خبرې دی، یو خرابیدونکی چې دی او بل دا چې هغه خلق پټوی نو هغه باندے مونږه دا خبره کوؤ چې دا به کټ کوؤ نه، زما دا خواست دے دا محکمه د څه د پاره بیا جوړوی چه خلق اونه پټوی نو د دې حفاظت ولے نه کوی، او بیا چې چرته داسې د غلا خبره وی، داسې اونه چې کټ کوی نو دا اونه کټ کولو باندې خودا ملک کښې دا زمونږ صوبه چې ده، دیکښې اوونو او بیا د سیلابونو دا ټوله تباھی چې ده، دا ولے کټائی په وجه باندے راځی، پکار دا دی چې محکمه د هغوی حفاظت او کړی چې غلا هم نه کوی هغه تههیک خبره ده چه کوم اونه خرابه وی، هغه د غورځوی بل هغه اوونے چې هغه Grow کوی نه هغه د کټ کوی او داسې چې کوم غلا په وجه، پلیز هغوی د پخپله حفاظت او کړی او کټ کول نه دی پکار۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر: دا سکندر شیرپاؤ صاحب، چې کوم خبرې ته توجه راوگرځوله، انتهای بنوکه خبره ئے او کړه خو څنگه چه ماجد خان او وئیل چه یو بیماری خاص لگیدلے ده، دغه بیماری د چینجی د وجه نه اوونے خرابے شوې نو هغه خرابیدونکی اوونے چې دی، هغه پخپله را پریوځی او چې اوونے راپریوځی د بیگا نه نو سحر چه ته ورزے نو هغه به خواه مخواه نه وی، ځکه چې د خواوشا علاقے خلق ډیر زیات ضرورت لری او د دې وخت کښې، چونکه صوبه سرحد کښې په ډیر کم علاقو کښې گیس دے او د گیس د دشواری د وجه نه زمونږه درختان چه کوم دی، دا انتهای په خطر کښې دی، دے وجه نه مونږه هغه وونه رارتوؤ چه کومه ونه خرابه شوې ده چینجی واهلے ده، مرض ورته لگیدلے دے نو د دې دوه فائده اوشی، یوه سرکار ته فائده اوشی او دوئم دا چې سپیکر

صاحب هغه بیماری نورو ونو ته او نه لگی او که تاسو ته یاد وی نو څنگه چې په انسانانو کې وبا لگی هم دغه شان د دې نه ډیر په تیزی سره د یو وونې نه بلې ونې ته دا بیماری لگی نو د دې عبدالماجد خان په تجویز باندې مونږه دا لار اختیار کړې ده، تر څو چې د دې محترم بلور صاحب دا خبره ده چې دا د افسوس خبره ده چې غلا کېږي نو دنیا کې به هیڅ څوک د غلا ملګرتیا او نه کړي خو بهر حال څه خلق غلا کوي او څه خلق د هغې څوکیداری کوي، نو څوکیداری د خپل اونیو کول، دا د حکومت فرض دے خو دلته چه کوم خلق غلا کوي نو هغه هم د دې، لکه یوه اوونه راوغور څیږي او هغه څوک پتوی نو هغه د پیسو د پاره نه پتوی عموماً د هغې خپل ضرورت وی خو د دې پالیسی د وجه نه هغه په بنکاره، نو دے وجه نه مونږه په ځانې د دې چې غل او دغه ته ما حول مهیا کوو، مونږه دا خپل خرابې شوې اونیو راکت کوو او تر څو چه دا خبره چې ده، نو اونیو یا ځوانیو اونیو یا روغی اونیو نو د هغې مونږه حفاظت کوو۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب! لکه څنگه چې تاسو او وئیل چه دا Epidemics چې لگی نو د هغې د پاره به Preventive measure باندې حکومت څه سوچ کوي چې دا بیماری د څه نه لگی او څنگه د هغې تدارک کیدے شی د دې باندې هم Preventive measures آختسل غواړي۔

سینئر وزیر: سپیکر صاحب دا تجویز انتہائی بنه دے خو چونکه زمونږه حالات تاسو ته معلوم دی د پاکستان، دلته چې کوم د انسانانو بیماریانے عام کېږي نو د هغې په باره کېږي هم لاء اوسه پورے داسې مدافعتی کار جوړ نه شو، اگر چه زمونږه صوبائی حکومت د پینځو موذی انسانی بیماریو د پاره فنډ قائم کړے دے چې کم از کم دغه ترے اول کړو نو که خدائے پاک ورسره که، نو زه وائم چې اونه خو ډیره لوئے خبره ده، زمونږه د وطن یو ځناور ته هم تکلیف او بیماری لگی چې مونږه د هغې تدارک او علاج هم او کړو۔

جناب سپیکر: مهربانی مختیار علی صاحب۔

جناب مختیار علی: زه یوه خبره کومه جی، زه د بیمارو او د اوچو اونیو خبره کوم، داسې سرکونه شته، خاص کر زما په علاقه کېږي جی، دا دینه او لاهور یورو د

دے ، پہ ہغی باندی دا اونے ڊیرے زیاتے کگے شوې دی او د دې باندې ډیر زیات ایکسیدنتونه شوې دی ، بلا خانونا ضائع شوې دی ، نو د دې باره کبھی ہم زه منسیر صاحب ته دا خواست کومه چې Particularly په دغه روډ باندې چې کومے اوونے را کگے شوې دی د دغې د خه بندوبست او کړے شی او دغه اونے د اوواهلے شی چه د ایکسیدنتونو خطرہ پرے ختم شی۔

سینیئر وزیر: زه د فاضل رکن سره ملگرتیا کومه او منلے کوم۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 3، جناب شہزادہ محمد گتاسپ خان صاحب -

* 3 _ شہزادہ محمد گتاسپ خان: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جنگلات کے تحفظ اور ہارویسٹینگ (Harvesting) میں حکومت نے پالیسی وضع کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس پالیسی پر کہاں تک عمل کیا گیا ہے، تفصیل فراہم بجائے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): (الف) یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے تحفظ انتظام و انصرام کے سلسلہ میں اصلاحات پر مبنی طریقہ کار سال 2000 وضع کیا گیا ہے، جس میں مالکان، مقامی لوگوں اور سرکاری اہلکاران پر مشتمل کمیٹیوں کا قیام شامل ہے۔

(ب) مذکورہ پالیسی کے تحت مختلف علاقوں میں مالکان، مقامی لوگوں اور سرکاری اہلکاران پر مشتمل کمیٹیاں بنائی گئی ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل تشکیل مشترکہ کمیٹی ہائے

نمبر شمار	نام ڈویژن	تعداد کمیٹی ہائے	تعداد کمپارٹمنٹ جن کیلئے کمیٹیاں بنائی گئی
1	سرن	13	68
2	کاغان	14	49
3	ہزارہ ٹرائیبل	21	34
4	اگرورتناول	01	7
5	اپوری	06	14

36	05	کلام	6
09	03	دیر کوہستان	7
04	02	لوئر دیر	8
06	03	سوات	9

علاوہ ازیں جو جنگلات دوران سال 2001 ورکنگ پلان کے تحت مارک ہوئے یا جو خشک اور گرے پڑے درختان مارک ہوئے تھے، نئے نظام کے تحت ان پر کام شروع ہو گیا ہے، تفصیل (ب) درج ذیل ہے۔
تفصیل مارکنگ خشک اور گرے ہوئے درختان

نمبر شمار	نام ڈویژن	تعداد کمپارٹمنٹ	مکسرفٹ
1	ہزارہ ٹرائیکل	41	20,64,424
2	کاغان	30	14,49,990
3	سرن	40	17,89,600
4	کلام	17	12,91,872
5	اپوری	13	03,26,108
6	دیر کوہستان شرنگل	9	6,95,103
7	لوئر دیر تیمر گرہ	6	3,12,472

تفصیل مارکنگ سبز درختان

نمبر شمار	نام ڈویژن	تعداد کمپارٹمنٹ	مکسرفٹ
1	اپوری	5	4,7,2,153
2	سوات	6	1,7,4,672
3	کلام	10	2,39,313
4	کاغان	9	11,95,716
5	کوہستان	19	14,47,844

4,57,161	7	ہزارہ ٹرانسپیل	6
----------	---	----------------	---

شہزادہ محمد گستاپ خان: سر! اس سوال کے جز (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "علاوہ ازیں جو جنگلات دوران سال 2001 ورکنگ پلان کے تحت مارک ہوئے یا جو خشک اور گرے پڑے درختان مارک ہوئے تھے، نئے نظام کے تحت ان پر کام شروع ہو گیا ہے" سر! میں ان سے یہ ایک سوال کروں گا، کیونکہ سوال ہی کر سکتے ہیں، اس پر تقریر نہیں کر سکتے کہ میں ایسے جنگلات کی نشاندہی کر سکتا ہوں کہ محکمہ جنگلات نے ایک طرف کام کیا ہے، کچھ لوگوں کے لئے اور دوسری طرف انہوں نے یہ کام گرے پڑے درختوں پہ نہیں کیا، میں اس کی مثال یہ دوں گا کہ تین دفعہ میرا اپنا جنگل مارک ہوا ہے اور اس پہ کام نہیں ہوا اور کروڑوں روپے کا نقصان ہو گیا ہے وہ لکڑی گل سڑ گئی ہے، اب بھی وہاں پر پڑی ہوئی ہے، میں نہیں چاہتا کہ میری کوئی Favour کی جائے، لیکن میں آپ کے منسٹر صاحب کے یعنی گورنمنٹ کے نوٹس میں لانے کے لئے یہ سوال کر رہا ہوں کہ ایسے لوگ موجود ہیں، جن کے ساتھ Discrimination کی گئی ہے اور ان کا کام نہیں کیا گیا، یہ پالیسی تو موجود ہے، اس میں کوئی نئی پالیسی نہیں بنانی تو کیا منسٹر صاحب، موجودہ صوبائی حکومت ان لوگوں کو ریلیف لینے کے لئے، کیونکہ یہ تو ایک وقت ہے، جس میں Diseased درخت یا گرا پڑا درخت پھر کھڑا نہیں ہو سکتا، وہ ہر صورت میں ضائع ہوتا ہے تو کیوں نہ کسی غریب کے بچوں کے لئے سکول کی فیس دی جائے، کیوں نہ کسی بہو بیٹی کو رخصت کرنے کے لئے اس مالک کو پیسے دیئے جائیں، کیوں نہ اس کو دو وقت کی روٹی مہیا کی جائے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے سمجھ گئے ہیں منسٹر صاحب، جی منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر: میرا تو خیال تھا کہ آپ کے جواب سے معزز رکن مطمئن ہو گئے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وہ تھوڑا سا۔۔۔۔

سینیئر وزیر: ویسے میں Clearly ایک چیز آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر کے توسط سے کہ جنگلات بہر حال ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور ہم پر گزشتہ دو تین مہینوں میں بہت بڑا پریشر بھی آیا ہے، ٹھیکیدار ان کی طرف سے، مالکان کی طرف سے اور جنگلات سے متعلقہ افراد کے حوالے سے، ہم نے یہ سوچا ہے کہ پریشر یاد باؤ یا وقتی ضروریات کی بنیاد پر کوئی جزوی پالیسی اختیار نہ کریں، بلکہ پورے صوبے کے

لئے ایک یونیفارم پالیسی ترتیب دے دیں اور وہ بالکل غلطیوں سے پاک ہو اور لوگوں کے مشورے سے ہو اور میں اس بات کا قائل ہوں کہ اگر سرکار مالکان کے بغیر کوئی پالیسی اپناتی ہے تو وہ پالیسی کامیاب نہیں ہوتی اسی لئے ہی میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جو مالکان کی تنظیمیں ہیں، ان کے ذمہ داران کو بلائیں گے، ان میں وہ مالکان بھی ہیں جن کو آپ گزارہ جات کہتے ہیں اور وہ بھی ہیں جو دوسرے قسم کے ہیں، ان کے مشترکہ مشورے سے ہم ایک پالیسی بنا رہے ہیں اور میں پھر عرض کرتا ہوں کہ سرکار اپنی طرف سے یعنی صرف اپنی جیب بھرنے کے لئے پالیسی نہیں، بلکہ جس طرح شہزادہ گستاپ خان نے نشاندہی کی ہے، کہ ایک تو بڑے مالکان ہیں، مالدار لوگ ہیں، لیکن ہمارا مطمع نظر وہ افراد ہیں جن کے قبضے میں سو درخت ہیں یا پانچ سو درخت ہیں یا ایک ہزار درخت ہیں ان کی اراضی پر، ہماری پالیسی کا محور وہی عام غریب آدمی ہے، جس کے بچوں کی طرف آپ توجہ دلا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، Next سوال نمبر 13، مولانا عصمت اللہ خان صاحب،۔ (موجود نہیں ہیں)

سوال نمبر 57، جناب فرید خان صاحب -

* 57 _ جناب فرید خان: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کمرٹ ڈیر کوہستان کے دریا میں دنیا کی مشہور مچھلی ٹراؤٹ پائی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت ٹراؤٹ مچھلی کی ترقی کے لئے اور مچھلی فارم بنانے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): (الف) ہاں! یہ درست ہے کہ کمرٹ ڈیر کوہستان کے دریا میں دنیا کی مشہور ٹراؤٹ مچھلی پائی جاتی ہے۔

(ب) ڈیر کوہستان کے دریا میں ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش نسل کے لئے محکمہ ماہی پروری احسن طریقے سے اقدامات کر رہی ہے اور کلکوٹ کے مقام پر ایک ٹراؤٹ فیش ہجری کو "Dir upland rehabilitation Project" کے تعاون سے فعال بنا دیا گیا ہے اور اس علاقے کے قریباً 55 کمیونٹی ممبران کو ٹراؤٹ کلچر ٹریننگ سنٹر مدین میں ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش اور فارم بنانے کے بارے میں تربیت فراہم کی جا چکی ہے، علاقے کے لوگوں میں مچھلی فارم بنانے کے شعور کو اجاگر کرنے کے لئے ایسے ہی تربیتی کورس ہر سال منعقد

کئے جاتے ہیں، مزید یہ کہ ضلعی حکومتوں کے بننے کے دوران اپر دیر میں عملہ نہیں دیا گیا، جس کے لئے تجویز محکمہ خزانہ کو بھیج دی گئی ہے تاکہ مطلوبہ عملہ مہیا کیا جاسکے۔

جناب فرید خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب! زما د جواب جز (ب) پہ حوالہ سرہ یو ضمنی کوئسچن دے جی، پہ جز (ب) کبھی دوئی وائیلی دی چہ پہ کمراٹ دیر کوہستان کبھی د دنیا د ٲولو نہ مشہور ترین مہے ٲراؤٲ ساتلے کیری، د ہغہ د پارہ محکمہ خزانے تہ د محکمے د پارہ تجویز پیش شوہ دے چہ محکمہ د دھغوہ د پارہ منظور کری، زہ د محترم وزیر خزانہ صاحب نہ دا سوال کوم چہ آیا پہ کمراٹ دیر کوہستان کبھی د دنیا د ٲولو نہ مشہور ترین مہے ٲراؤٲ وافر مقدار کبھی موجود دی، د ہغہ د پارہ دا محکمہ بہ کلہ منظورہ وی چہ ہلتہ کبھی محکمہ نشتہ دے، اگرچہ ٲولہ ذخیرہ د مہیانو ہلتہ کبھی موجود دہ د بغیر محکمے ہلتہ کبھی موجود دہ، ہغہ د پارہ محکمہ کلہ بہ منظورہ وی؟

جناب سپیکر: جناب سینیئر منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر: دا محترم رکن فرید خان صاحب چہ کوم سوال او کرؤ نو دوئی تہ ما یو دوہ میاشتے وړاندے وائیلی دی چہ کمراٹ شاید پہ ٲولہ دنیا کبھی نہ وی نو پاکستان کبھی خواہ پخواہ یو خائستہ بنکلے او ٲولے خائے دے، نو دوئی تہ ما وئیل چہ یو ٲل تہ دا ٲولہ اسمبلی ہلتہ میلنہ کرہ چہ ہغوہ د دہ علاقے حسن نہ، د دہ د خائست نہ خبر نہ شی (تالیاں) او ترخو چہ د مہیانو تعلق دے، نو مہیانو حقیقت دا دے چہ پہ دغہ علاقہ کبھی دغہ مہیان پیدا کیری او مونر بہ د دہ خبری انتظام او کرؤ کہ چرتہ دوئی دا صوبائی اسمبلی میلہ کوی نو مونر بہ د ہغوہ د Protection مکمل حفاظت ور کرؤ او دریمہ آخرہ خبرہ دا دہ چہ راروان مالی سال 2003 او 2004 غیر ترقیاتی بجٹ کبھی مونرہ د دوئی د پارہ بجٹ ہم مختص کرے دے او ہلتہ کبھی د افراد و تعیین د پارہ مونرہ یوستونہ ہم منظور کری دی، نو ان شاء اللہ د دوئی دا گلہ بہ یو خو میاشتے پس بالکل ورکہ شی۔

جناب فرید خان: محترم سپیکر صاحب! زہ د وزیر خزانہ انتہائی مشکوریمہ او زہ تبول ہاؤس Invite کوم چہ پہ جولائی کبھی بہ تبول ہاؤس پہ تور بوخمہ خپل علاقے تہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سوال نمبر 99 جناب فرید خان صاحب -

* 99 _ جناب فرید خان: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر میں جنگلات واقع ہیں جن کا متعلقہ ڈی ایف او کا دفتر دیر پائیں میں ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت ڈویژنل فارسٹ آفیسر کا دفتر ضلع دیر بالا منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): (الف) یہ درست ہے کہ اپر دیر میں وسیع علاقہ پر جنگلات پائے جاتے ہیں، جنگلات کی حفاظت اور لوگوں کی تکالیف کو مد نظر رکھتے ہوئے کلکوٹ اور پتراک ریج ہائے کے جنگلات کا انتظام پراجیکٹ ڈائریکٹر کے حوالہ کیا گیا ہے، جس کا دفتر شرنگل میں واقع ہے، جبکہ دیر ریج کا علاقہ ڈی ایف او دیر بمقام تیمر گرہ کے پاس ہے۔

(ب) سابقہ ضلع دیر کے جنگلات کا انتظام شروع سے ایک ہی ڈی ایف او کے پاس رہا ہے، جس کا دفتر تیمر گرہ میں ہے اور وہ چکدرہ سے لیکر شرباغ، جندول اور اوپر لواری ٹاپ تک جنگلات کا انتظام چلاتا رہا ہے، اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کی پالیسی 2001 کے تحت بھی یہی دفتر برقرار رکھا گیا ہے، لہذا جبکہ دونوں ضلعوں کے جنگلات کے لئے مناسب اقدامات کر لئے گئے ہیں تو ڈی ایف او کا دفتر موجودہ جگہ یعنی تیمر گرہ پر موزوں ہے اور اسے بمقام دیر خاص منتقل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔

جناب فرید خان: محترم سپیکر صاحب! د سوال د جز (ب) پہ حوالہ سرہ زہ یو ضمنی کوئسچن کومہ چہ آیا پہ اپر دیر کبھی چہ د خنگلاتو یو وسیع پیمانہ باندھے ہلتہ کبھی ذخیرہ موجود دہ او خنگلات ہلتہ موجود دی، دے خنگلات د تحفظ د پارہ پہ اپر دیر کبھی جدا دی ایف او ضرورت شتہ دے او کہ نشتہ دے؟

جناب سپیکر: زما پہ خیال اشارہ ئے خودرتہ درکرہ۔

جناب فرید خان: نہ، دا ځنگلات په حواله سره وه جی۔

جناب سپیکر: بنه۔

جناب فرید خان: په اپر دیر کبني ډی ایف او ضرورت شته دے او که نشته چې د ټولو نه لوائے ځنگل هلته کبني دے۔

جناب سپیکر: جناب مسٹر صاحب۔

سینیر وزیر: دا د معزز رکن اسمبلی ته مے عرض دے چې مونږ ته د ډي خبرې احساس دے، ځنگلات په بره ضلع کبني ډي او ډي ایف او د اوسیدو ځائے په لاندے ضلع کبني دے، د ډي وجه نه دا خو گرانه خبره ده چې د يو ځائے نه سرے دفتر ختموی او بل ځائے ته ئے اوږی، دغه تجربه، د ډي کوهاټ او بنوں يو ډي آئی جی وو، زما خیال دے په هغه کبني زمونږ او شوله اگرچه هغه کبني د منځ غونډي خبره وه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او په ملاکنډ بورډ ونو کبني اوشوه۔

سینیر وزیر: او په ملاکنډ په بورډ کبني هم دا اوشوه نو مونږه د ډي Risk نه اغستو چه د تیمرگره نه دا دفتر ختم کړو او مونږه هلته ورکړو خو بهر حال هلته یو، چونکه حقیقی ضرورت دے نو بره دفتر د پاره او هلته یو خان له انتظام د پاره مونږه به آئنده مالی بجهټ کبني حصه ایښود دے ده۔

جناب سپیکر جناب سپیکر: Next سوال نمبر 126، جناب ډاکټر ذاکر اللہ خان صاحب، -

* 126 _ ډاکټر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جون 2002 سے صوبہ سرحد میں ”فارسٹ آرڈیننس 2002 صوبہ سرحد“ نافذ کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات صوبہ سرحد میں عموماً اور ملاکنڈ سرکل میں خصوصاً یہ تاحال نافذ العمل نہیں ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ آرڈیننس کو پورے صوبے میں عموماً اور ملاکنڈ سرکل میں خصوصاً نافذ کرنے کے لئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ آرڈیننس تمام صوبہ سرحد کے لئے ہے اور سارے صوبے میں نافذ العمل ہے تاہم، چونکہ ملاکنڈ فارسٹ سرکل کا علاقہ پٹانیا میں شامل ہے، جہاں پر آئین پاکستان کی شق 247 کے تحت نئے قانون کے نفاذ کے لئے گورنر صوبہ سرحد کی اجازت صدر پاکستان کی پیشگی رضامندی کے ساتھ حاصل کرنا ہوتی ہے، فارسٹ آرڈیننس 2002 سے پہلے فارسٹ ایکٹ 1927 ملاکنڈ سرکل میں NWFP Regulation II of 1974 کے ذریعے نافذ کیا گیا تھا جو کہ اب تک وہاں نافذ العمل ہے، فارسٹ آرڈیننس 2002 کے دائرہ عمل کو ملاکنڈ سرکل / پٹانیا علاقہ جات تک وسعت کے لئے صدر پاکستان کی رضامندی اور گورنر صوبہ سرحد کی اجازت کی ضرورت پڑے گی، بہر حال یہ کیس صوبائی حکومت کے زیر غور ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ حکومت نے مذکورہ آرڈیننس کے تمام صوبہ میں نفاذ کے اقدامات شروع کر دیئے ہیں، اس سلسلے میں اس کے دائرہ کار کو ملاکنڈ سرکل تک وسعت دینے کی تجویز صوبائی حکومت کے زیر غور ہے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: شکریہ، سپیکر صاحب، دے سوال کبھی خو جواب خہ حدہ پورے راکرے دے خو زہ وائٹ چہ ملاکنڈ سرکل کبھی بہ دا فارسٹ آرڈیننس 2002 کلہ پورے نافذ العمل شی؟ او دویم ورسرہ دا دہ جی چہ کہ د دہ باقی سرکلو کبھی دا نافذ العمل دے لکہ خنگہ چہ دوئی وائی نو زما د خیال مطابق پہ دیکبھی خہ کارروائی نہ دہ شوہی یو ہغہ خلق چہ ہغہ دے آرڈیننس باندہی عمل درآمد نہ کوی، نو چہ دا Misconduct دے او کہ نہ دے؟ او کہ دے، نو بیا محکمہ د دہ خلاف خہ کارروائی کوی او کہ نہ کوی جی؟

سینیئر وزیر: جناب سپیکر! زہ دا عرض کوم چہ دلته کبھی چہ کوم قانون جو ریبڑی نو ہغہ قانون د منظورئی د پارہ صدر پاکستان تہ خئی او اوس چہ دا مونر د دہ تیر، دا خو یر پخوانے تجویز دے خو دا پہ فائل کبھی پروت وو، اوس مونرہ دغہ قانون د منظورئی د پارہ صدر پاکستان تہ لیبرلے دے او چہ کلہ د ہغہ خائے نہ منظوری راشی نو ان شاء اللہ د دہ توله علاقہ کبھی، دا دوئی چہ د کومے علاقے سرہ تعلق لری، دلته چہ دا نافذ شی۔

جناب فرید خان: زہ یو ضمنی کوئسچن د دے پہ بارہ کبھی کول غوارمہ جی، د محترم ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب، دا کوم سوال چے دے جی، دا دے 2002 د آرڈیننس پہ حوالہ سرہ دے جی، زما کوئسچن دا دے د وزیر خزانہ صاحب نہ چے دا آرڈیننس یو انتہائی ظالمانہ آرڈیننس دے او د ځنگل کوم مالکان چے دی، د هغوی بالکل خیال نہ دے ساتلے شوے او د هغوی د پارہ یو قسم د تباہی آرڈیننس دے، نو آیا داسے یو آرڈیننس پہ صوبہ سرحد کبھی جاری کول ضروری دے، چے هغے وجہ نہ ځنگل تباہ کیری او ځنگل مالکان انتہائی معاشی طور باندے مفلوجہ کیری او ذلیلہ کیری د دے حوالہ سرہ جی؟

جناب امیرزادہ: زما ہم یو ضمنی سوال دے جی، ابھی منسٹر صاحب نے اس ہاؤس میں کہا کہ جو پالیسی بنائی جائے گی فارسٹ کے لئے یا جو قوانین بنائے جائیں گے، وہ عوام کو، مالکان کو اور اس ایوان کو اعتماد میں لے کر بنائے جائیں گے، وہ جو آرڈیننس بنایا ہے وہ غیر جمہوری دور میں بنایا گیا ہے، اس میں فارسٹ ڈیپارٹمنٹ مدعی بھی ہے، گواہ بھی ہے اور جج بھی ہے تو میری تجویز ہے کہ اس آرڈیننس پر اس ایوان میں بحث کجائے۔

جناب فرید خان: ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر: جناب والا! زہ دا عرض کومہ چے معزز رکن اسمبلی او فرمائیل چے، چونکہ پہ غیر جمہوری دور کبھی دا آرڈیننس جوڑ شوے دے، د دے وجہ نہ دے دے دوبارہ بحث اوشی نو زہ دا خبرہ کومہ چہ جمہوری دور یا غیر جمہوری دور، دا یو ځان لہ بحث دے ځکہ چے یواھے دغہ قوانین چے هغه دور کبھی نہ دی جوڑ شوے، بلکہ زمونہ دا اسمبلو دا الیکشن چے شوے دے نو دے فیصلہ ہم پہ هغه دور کبھی شوے دے او دا کہ خبرہ او رده شی نو بیا خبرہ د چا د زلفو پورے بہ اورسی، د دے وجہ نہ زہ دا خبرہ عرض کومہ چے دا بہ د دے باندے نہ خاص کوؤ، چے دا پہ جمہوری دور کبھی دے او کہ پہ غیر جمہوری دور کبھی دے، البتہ معزز رکن اسمبلی تہ بہ درخواست او کرمہ چے هغوی د دیو وقفے پہ وخت کبھی راشی او هغه ٲول آرڈیننس د او گوری چے کہ د دوی د علاقے د

خلقو د پارہ او د دوئی د علاقے د پارہ د مفادو و نو تش د دې بنیاد به نه
 Condemn کوؤ، چي هغه په غیر جمہوری دور کښې جوړ شوې دے۔
جناب سپیکر: او بیا به دا هم اوگوری چه Sixth schedule کښې دننه دے او که
 باهر دے ترے نه۔

جناب فرید خان: محترم سپیکر صاحب! دا د کمیٹی ته او سپارلے شی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 156، جناب شوکت حبیب صاحب، -

* 156 _ جناب شوکت حبیب: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ خوشحال گڑھ سڑک HFA تعمیر کر رہی ہے اور اس کے ساتھ کئی
 اقسام کے درخت موجود تھے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ درختوں کو کوڑیوں کے دام نیلام کیا گیا ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت محکمہ کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف
 قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ صحیح نہیں ہے، درختان مذکورہ کی نیلامی ایک کمیٹی نے جو کہ درج ذیل ذمہ دار افسران پر مشتمل
 تھی، باقاعدہ تشہیر کے بعد کی ہے۔

1- ضلعی کوآرڈینیشن آفیسر کوہاٹ / نمائندہ۔

2- متہم جنگلات کوہاٹ۔

3- متہم جنگلی حیات کوہاٹ۔

4- اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ماہی پروری) کوہاٹ۔

5- ریجنل فارسٹ آفیسر کوہاٹ۔

خریداران / بولی دہندہ کاریٹ سرکاری بولی سے زیادہ رہا ہے، لہذا نیلامی مناسب نرخوں پر کی گئی ہے۔

(ج) چونکہ نیلامی میں کوئی بے قاعدگی نہیں ہوئی، لہذا کسی کے خلاف کارروائی کا کوئی جواز نہیں۔

جناب سپیکر: ضمنی کونسلین۔

جناب شوکت حبیب: سر! اس رزلٹ سے میں مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، تو۔۔۔۔۔

جناب شوکت حبیب: اس پہ ایک کمیٹی مقررہ بجائے، کیونکہ جتنی بھی، اس میں ہمیں بتایا گیا ہے، سب اس میں غلط رپورٹس دی گئی ہیں، سر! اس میں صرف ایک ایریا ہے میرا احمد اڈہ سے لیکر اور کزئی تک، ان سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ شیشم کے کتنے درخت تھے جو انہوں نے بیچے ہیں؟ اور جو درخت لگائے گئے تھے، ان کی تعداد کیا ہے؟

جناب سپیکر: شوکت حبیب صاحب! آپ نے سوال میں تو یہ نہیں پوچھا ہے، جو سوال آپ نے پوچھا ہے کہ "آئیہ درست ہے کہ کوہاٹ خوشحال گڑھ" اس کا جواب دیا ہے "درست ہے۔"

جناب شوکت حبیب: جی۔

جناب سپیکر: "آئیہ بھی درست ہے کہ مذکورہ درختوں کو کوڑیوں کے دام نیلام کیا گیا ہے" تو اس کا جواب "اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت محکمے کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے" میرے خیال میں وزیر صاحب کو آپ جواب کا موقع دیں۔

جناب شوکت حبیب: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ مطمئن نہ ہوئے تو پھر دیکھا جائے گا، جناب منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر: زہ جناب شوکت حبیب صاحب حوصلہ افزائی کول غوارمہ او د دے خوشحالہ یم چے شاید زما علم تھیک وی، نو د هغوې اول سوال دے او د دے باندې زه هغوې Appreciate کومه او د دے بنیاد باندې هم زه ممبران اسمبلی ته شاباش ورکوم چې دوی نه صرف د انسانانو، بلکه د سړک په غاړه باندې د ولاړو اونوپه باره کښې هم فکر مند دی، دومره خبره ضرور عرض کومه چې د نیلامی په باره کښې کومه کمیتی جوړه شوې وه نو هغه کښې دی سی او شامل وو، مهتمم ځنگلات د کوهاټ شامل وو، د حیاتیات محکمے مهتمم شامل وو، او د ماهی پرورئ ذمه دار پکښې شامل وو، او دوی پینځو کسانو بولی کړې وه، د هغوې په نگرانی کښې شوې ده او بیا درخواست دا دے چې که چرته داسې ثبوت وی چې په هغه کښې Irregularity شوی وی یا غیر قانونی کار

پکبندی شوہی وی نوزہ بہ خوشحالہ شم چہی زمونبرہ ممبر صاحب د ہغہی خہ ثبوت
راوری چہی پہ ہغہی بانڈہی مونبرہ کلکہ کارروائی او کپوؤ او احتساب او کپوؤ۔

جناب سپیکر: زما پہ خیال زہ تجویز کومہ شوکت حبیب صاحب بہ شی، تاسو بہ شی
او محکمے والا ریکارڈ بہ راوغوارہی او کبندی، او بہ گوری د دوی تسلی د
پارہ، شوکت حبیب صاحب! دا تجویز تاسو تہ قبول دے؟

جناب شوکت حبیب: جی قبول دے کہ کمیٹی جوہہ شی بہترہ بہ وی۔

جناب سپیکر: مطلب چہ تاسو مطمئن نہ شی نو مطلب دا دے، چہ تاسو خو سوال
اوچتولے شی۔

جناب شوکت حبیب: تھیک شو جی، تھیک شو۔

جناب سپیکر: جی، Next سوال نمبر 51 جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان، ایم پی اے۔

* 51 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ گزشتہ چار سالوں سے صوبہ سرحد میں کام کر رہا ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس پراجیکٹ میں روزاول سے ملکی/و غیر ملکی کنسلٹنٹ کام کر رہے ہیں؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1- پراجیکٹ/پروگرام میں شروع دن سے 15 دسمبر 2002 تک کل کتنے ملکی و غیر ملکی کنسلٹنٹ نے کام
کیا ہے ان کے نام ولدیت، شہریت ان کو ملنے والی ہر ماہ کی تنخواہ ٹی اے/ڈی اے رہائشی اور دیگر اخراجات کی
تفصیل فراہم کی جائے۔

2- جو کنسلٹنٹ اب بھی پراجیکٹ/پروگرام میں تعینات ہیں، ان کے نام، ڈیوٹی کا مقام اور کام کی نوعیت کی
تفصیل بھی فراہم کی جائے۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): (الف) فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ صوبہ سرحد میں گزشتہ چھ سالوں
(جولائی 1996) سے کام کر رہا ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے۔

(ج) 1- ایشیائی ترقیاتی بینک نے حکومت پاکستان کے لئے صوبہ سرحد کے جنگلات کی ترقی کے لئے سال 1996 میں 42 ملین امریکی ڈالر قرضہ فراہم کرنا منظور کیا تھا، جس میں 3.78 ملین امریکی ڈالر کنسلٹنسی کے لئے شامل تھے، تاہم بعد میں حکومت نیدر لینڈ نے کنسلٹنسی، انسانی وسائل کی ترقی اور فارم فارسٹری کے لئے 14 ملین امریکی ڈالر کی گرانٹ مہیا کی، لہذا قرضہ میں سے یہ رقم منہا کر کے گرانٹ میں تبدیل کر دی گئی، یہ گرانٹ حکومت نیدر لینڈ سے ایشیائی ترقیاتی بینک کو ادا کی جاتی ہے، ایشیائی ترقیاتی بینک نے بین الاقوامی ٹینڈر کے ذریعے نیدر لینڈ کی فرم DHV کو کنسلٹنٹس مہیا کرنے کا ٹھیکہ دے رکھا ہے، اس ٹھیکے کے تحت تمام کنسلٹنٹس اور ان کی تنخواہیں اور دیگر اخراجات کی ادائیگی حکومت نیدر لینڈ/ایشیائی ترقیاتی بینک کے ذریعے کرتی ہے، محکمہ جنگلات کا اس ادائیگی میں کوئی عمل دخل نہیں ہے اور نہ ہی محکمہ کو اس مد میں کسی قسم کا خرچہ برداشت کرنا پڑتا ہے، اس لئے ان کنسلٹنٹس کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کی کوئی تفصیل محکمہ جنگلات کے پاس موجود نہیں ہے۔

2- پراجیکٹ میں اس وقت موجود ملکی وغیر ملکی کنسلٹنٹس کی تفصیل درج ذیل ہے۔
تفصیل بابت موجودہ پراجیکٹ کنسلٹنٹس (2003)

نمبر شمار	نام	کام کی نوعیت	پتہ
1	مسٹر یوبان نین ہاؤس	ٹیم لیڈر	نیدر لینڈ
2	مسٹر حق نواز	کیپیسیٹی بلڈنگ سپیشلسٹ	گجرات
3	مس تہینہ کاظمی	کیپیسیٹی بلڈنگ سپیشلسٹ	اسلام آباد
4	مس نصرت بی بی	ٹریسنگ سپیشلسٹ	مردان
5	مسٹر ابوالحسن	کیونٹی ڈیویلپمنٹ ایکسپرٹ	مردان
6	مسٹر شمس القمر	کیونٹی ڈیویلپمنٹ ایکسپرٹ	مردان
7	مس شگفتہ منیر	کیونٹی ڈیویلپمنٹ ایکسپرٹ	بنوں
8	مسٹر محسن الملک	انجینئر کیونٹی انفراسٹرکچر	کرک
9	ڈاکٹر بشیر حسین شاہ	ریسرچ سپیشلسٹ	ڈیرہ اسماعیل خان

10	مسٹر عبدالحمید	مانیٹرنگ اینڈ ایوایویشن کنسلٹنٹ	پشاور
11	مسٹر محمد ریاض	جی۔ آئی ایس سپیشلسٹ	جہلم

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! دا سوال د فارستری سیکٹر پراجیکٹ متعلق دے او دیکبھی ما لہ ئے چھی دا کوم جواب راکرے دے، دا د جز (ج) جواب ئے چھی کوم راکرے دے نو پہ دیکبھی د Consultancy د پارہ % 77 حصہ پیسے ایبنودلے شوې دی، بیا غیر ترقیاتی اخراجات تاسو او گورئی، تنخواہ گانے پکبھی دی او دوئی نور کوم د موٹر د گارو او بلا بلا کومے خرچے راجمع شی جی نو زما پہ یقین باندھی 16.5 ملین راجوریری، چھی ہغہ % 23 دا جوریری نو % 23 او % 77 نو د دھی Physical work پہ زمکہ باندھی خہ شی دے جی؟ د دھی کال کبھی خودوئی ہدو تھک کار نہ دے کرے او خالی تنخواہ گانے اغستے دی او پہ Consultancy باندھی دا پیسے خرچ شوې دی، یو سوال جی دا شو د دھی سرہ دوئم سوال دا دے کہ دیو کال Figures مونزہ پریردو او دے توپل لہ راشو، دلته چھی کوم د دوئی د دھی PC-I کبھی دے نو دوی خو ہر یو پراجیکٹ چہ جوریری نو ہغہ لہ % 10 زما پخپلہ اندازا باندھی د Consultancy د پارہ پیسے ایبنو دے کیری، پہ دیکبھی چھی دا توپل Figures مونزہ را واخلو نو % 60 پہ Consultancy لگیدلے دی او بیا تقریباً % 40 بیا د دھی غیر ترقیاتی اخراجات باندھے لگیدلے دی، نو بیا د دھی پراجیکٹ مقصد خہ دے؟ زہ بہ وزیر صاحب نہ دا تپوس کوم چہ دا گرانٹ خونہ دے، دا خولون اغستے شوې دے د ایشئین دیویلپمنٹ بینک نہ او ایشئین دیویلپمنٹ بینک تہ دا سود مونزہ ادا کوؤ، % 17 پرے سود مونزہ ادا کوؤ نو بیا د دھی پراجیکٹ مقصد خہ دے، دا دلته چھی مونزہ باندھی دا دومرہ بوجھ بیا راحی چھی زمونزہ بچے بچے بہ ئے بیا ئے کم از کم دس ہزار روپیئ قرض داروی د دوئی؟

جناب سپیکر: جی، سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر: دا محترم ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب چھی کوم سوال او کرؤ نو دائے دیراہم سوال او کرؤ او د دوئی فکر او توجہ بنہ طرف تہ دہ، او حقیقت دا دے چھی مونزہ تولو تہ د دھی خبری احساس اوشی چھی د دھی تنخواہ گانو باندھی او پہ

بيروني چي ڪوم مشاهير راڻي په هغي باندې دا دومره خرچ وٺي راڻي؟ ستاسو په علم ڪيني به دا خبره وي چي دا ايشين ڊيويلپمنٽ بينڪ د دې خاص مهم د پارو او خاص مقصد د پارو ڪومه قرضه راڳري وه نو هغي ڪيني د تنخواه گانو ادا ڪولو نيدر لينڊ والا خپله ذمه داري اغستي وه، د دې وجه نه د دې پراجيڪٽ د پارو چي ڪومه پيسه مختص شوې دي نو په هغي باندې دهغي نه تنخواه گانه نه دي، بلڪه نيدر لينڊ چي ڪوم مونڙ ته گرانٽ راڳرو، هغه قرضه نه وه او د هغوي هغه خپلو ڪيني بيا معاهده او ڪره او د تنخواه گانو هغه بوجه هغوي پخپل سر باندو واغستو، نو د دې وجه نه تنخواه مقرر ڪولو ڪيني يا په ڪمولو، اضافو ڪولو ڪيني زمونڙه لاس نشته، زمونڙه ڪار دومره دا دے چي ڪوم پراجيڪٽ جوڙ شوے دے چي زمونڙه خلق فعال وي او بيدار وي او هغه صحيح طريقه باندې ڪامياب ڪرو او هغه فائده ترے نه هغه هومره واغستي شو، هومره فائده چي مونڙ له اغستل پڪار دي۔

جناب سپيڪر: بشير احمد بلور صاحب، بشير احمد بلور صاحب۔

جناب بشير احمد بلور: جناب سپيڪر! يوه ضمنی غوندي خبره به پڪيني زه او ڪرم جي، زمونڙه قابل او فاضل ڊاڪٽر صاحب دا خبره او ڪره چه د دې باندې به %17 سود مونڙه وړ ڪو، نو د منسٽر صاحب نه دا پته ڪو چي آيا صوبائي حڪومت به سود وړ ڪوي؟ په قرآن ڪيني د سود اجازت شته دے او دا چه شرعي حڪومت دے چي د خدائے قانون به د دې ملڪ ڪيني نافذ ڪوي، آيا صوبائي حڪومت به په خپل قرضو سود ادا ڪوي ڪه نه ادا ڪوي؟ چي دا لڙ شانتے هم جواب راڳري۔

جناب سپيڪر: جناب سراج الحق صاحب۔

سينيئر وزير: دا بشير بلور صاحب دا سوال ڊير بنائسته دے او دا ڊير بحث طلب سوال دے او د فلسفے نه ڊڪ سوال دے، بهر حال دا يو ذمه دار حڪومت په حيثيت باندې، هر حڪومت د هغه زرو معاهدو پابند وي ڪومه چي پخواني حڪومتونو ڪرمے دي نو زما عرض خوبه اوس اوري ڪنه جي، د دې وجه نه ڪه د بشير بلور د حڪومت په دور ڪيني هم يوه معاهده شوې وي نو زه د هغوي عزت او

لاج بہ ساتم، ہغہ بہ پورہ کوم تر خو چہ د دې قرض حصہ دہ نو دا سود نہ 16% دے نہ 10% دے، نہ 5% یا 2% دے، دا انتہائی کمہ قیصہ دہ۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! زہ بہ دا عرض او کرم چي دوی دا او ویٹل چي ز مونر۔ پہ حکومتونو کبني معاہدے شوې دی، مونر۔ خودا نہ دی وائیلی چي "خدا کی زمین پر خدا کا قانون" مونر۔ حو سیاسی خلق یو او سیاسی خبرہ مو کړې دہ او پہ سیاست کبني د دې خبرو پابندی نشته خو پہ شریعت کبني پہ قرآن کریم کبني دا وائی چہ خوک سود اخلی او خوک ئے ورکوی نو د هغوی د خدائے او د رسول ﷺ سرہ جھگړہ دہ، نو آیا دا صوبائی حکومت بہ د خدائے او د رسول سرہ جھگړہ کوی کہ دا سود بہ ختموی؟

جناب سپیکر: کوشش کوی، جناب نوابزادہ طاہر بن یامین صاحب۔
جناب طاہر بن یامین: شکریہ، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان: جناب سپیکر صاحب! زہ بہ یو سوال کوم، آیا پہ شریعت کبني صرف سود حرام دے کہ شراب ہم حرام دی؟ د هغہ شرابو متعلق تاسو خہ وائی؟
جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب!
جناب سپیکر: نوابزادہ طاہر بن یامین خان۔

جناب بشیر احمد بلور: چہ خوک شراب خکی نو او نیستی ئے، سنگسار ئے کړی او کورے ورته اولگوئی پہ شرابو باندے مکمل پابندی اولگوئی او چہ کوم ٹیکس پرے راخی نو هغہ دے واپس کړے شی۔

جناب سپیکر: موقع در کوم۔
جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر! جیسا کہ منسٹر ہیلتھ صاحب ابھی تشریف لاکچے ہیں۔
جناب سپیکر: جی۔

جناب طاہر بن یامین: میں ان کو، وہاں پر ایک ایمر جنسی کے حالات نافذ ہو گئے ہیں، جی ہمارے سول ہسپتال ٹانک میں، ہمارا واحد ہسپتال ہے اور وہاں جی آج تیسرا چوتھا روز ہے جہاں یہ بھوک ہڑتال جاری ہے اور ایک بھی سپیشلسٹ ڈاکٹر وہاں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نوابزادہ طاہر بن یامین صاحب! آپ سے میری استدعا ہے کہ سنیں۔۔۔۔۔

جناب طاہر بن یامین: یہ پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ عالمزیب عمرزئی صاحب! ناراض ہو گئے ہیں، یہ رول 31 کو دیکھ لیں۔

“Time of questions, except as otherwise, provided in these rules, the first hour of every sitting, after the recitation from the Holy Quran and the swearing in of Member, if any, shall be available for asking and answering of questions.

جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر! یو منٹ جی گورہ، جی انسانی جانوں سے زیادہ کوئی چیز قیمتی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: گورہ دا پوائنٹ آف آرڈر نہ دے کنہ۔

جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر! یو منٹ، یو منٹ د یو منٹ نہ بہ ہم زہ کم وخت اخلم خو یو عرض درتہ او کریم، چہ د انسانی جانوں نہ یو شے ہم دلته قیمتی نہ دے کنہ۔

جناب سپیکر: دا پوائنٹ آف آرڈر نہ دے کنہ، د رولز خلاف ورزی نہ دہ شوہی، د رولز خلاف ورزی آنریبل ممبر کوی۔

جناب طاہر بن یامین: ہلتہ جناب چہ ہغہ بھوک ہرتال شروع دے، ہغوی تہ بہ شوک جواب ورکوی؟

جناب سپیکر: چہی دا Questions ختم شی نو بیا تہ Raise کرہ کنہ، منسٹر خوشنبتی نہ، منسٹر بہ ناست وی، بس منسٹر بہ د ہغہ پورے ناست وی چہی تر خو پورے ناستا جواب نہ وی در کرے۔

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب امان اللہ حقانی صاحب۔

مولانا امان اللہ: جی زمونہ فاضل رکن بشیر احمد بلور صاحب چہ کومہ خبرہ کوی چہ مونہ خود اللہ پہ زمکہ د اللہ د نظام خبرہ نہ کوؤ، نو دوئی لہ د دہ خبرہ غور پکار دے، حکہ چہی د دوئی د دہ خبرہ کبہی ڍیر زیات Contradiction

دے، مخکبني دوتی وئیلی وو هم په دغه فلور باندي چي مونږ خود الله نظام غواړو، اوس وائی چه نه غواړو۔

جناب سپیکر: بس تهیک شوه، بشیر بلور صاحب، بس جی اوشوه اوشوه، No, No۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! د دې جواب ورکوم جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: Next. Next. سوال نمبر 51۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! دا Question ما خود تاسو ته اوئیل چه دا 533 ملین روپی خراج شوې دی، د دې کبني 298 په کنسلټنټس دی، 235 په گاړو او د دې خراج شوې دی، لږ دا کمیټی ته ور وړاندي کړی چه په کمیټی کبني د دې پته اولږی چه ولے دا پیسے دومره بے دریغه خراج کیری؟ په Interest 17% کبني مونږ خپل ځنگلات د بینک سره Mortgage کړی دی جی۔

جناب سپیکر: جناب منسٹر صاحب! ممبر صاحب کی تجویزے که یہ سوال کمیٹی کورینر کیا جائے۔

سینیئر وزیر: زه دا خبره عرض کوم چي دوتی د دې کبني کوم کمے یا اضافہ تجویز لری نو چي کوم زمونږ په اختیار کبني دے نو د هغې خود مونږ پابندیو که Individually هم مونږ ته یو رکن، یو ممبر یو تجویز را کړی نو مونږ په هغه باندي توجه ورکړو او عمل پرے کوو، ترڅو پورے چي داسي پراجیکټ دے چي د هغې ټول تفصیلات بهر تیار شوې دی او مونږ ته ئے صرف د کار د پارہ قرضه را کړی ده نو په هغې باندي مونږه جوگه نه یو چي بیا په هغې باندي مونږه اثر انداز شو او ترڅو چي دوی د سود خبره او کړه نوزه بیا په فلور باندي د دې خبرې اعلان کوم چي زه هغه ټولو ملکونو ته هغه ټولو بینکونو ته هغه ټولو ادارو ته چي د چا قرض په مونږه باندي پورے دے یا د چا سود په مونږه باندي پورے دے، چونکه دلته یو اسلامی نظام او د اسلامی حکومت د پارہ کار روان دے، مونږ ورته درخواست کوو، چي مونږ ته د دا معاف کړی او مونږ ته د نوسه سر نه، دغه د راتہ معاف کړی او د نوسه سره د راسره خبرې اترے شروع کړی خو ترڅو چي ئے معاف کړے نه دی، نو قرض دار ئے د هغه معاہدے پابندی، بهر حال زه به رکن اسمبلی ته درخواست او کرم چي راشی او زما سره کیبني او

چې په کوم شی باندې د هغه اعتراض وی او د دې صوبائی حکومت په طاقت کبني وی۔

جناب سپیکر: ته لږ کبنه کنه۔

سینیئر وزیر: نوان شاء الله هغه به کوؤ۔

جناب سپیکر: اوس اووایه۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! دا د دوئی پی سی ون دے، په دیکبني دوئی ته دومره %25.7۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: دا ټولے خبرې د منسټر صاحب سره کینه ورشه ورته، هغه به درته دا ټول هر څه را او غواړې که ته مطمئن نه شوے نو۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر! د دې ضرورت څه دے چې په مونږ باندې خو دومره بوجه راشی؟ کمیټی ته د حواله شی چې څه د دوئی په اختیار کبني وی، هغه اختیار به دلته استعمال کری او باقی چې کوم د دوی دا اختیار نه بهر خبره ده، زه خو په هغې پورے نه انخلم۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that question No. 80, moved by Dr. Zakirullah Khan, may be referred to the concerned committee. those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 80 is referred to the standing committee on Forests and Environment, Sorry, sorry, Question No. 51.

جناب عبدالاکبر خان: گورنمنټ خو ئے Challenge کوی او وائی چې No نو دا خو بیا ووټ نه اچوئی۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

سینیئر وزیر: زه وضاحت دا کول غواړم چې هغه معاہدہ چې کومه بهر شوې ده، زمونږ نه د بهر و بهر د هغه په باره کبني که مونږه کیبنټواو یو سفارش مو

او کپڑ، نو یا خود اچہ د دپ ہول پراجیکٹ نہ مونر لاس اووینخو، یو شے چہ
کومہ پیسہ مونر تہ ملاؤ شوپ دہ۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: سر!

Senior Minister: Sir! Please, listen to me.

Shahzada Muhammad Gustasip Khan: Sir! We should observe the rules. Once the question has been settled, that it has been referred to the committee, so it is referred.

Mr. Speaker: No, the matter is controversial.

عبدالاکبر خان نے تو کہہ دیا کہ ”No“ تو اس نے Oppose کیا تو آپ تو Ascertainment کے لئے
یعنی یہ کہ Majority اس کے حق میں ہے کہ Refer to the committee or اس کے
Against ہے؟ کہ نہیں۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: سر! عبدالاکبر خان نے بعد میں یہ بات کی ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: ایک دو نے ”No“ کہا ہے باقی Majority نے ”Yes“ کہا ہے، باقی سب نے
”Yes“ کہا ہے۔

جناب سپیکر: تو میرے خیال میں ایسا ہے کہ سراج الحق صاحب! کہ اگر یہ کمیٹی کو چلا جائے تو وہ اپنے
Para meters میں یعنی کہ جو اختیارات ان کو حاصل ہے، باہر کے لوگوں پر اگر وہ ہاتھ نہیں ڈال سکتے تو
نہیں ڈالیں گے، وہ اس کو دیکھیں گے Terms of reference ہم ایسے طے کریں گے کہ
Within the para meters of the Provincial government.

سینیئر وزیر: سر! اس میں میں یہ مزید اضافہ کرتا ہوں کہ میں بہر حال کمیٹی کی حمایت کرتا ہوں اس شرط
پر کہ یہ کمیٹی صرف ان اختیارات کے بارے میں فیصلہ کرے جو صوبائی حکومت کے اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر: وہ اس سے زیادہ نہیں کر سکتی ہے۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: سر! میں منسٹر صاحب کی انفارمیشن کے لئے کہ کوئی کمیٹی بھی قانون سے بالاتر
نہیں چل سکتی، جیسے کہ کوئی حکومت بھی قانون سے بالاتر نہیں چل سکتی، دوسرا یہ سر، آپ سے ایک
ریکویسٹ ہے کہ اگر کوئی ممبر اپنے سوال کو Press کرنا چاہتا ہے یا اس پر بولنا چاہتا ہے تو یہ اس کا حق ہے۔

Mr. Speaker: There will be no discussion except he moves a notice under rule 48.

سوال نمبر 80 جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب -

* 80 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ گزشتہ کئی سالوں سے کام کر رہا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 15 دسمبر 2002 تک پراجیکٹ کی ترقیاتی اور غیر ترقیاتی

اخراجات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سران الحق (سینیئر وزیر): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) صوبہ سرحد فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ ایک ترقیاتی منصوبہ ہے، لہذا اس کے جملہ اخراجات ترقیاتی مد

میں ہی ہیں، ان ترقیاتی اخراجات کی تفصیل پیش خدمت ہے۔

فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ کی مدوار لاگت تخمینہ اور 1-7-1996 سے 1-12-2002 تک خرچے کی تفصیل

نمبر بر شمار	خرچہ کی مد تتخوایں	کل مختص شدہ لاگت	تفصیل خرچہ (ملین)			
			اے ڈی بی کا قرضہ	ولندیزی امداد	اے ڈی بی	ٹوٹل خرچہ
1	تتخوایں	76.030	25.676	0.236	15.607	41.519
2	جنگل بانی و ریسرچ	749.256	45.299	43.189	19.803	108.291
3	تریتی پروگرام	120.062	9.705	22.588	0.034	32.327
4	محکمات اپگریڈیشن	56.856	20.045	2.329	3.107	25.481
5	اوپریشنل خرچہ	75.583	26.215	0.944	10.420	37.579
6	مشینری / گاڑیاں	51.34	26.787	0	0	26.787
	میزان	1129.127	153.727	69.286	48.971	271.984

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر! د د د سوال د د د جواب نہ ہم مطمئن نہ ہم، د

د د کبھی سے یو ضمنی سوال دے، "صوبہ سرحد فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ ایک ترقیاتی منصوبہ

ہے، لہذا اس کے جملہ اخراجات ترقیاتی مد میں ہی ہیں ان ترقیاتی اخراجات کی تفصیل پیش خدمت ہے" نو

دا کوم ترقیاتی اخراجات چہ دوئی مونبرہ تہ لیکلی دی، پہ ہنچی کبھی تاسو، کہ

دا صفحه واروئی په دیکبني ليکلی دی، چه ”تنخواہیں“ بیائے ریسرچ و تربیتی پروگرام، محکمانه اپ گریڈیشن، آپریشنل خرچہ، مشینری/گاریاں" او بیائے میزان راویستلے دے، نو په دیکبني چي هغه غیر ترقیاتی اخراجات به پکبني خه شه وی؟ دا خو ټول، دے ته دوئی ترقیاتی اخراجات وائی نو چي هغه غیر ترقیاتی اخراجات به خه وی؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، سوال نمبر 80۔

سینیئر وزیر: زه دوی ته دا عرض کوم، زه دے معزز رکن اسمبلی ته درخواست کوم چي د تنخواه گانو په مد کبني یا د افرادو د ضروریاتو په مد کبني چي دا کوم اخراجات دی نو دا زمونږ د مروجہ چي نور څومره د دې صوبه کبني پراجیکٹس روان دی د هغې مطابق دی، او تراوسه پورے مونږه داسې خلق پیدا نه کړے شو چي هغوي زمونږ سره "خداکے لئے نوکری" او کړی او د ثواب په نیت باندے د دې پراجیکٹ کبني کار او کړی، او تر څو پورے چي د دې پراجیکٹ د Output تعلق دے نو چي د دې علاقہ کبني څومره نور پراجیکٹس دی د هغوي په نسبت باندې د دې Output بڼه دے، او دا بڼه خبره ده چي چرته رکن اسمبلی پخپله علاقہ کبني د دې پراجیکٹ پخپله نگرانی او کړی او په تیرو ورځو کبني جناب سپیکر صاحب، د شجر کارئی مهم وو، او ما په هر ډی ایف او باندې دا خبره لازم کړې ده چي، چونکه دو کروړد نوی بوټو لگولو حکومت فیصله کړې ده، نو مونږ چي کله زاړه فائلونه او کتل نو هغه سیکرټری ما ته او وئیل چي داسې په صوبه سرحد کبني خه ځائے پاتے نه دے چي هلته اونه نشته دے، ځکه چي ټول صوبه سرحد په فائلونو کبني اونه اونه دے دا پیره مونږه د دې خبرې فیصله او کړه چي هغه که پراجیکٹ منیجر دے که ډی ایف او دے او که مقامی سرے دے تر څو پورے چه ئے د علاقے د صوبائی اسمبلی د ممبر نه یو سرټیفکیټ نه وی راوړے چي ما دومره اونه بوټی نه ل کړل نو تر هغه وخت پورے به مونږ د هغه په رپورټ یقین نه کوؤ، دا د دې د پاره فیصله کړې ده چي زمونږ منتخب ممبران اسمبلی په پراجیکٹ کبني شریک شی او په هغوي باندې نگرانی اوساتی او د دیو سرکاری مقامی سړی په خبره به تر هغه وخته پورے مونږ نه یقین کوؤ،

د دې مسئلہ کبھی تر خو چې د صوبائی اسمبلی ممبر د هغې د پارہ
Completion certificate نه وی ورکړے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

13 _ مولانا عصمت اللہ: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 1992 کے بعد تاحال جنگلات کی کٹائی پر پابندی عائد ہے؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس دوران ضلع کوہستان میں بالخصوص اور دوسرے اضلاع میں بالعموم
کروڑوں مکسرفٹ کے حساب سے گرمی ہوئی، گرائی ہوئی اور آفات سماویہ سے تباہ شدہ اور پرانی لکڑی موجود
ہے؛

(ج) اگر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

- 1- اس قیمتیں اتانے کو بچانے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؛
 - 2- ڈسٹرکٹ کوہستان میں کتنی ٹی پی سرپلس ہیں تفصیل بمعہ ماہوار پراگریس رپورٹ فراہم کی جائے؛
 - 3- کوہستان میں پڑی ہوئی، گرمی ہوئی اور جلی ہوئی لکڑی کی تفصیل بمعہ تخمینہ فراہم کی جائے؟
- جناب سراج الحق (سینئر وزیر): (الف) یہ درست ہے کہ 1992 سے عائد شدہ پابندی (ماسوائے
رعایت ایک سال برائے 2001) ابھی تک عائد ہے۔

(ب) ضلع کوہستان میں مقامی لوگوں نے دوران پابندی (1992 تا 1999) غیر قانونی طور پر لکڑی کی
کٹائی کی ہے، جس سے حاصل شدہ لکڑی کا کچھ حصہ اب بھی وہاں پڑا ہوا ہے، جبکہ باقی علاقوں میں خشک اور
گرے ہوئے درختان کے لئے حکومت نے ایک پالیسی مرتب کی ہے، جس کی باقاعدہ مارکنگ ہو کر کام
شروع ہے۔

(ج) 1- خشک اور گرے پڑے درختان پر پالیسی کے تحت کام ہو رہا ہے۔

2- سوال واضح نہیں کوئی سرپلس ٹی پی موجود نہیں ہے۔

3- کوہستان ڈویژن میں ناجائز کٹائی شدہ لکڑی تقریباً پندرہ لاکھ فٹ سے زائد پڑی ہوئی ہے، جس کی
تفصیل درج ذیل ہے۔

1- چرائی شدہ لکڑی: 11,62,607 مکسرفٹ۔

2- گیلی جات:	7,33,610	2,93,444	مکسر فٹ (برآمدگی)
			(40%)
3- گرے ہوئے درختان:	8,28,515	3,31,406	مکسر فٹ (برآمدگی)
			(40%)
میزان کل:	15,62,125		مکسر فٹ۔

Mr. Speaker: Questions hour is over. Now we will proceed for the next item. Item No. 6. Nawabzada Tahir Bin Yamin Khan.

جناب طاہر بن یامین: پوائنٹ آف آرڈر جی زہ وائٹم چہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: لور۔ معزز اراکین کی طرف سے ابھی ابھی ایک درخواست موصول ہوئی ہے، جناب اختر نواز خان صاحب، ایم پی اے، 24-4-2003 تا 29-4-2003 تک چھٹی کی درخواست کی ہے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted. Janab Nawabzada Tahir Bin Yamin Sahib, Tahir Bin Yamin Sahib.

تحریریک التواء

جناب طاہر بن یامین: جناب منسٹر ہیلتھ صاحب تہ مے دا گزارش دے، چہ شاتہ د درے میاشتونہ ما ہغوہی تہ دا شے بنودلے وو چہ سول ہسپتال تانک پہ دغہ صوبہ کبئی بہ واحد ہسپتال وی چہ پہ ہغہ کبئی د سپیشلسٹ ڈاکٹرانو پوسٹونہ تول خالی پراتہ دی، د سول ہسپتال تانک چہ کوم د تولے ضلعے زمونر۔ یو ہسپتال دے، منسٹر ہیلتھ ما تہ تسلی راکرہ چہ مونر بہ ڈیر زر دغہ سپیشلسٹ ڈاکٹران تاسوتہ د رواستوؤ، تول ہسپتال د یو جونیر ڈاکٹر پہ رحم و کرم بانڈی دے او تول دا "انسانی جانوں کا ضیاع" چہ ورتہ ویئلے شی کنہ جی، 60,60 کلو میٹر لریے زمونر نہ ڈیرہ اسماعیل خان د یو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال تہ چہ کوم مریضان عی نو پہ لاریے بانڈی ہغوہی خدائے تہ دغہ شی نوزہ

دا غوارم چي په دغه باره کښې جی ما ته داسې جواب را کړی چې د سپیشلسټ
ډاکټرانو به دوی که تعیناتی کوی؟

جناب سپیکر: جناب مسټر صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ دا زمونږه بدقسمتی ده چې
زمونږ دا شپږ، اووه ضلعے داسې دی، دا مونږ Identify کړے دی چې په هغې
کښې ټانک هم دے، دیر اپر دے، چترال دے، بتگرام دے او شانگلہ دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بونیر دے۔

وزیر صحت: نه، بونیر له خلق درځی، په بونیر کښې چرته پیسے شته دے، خلق
پیسے ورکوی نو د دې نه خلق درځی، دے ضلعو ته ډاکټران نه ځی او ډیر په
مشکلہ باندې مونږ لیږو مسلسل د هغوی سره زمونږ جهگړه وی، لکه اوس هم
تاسو ته یو تازه ترین مثال وائرم ربانی صاحب دے، هغه زما د آفس نه پرون جناب
سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت دا خبره کوم، خفا پاسیدلے دے ځکه یو
Couple ما دیر ته بدل کړے دے، د دې باندے چې د دیر په دسترکت هیډ کوارټر
هسپتال کښې یو WMO گائنا کالوجسټ څه کومے چه یو WMO هم نشته دے،
نوما ویئل، او هلته خوما ته دا خبره کوی چې دا خود هیلتھ منسټر دے۔

جناب سپیکر: اوس د ټانک خبره او کړه۔

وزیر صحت: د ټانک خبرې له راکم جی، دا ټول Over all situation تاسو ته وائرم
چې زمونږ حکومت په څه طریقہ باندې هغوی ایډجسټ کول غواړي، بیا درته
هغه وائرم نولکه د دې څلورو پینځو ضلعو کښې مونږ ته دا مسئلہ ده، د دې د
پاره خو په Long term کښې نو زمونږ دا یو سوچ دے، چې د دې څلور پینځو
ضلعو د پاره مونږه داسې څه فیصله کوؤ چه ډاکټرانو ته Incentive ورکړؤ څه
پیکيچ ورله ورکړؤ چې هغوی هلته ډیوتی کوی، یو مونږ د دې خبره باندې غور
کوؤ او سوچ کوؤ، دوئمہ دا چه فوری طور د دې د پاره مونږ سره دا دغه دے، د
دې شپږ، اووه ضلعو د پاره مونږه پوسټونه Advertise کوؤ نوے او Fresh
recruitments کوؤ Specific recruitments کوؤ او فوری چې Emergent
کومه مسئلہ ده چې د کومے آنریبل ممبر صاحب ذکر او کړؤ، زه ریکویسټ کومه

هغه ته څه هغه ما سره کيښنې او فوري طور د اسمبلۍ نه ورسره به مونږه لار شو
آفس ته انشاء الله او د دې به څه حل راوباسو، يعنې دا لسټونه به مخکښې ته
کيږدو، يو ځل به بيا Exercise او کړو، صوبه کښې چې چرته ډاکټر Available
وو، هغه دوی ته مونږ ورکړو۔

جناب مظفر سيد: پوائنټ آف آرډر سر! يوه ضروري خبره او هغه دا څه بهر د
کوآپريټو بينک د ملازمينو احتجاج دے۔

جناب سپيکر: يره مظفر سيد صاحب، بس چې په کوم آټيم باندې چې Discussion
دے، مهرباني کوي تعاون او کړي د چټير سره۔

جناب طاہر بن يامين: زه مطمئن يم سپيکر صاحب، زه به ورسره کيښنمه Chalk out
به ئے کړو، مهرباني۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب پير محمد خان: زما کونسلچن د وزير صحت نه دے۔۔۔۔

جناب سپيکر: تاسو لږ دا آټيم خو و آوري کنه څه هغه مطمئن شۍ۔

جناب پير محمد خان: هغه مطمئن دے۔

جناب طاہر بن يامين: زه د منستر صاحب د خبرې نه مطمئن يم، مونږه به کيښنو او
دا شے به Chalk out کړو جي، ډيره مهرباني جي۔

جناب سپيکر: اسرار الله خان گنډاپور صاحب۔

جناب فضل رباني (وزير خوراک): جناب سپيکر! زه د دې خبرې نه مطمئن نه يم، زما
نوم ئے واغستو خلق به وائي چې دے ترانسفرز کوي او لگيا دے، گوره جي، يوه
جوړا ده۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپيکر: ډيره بڼه خبره ده، ډيره بڼه خبره ده۔

وزير خوراک: هغه دوی ډير نه بدلوي، درے کاله ئے په ډير کښې تير کړی دی،
هغه نه پس ئے بيا ډير ته بدلوي، دا غلطه خبره ده، هغوي استعفی هم ورکوي۔

جناب اسرار اللہ خان: منسٹر صاحب دا اعلان اوکرو، چہ کوم دا Hard areas دی ہلتہ مونہہ Incentives ورکو، او باقاعدہ پالیسی جوہہ وو نوزہ دوی تہ اپیل کوم ستاسو پہ وساطت سرہ او دھاؤس پہ منظوری سرہ چہ مہربانی د اوکری زما علاقہ کلاچی د ہم پہ ہغی کبنی واچوی، نہ ہلتہ شوک سپیشلسٹ شتہ او دا چہ کوم تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال دے، دا 1973 نہ راروان دے، نہ ہلتہ کبنی لیڈی ڈاکٹر شتہ او نہ ہلتہ سپیشلسٹ شتہ نو، دوی د مہربانی اوکری چہ خہ وخت پالیسی جوہہ وی نو کلاچی د ہم Hard area کبنی واچوی۔

جناب سپیکر: تاسو ورسرہ کیبنٹ کنہ، عالمزب عمرزئی صاحب، عالمزب عمر زئی صاحب، عالمزب عمرزئی صاحب، پلیز!۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب عالمزب خان: مہربانی جناب سپیکر صاحب، "چارسدہ میں گھر کی چھت گرنے سے ایک ہی خاندان کے تین افراد جان بحق، ہلاک ہونے والوں میں ممتاز پشتو شاعر صاحب گل سب اور ان کے دو کمن بچے شامل ہیں، اہلیہ اور ایک بیٹا شدید زخمی" جی دا پہ عمرزو کبنی یوہ ڊیرہ غمناکہ واقعہ شوہ دہ، منسٹر صاحب ناست دے، د سپیکر صاحب پہ وساطت سرہ او ہلتہ کبنی بیا چندہ راغونڈہ شوہ دہ او دغہ کسان پہ چندہ باندی پروں بنخ شوہ دی دا درے کسان اوس داسی سیریس حالت کبنی ہسپتال کبنی پراتہ دی چہ ہغہ مرگ تہ ور قریب دی، نو زما د دہ حکومت نہ دا دغہ دے چہ د دہ پارہ فوری طور خہ اعلان اوکری، خکہ چہ ہغہ خاندان بالکل ختم شو۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب عالمزب خان: چہ د ہغوی پسماندگانو د پارہ خہ اعلان اوکری۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر باندے دا عرض کوم چہ د دہ مدہم شتہ او د دہ رولز ہم شتہ او پہ ہغی کبنی چہ داسی حادثاتی موت راشی یا پہ آفت زدہ علاقہ کبنی داسی پرابلم جوہہ شی، نو د ہغے د پارہ Compensation شتہ او دا حکومت سرہ حق ہم دے او د ہغی داسی ہیڈ ہم شتہ

چي هغي کينبي دوي پيسه ورکوي، پکار دا ده چي د هغوي فنا نشل امداد هم اوشي او زخميان چي کوم غريبانان دي د هغوي د فري علاج هم اوشي۔
جناب سپيکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سينيئر وزير: محترم سپيکر صاحب! زمونږ دا حکومت خوتا سو ته معلوم دے چي دا يو فلاحی خدمت دے او هر کله چي هر خبره د هر چا د طرف نه راغلي ده، د خير د پاره ده، مونږه ترے مخ نه دے ستون کړے او زه د دې ضمن کينبي د محترم لودهي صاحب د سوال جواب به هم ورکړمه ما د دوي په احترام کينبي هغه ورغ جواب نه کوؤ۔

جناب سپيکر: سحر به هغي باندي ډير ډيبيټ شوې دے په پچاس هزار او په ايک لاکه، نو هغه Clarification لږ کوي که نه؟

سينيئر وزير: بڼه جي، نو هغه خبره کينبي هغه وخت کينبي ما هم دا عرض کړي وه چي پچاس هزار روپي مونږه اولنې قسط ورکړے وو، د دې د پاره چي هغه وخت کينبي پرے دا غمزده خاندانونه خپل کار سر ته اورسوي او د هغي نه پس موبيا د پچاس هزار روپو بل قسط ورکړے دے او دغه شان مونږه صوبائي حکومت په خپله وعده کينبي رښتوني يو، با عمله يو چه کوم يو يو لاکه روپي مونږ د هغي زپلو خلقو د پاره ورکړے وے تر خو چه زما خور ورور ممبر د اسمبلي د چارسده نه تجويز پيش کړو نو دا خبره ما واوریده او زه به دے راوغواړم او ان شاء الله چي زمونږ نه خومره کيدې شي، په ديکينبي به ورسره تعاون کوؤ۔

جناب سپيکر: عالمزيب عمرزئي صاحب۔

جناب عالمزيب خان: تاسو جي دا اخبار او گوري چي خه حالات دے اخبار ليکلي دي، فوري طور د دې د پاره خه اوکړي، ډير غريبانان دي دا اخبار تاسو پرهاؤ کړي ما خو تفصيل اونه وئيلو تاسو ته۔

جناب سپيکر: تاسو دوي سره کيبنئي نولا ئحه عمل به طے کړي ان شاء الله۔

جناب عالمزيب خان: دوئي د د دې هاؤس ڪنڀي ڇه اعلان او ڪري د هغوي د پاره،
زه ريكويست ڪومه سر، دا پرون چي ڪومه واقعه شوي ده، ٽوله ضلع پرے چي
دغه شوي ده۔

جناب سپيڪر: اول خو مولانا حقاني صاحب ته دا درخواست دے، چي دهغه
مرحومينو په حق ڪنڀي دعا او ڪري او بيا به د منسٽر صاحب سره ڪينڀني او مسئله
به Sortout ڪرئي۔

جناب عالمزيب خان: ما په اسمبلي ڪنڀي آواز اوچت ڪرے دے، ما د منسٽر په دفتر
ڪنڀي نه دے اوچت ڪرے جي ڪنه۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسيني: صاحب! دا مسئله صرف په عمرزو ڪنڀي ده ڪه په نور وطن
ڪنڀي هم شته؟ داسي خو ڊير حادثات شوي دي پڪار ده چي هلته ڪنڀي ئے هم
او ڪري۔

جناب سپيڪر: دعا او ڪرئي مولانا صاحب۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسيني: منسٽر صاحب ڇه اعلان او ڪري د دوئي د پاره، ڊير زيات
غريبان دي۔

جناب جمشيد خان: جناب سپيڪر!۔۔۔۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسيني: محترم وزير صاحب ته عرض ڪوم چي دا مسئله خو په ٽوله
صوبه ڪنڀي شته، د هغوي د پاره هم اعلان پڪار دے۔

جناب سپيڪر: جمشيد خان صاحب، ايجنڊا ڊيره اوڙده ده، جناب جمشيد خان
صاحب۔

جناب جمشيد خان: جناب سپيڪر! دوئي وائي ڇه بونير ته خلق ڄي، زما د حلقے اوس
هم دوه هسپتالونه، طوطائي او نگرئي خوشے پراته دي، تاسو مهرباني او ڪري،
هغې ته هم ڇوڪ او ليرئي، طوطائي ته او نگرئي ته، ڊيره مهرباني به وي او زه د
فنانس منسٽر مشڪور يمه، سحر مونڙه د دې باندي بحث ڪرے دے، د پچاس
هزار ڇه تاسو قسط نور ليرلے دے، زه مشڪور يمه ڊيره مهرباني جي۔

وزیر صحت: او بہ نئے لیبرو جی او دلتنہ بہ ہم ڈاکٹران اولیبرو۔

Next item. Item No. 6. Adjournment motion ؟ جناب سپیکر: او بہ نئے لیبرئی؟

چونکہ کل متعلقہ وزیر صاحب نہیں تھے تو ہم نے Pending کیا تھا، Mr. Abdul Akbar Khan، MPA، to please move his adjournment motion No. 121، in the House under rule 69، of the Procedure and Conduct of Business Rules، 1988. Mr. Abdul Akbar Khan، MPA، please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! کل تو میرے خیال میں اس پر کافی بات ہوئی تھی، لیکن منسٹر صاحب موجود نہیں تھے تو پھر میں سرے سے شروع کروں؟ میرے خیال میں منسٹر صاحب Inform ہو گئے ہوں گے، اس Adjournment motion سے، تو اگر اس کو کمیٹی کے حوالے کریں، وہ بھی چاہتے ہیں تاکہ ان کو وہاں پر بلا یا جائے کہ اس نے کیسے ایسی Statement دی ہے؟

سر دار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سب سے پہلے تو میں معذرت چاہتا ہوں کہ کل میں ایک Important meeting میں چلا گیا تھا کہ کل آپ کو اس کو Defer کرنا پڑا، یہ بہت اہم معاملہ ہے اور میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، تاکہ کمیٹی اس کو Detail میں Discuss کرے گی کہ اس پر کیا ایکشن لیا جاسکتا ہے؟

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by Mr. Abdul Akbar Khan، may be referred to the concerned committee. Those who are in favour of it may say 'Ye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Adjournment Motion moved by Mr. Abdul Akbar Khan، MPA، is referred to the concerned committee.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Call Attention Notices. Dr. Zakirullah Khan، MPA to please move his Call attention notice No. 167، in the House under Rule 52 (a) of the Procedure and Conduct of Business Rules، 1988. Dr. Zakirullah Khan، MPA، please.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ مفاد عامہ اور فوری نوعیت کے اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد کی سڑکوں اور نہروں کے کنارے پرانے درختان خشک ہو کر گر رہے ہیں یا رات کو لوگ اسے کاٹ کر لے جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں ہر سال حکومت کروڑوں روپے آمدنی سے محروم رہتی ہے، لہذا صوبہ سرحد میں محکمہ جنگلات کے تمام فارسٹ ڈویژنوں کو ہدایات جاری کی جائیں کہ وہ روڈ سائیڈز اور کنال سائیڈز کے تمام پختہ اور خشک درختان کو ایستادہ حالت میں نیلام کرنے کے لئے فوری اقدامات کریں، خود دہی جواب ما تہ مخکبھی ملاؤ شوے دے، زہ مشکور یمہ۔

Mr. Speaker: Not pressed.

جناب تاج الامین: دہی جی زہ تائید کومہ، دغسپی لوبہ زمونبرہ علاقہ کبھی ہم روانہ دہ۔

Next. Mr. Mukhtiar Ali, MPA, جناب سپیکر: دیرہ مہربانی، دیرہ مہربانی،
to please move his Call Attention Notice No. 170, in the House under rule 52(a) of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Mukhtair Ali, MPA, please.

جناب مختیار علی: شکریہ، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دا مائیک قصداً چا خراب کرے دے کہ خہ چل دے، ساونید۔

جناب مختیار علی: تھیک شو، صحیح دے، "میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میرے حلقہ نیابت PF-33 میں ادینہ لاہور سڑک کی حالت انتہائی خراب ہے، جس کی وجہ سے ہمارے علاقے کے عوام سخت مشکلات سے دوچار ہیں، لہذا اس اہم مسئلے کو ہنگامی بنیادوں پر حل کیا جائے اور سڑک کی تعمیر کے لئے جلد از جلد رقم فراہم کیا جائے۔" جناب سپیکر صاحب! زہ دہی سپرک د اہمیت پہ حوالے سرہ یوہ خبرہ کومہ چہی دا سپرک دیر ضروری، خکہ دے چہی دہی باندھی د سالم علاقہ بونیر او د سوات خومرہ تریفک چہی دے، ہغہ پنجاب طرف تہ خئی او د پنجاب او ہزارے علاقے نہ خومرہ بونیر تہ چہ تریفک خئی راخی نو ہم دہی سپرک باندھی خئی، دا سپرک دیر

زیات اہم دے او ڊیر زیات خراب شوې دے ، نوزہ غواړم چې د دې د پارہ د فوری بندوبست او کړمے شی۔

جناب سپیکر: جناب عبدالماجد خان۔

جناب عبدالماجد: جناب عالی! زه د مختیار خان ایډووکیټ د دې خبرې مکمل تائید کوم چې یقینی دا سرک ډیر زیات خراب دے او د دې د پارہ د زرتزره څه بندوبست اوشی۔

Mr. Speaker: Minister for Law and Parliamentary Affairs, please.

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! یہ روڈ جو ہے واقعی ناگفتہ بہہ حالت میں ہے، لیکن یہ ڈرافٹ اے ڈی پی 2003-2004 میں شامل کیا گیا ہے اور امید ہے اسکے لئے جو رقم مختص کی گئی ہے، وہ 86.950 رقم مختص کی گئی ہے اور اس پر ان شاء اللہ جلد کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: مختیار علی صاحب ٹھیک۔۔۔۔۔

جناب مختیار علی: زه دا وائټم چې دا مخکښې د گورنر په ډاټریکټیو بانډې پی سی ون د دې تیار شوې دے ، خوزه دا وائټم چې دا موجوده حکومت د دا وعدہ او کړی چې اوس د دې د پارہ فنډز مختص کړی او په اے ډی پی کښې ئے واچوی جی ، او بل دے سره ما مخکښې د ځنگلاتو چې کله خبره راغلې وه نو د دې روډ بانډې اونه دی ډیرے زیاتے او د هغې شاخونه د دې روډ بانډې راتاؤ شوې دی ، د هغې په وجه بانډې ډیر ایکسیدنتونه شوې دی ، او ډیر زیات ځانونه په هغې بانډې ضائع شوې دی ، نو چې د دې هم بندوبست او کړی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! معزز رکن کو میں نے بتا دیا کہ یہ ڈرافٹ اے ڈی پی میں شامل ہو چکا ہے اور جنگلات کے متعلق یہ جو بات کر رہے ہیں، ان کو منسٹر صاحب نے تسلی دی ہے کہ ہم اپنے بندوں کو بھیج دیں گے اور ان شاخوں کو کاٹ دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ Next. Mr. Saeed Gul, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 173, in the House under rule 52(a) of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Saeed Gul, MPA, please.

جناب سعید گل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ مفاد عامہ اور فوری نوعیت کے اس مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ محکمہ صحت ضلع دیر پائین میں سولہ کلاس فور ملازمین کو تنخواہیں عرصہ سترہ تا ستائیس مہینے سے ادا نہیں کی گئی ہیں، جس کے نتیجے میں متعلقہ غریب ملازمین کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، لہذا مذکورہ ملازمین کو فوری طور پر تنخواہیں دلوانے کے لئے اقدامات کئے جائیں، جناب سپیکر صاحب! پروں ما دا خبرہ د منسٹر صاحب سرہ ڊسکس کړې ده، فوری طور د دې مسئلے د حل د پارہ د دوئی خہ اوکړی۔

جناب سپیکر: جناب منسٹر صاحب، جناب فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): ما خبره دوئی سره کړې ده معزز رکن اسمبلی سره او ان شاء الله چې خومره مونږه نه کیده شی دا کمه به پورا کوؤ۔

جناب پیر محمد خان: دا خود هیلتنه مسئله وه۔

Mr. Speaker: Health, sorry, sorry....

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: یہ جو ڈیسک بجائے گئے ہیں، یہ کس بات پر بجائے گئے ہیں، آپ کے Sorry کہنے پر یا منسٹر پر؟۔۔۔۔۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یہ آپ کو بتانے کے لئے کہ ہم آپس میں کیبنٹ میں سب کچھ ڈسکس کرتے ہیں تاکہ، اگر ضرورت پڑے تو جواب دوسرا منسٹر بھی دے سکے۔

جناب سپیکر: یہ میں نے ایڈمٹ کیا کہ غلطی میری تھی نا۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! یو تپوس کول غوارم۔

جناب بشیر احمد بلور: جب کنسرنڈ منسٹر موجود ہو تو دوسرا منسٹر جواب نہیں دے سکتا، وہ Collective responsibility اس وقت ہوتی ہے جب ایک منسٹر صاحب نہ ہو تو وہ وزیر تعلیم صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اس سے بات کر کے Settle کر لیا ہے، میں حیران ہوں کہ وزیر تعلیم نے کیسے Settle کر لیا؟
جناب پیر محمد خان: د دہی وضاحت پکار دے۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: وزیر تعلیم صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں نے بات کی ہے، حالانکہ بات ہوئی ہی نہیں۔

وزیر تعلیم: زما چہی دوئی سرہ کومہ خبرہ شوہی دہ ہغہ خبرہ کومہ۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! پہ خبرہ باندہی مونہہ تہول Confuse غونڈہی شو، خککہ چہی وزیر تعلیم خو ڊیر بنہ عالم او بنہ نیک اور قابل سرہ دے، ہغہ وائی چہی ما د دہی سرہ خبرہ کپہی دہ نو چہی خبرہ ئے کپہی دہ نو د دہی مطلب دا دے چہی اوس د منسٹر صاحب خبرہی تہ مونہہ دروغ نہ شو وائی لے چہی دوئی غلط بیانی کپہی دہ یا دروغ بہ ئے وئی وی (تالیاں) لہر د دہی خبرہی وضاحت د او کپہی۔

جناب سپیکر: جناب۔

وزیر تعلیم: د دہی خبرہی زہ وضاحت کومہ جی۔

جناب سپیکر: اوشو جی۔

وزیر تعلیم: د تعلیم پہ حوالہ چہی دوئی کوم مسائل زما سرہ ئے پہ دفتر کنبہی Discuss کرے دی پہ ہغہی باندہی مونہہ خبرہ مکمل کرہ۔

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! زہ د منسٹر صاحب نہ تپوس کومہ۔

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ صاحب، جناب عنایت اللہ صاحب۔

جناب پیر محمد خان: د ممبر متعلقہ د لہر وضاحت او کپہی چہی دوئی د تعلیم پہ بارہ کنبہی خہ خبرہ کپہی دہ کہ د صحت پہ بارہ کنبہی؟

جناب فرید خان: زما په خیال منسټر صاحب پخپله لگولی ده، هغوی نه دی خبر۔

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ صاحب۔

وزیر تعلیم: دوئی ته پته ده دوئی موجود وو۔

جناب سپیکر: جی، جی، جناب عنایت اللہ صاحب۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! یوه گلہ خو ستاسو د آفس نه کومه چه زما روټین دے چې زه هر وخت کبني د اسمبلي نه اوځم نو آفس ته ځمه او هلته تپوس کومه چې د هيلته حواله سره خوڅه نوے خو نه دی راغلي؟ نو پرون ستاسو د آفس نه ما ته دا خبره شوې ده چې د هيلته حواله سره هيڅ هم نشته دے، بيا دا حقيقت دے چې محترم ممبر صاحب سره دا خبره مونږه کړې ده خو زما دا خیال نه وو چې دا به د اسمبلي په فلور باندې راځي، هغوی ته ما يقين دهانی ورکړې ده، زه په هغې باندې اوس هم Committed یم، زه او هغه به کيښنو او د دې مسئلے حل به رااوباسوان شاء الله۔

جناب سپیکر: بهر حال منسټر صاحب ډیره بڼه خبره او کړله، زما ټولو وزراء صاحبان ته دا درخواست دے چې هغوی کم از کم خپل يو سيکشن آفيسر Depute کړي، لکه څنگه چې به مخکې کيدل چې هغه د اسمبلي سيکرټريټ سره Liaison ساتي او د اسمبلي دے داسې ډاکخانه نه گنري چې د دوئی سره هغه، د دوی دا فرض دے خو مطلب دا دے چې دا د حکومت فرض دے چې هغوی خپل يو سيکشن افسر د دې د پاره Depute کړي چې هغه د دوی سره Liaison ساتي۔۔۔۔

(تالیاں)

وزیر تعلیم: سپیکر صاحب! زه یو عرض کومه۔

جناب سپیکر: جی، Next۔

وزیر تعلیم: پوائنټ آف آرډر، یو عرض زما دے، یو آفسر د دې د پاره مقرر دے جی، هغه روزانه راځي او هره ورځ روزانه چه څه تفصیلات دی، هغه راوړي

(تالیاں) نود هغی باوجود جی ما ته نن دا دوه کال اتینشن نوٹس پہ باره کبھی اطلاع نه ده راغلی چي دا هم پکبھی شته ده۔

جناب سپیکر: بنه۔۔۔۔

وزیر تعلیم: جی د سیکر تیریت۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! کال اتنشن نوٹس کے لئے دو تین دن پہلے نوٹس دینے کی ضرورت نہیں، رولز کے مطابق آدھا گھنٹہ پہلے کوئی بھی Move کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: زه خوهر وخت دا کتاب نه شم اوچتولے، دا خوستاسو کار دے چي گوری نئے، Next. Mian Nisar Gul, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 175, in the House under rule 52(a) of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mian Nisar Gul, MPA, please.

میاں نثار گل: جناب سپیکر، شکریہ، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ، ضلع کرک میں لڑکیوں کے سکولوں کی طرف دلانا چاہتا ہوں، ضلع کرک جو ایک پسماندہ ضلع ہے، اس کی آبادی بہت زیادہ ہے، لیکن ابھی تک اس میں تحصیل کرک اور چومترہ میں صرف دو ہائی سکول ہیں، جناب سپیکر! میں اس فلور پر یہ بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ 9 اپریل کو وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد ضلع کرک کا دورہ کر چکے ہیں اور میرے اس سوال میں جو کچھ بھی تھا وہ سارے اعلانات وہاں کر چکے ہیں، میں اپنا سوال واپس لیتا ہوں، کیونکہ سوال سے پہلے میرے

سارے مطالبات منظور ہو چکے ہیں، Thank you so much۔

(تالیاں)

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! زمونہر میاں صاحب نن خہ ډیره خوشامندہ شروع کړې ده، وختی نئے د پولیس خوشامندہ کوله او اوس د وزیر اعلیٰ، خہ چل شوې دے؟۔۔۔۔

(تہقہہ)

جناب سپیکر: چي خه او شو؟

میاں نثار گل: جناب سپیکر! پیر محمد صاحب وائی چپی میاں صاحب خوشامندے شروع کری دی، 9 اپریل باندی وزیر اعلیٰ کرک تے تے دے، پھ ہغی کبھی ہغہ اعلانات تے کری دی، زما دلته کبھی چار، چھ ڈیمانڈ دی او ہغہ آتھ مڈل سکولونہ تے دھائی کولو اعلان کرے دے، نو خوشامندہ بہ زہ ولے نہ کومہ چپی زما کوم ضرورت دے دھغی نہ تے زیات را کوی۔

جناب سپیکر: صحیح دہ (تالیاں) د منسٹر ایجوکیشن پہ خدمت کبھی دا عرض دے چہ ما فوراً د خپل اسمبلی سپیکر تیریت نہ تپوس او کرؤ، دوئی سرے رالیبرلے دے، چونکہ د دوئی سرہ دوہ پورٹ فولیو دی، یو ہائر دے او یو سکول اینڈ لیٹریسی دے، بسم اللہ شاہ نومے یو سیکشن افسر دے، ہغہ سرے رالیبرلے دے او دواپرو محکمو چپی خہ بزنس وو، ہغہ تے ہغہ تہ حوالہ کرے دے، چہ تاسو تہ تے نہ دی در کرے نو تاسو د خپل سرے نہ معلومات او کرئی، ہغہ سرے رالیبرلے دے، Next. Mr. Muzaffar Said, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 188 in the House under rule 52(a) of the Rules of Procedure and Conduct of Business, 198. Mr. Muzaffar Said, MPA, please.

جناب مظفر سید: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! سرکاری تعلیمی اداروں میں سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم کا معیار گر رہا ہے، اساتذہ کی کمی اور فرنیچر کی کمی وغیرہ سے بچوں کا تعلیمی معیار انتہائی خراب ہو رہا ہے، جناب سپیکر صاحب! دا ظاہرہ خبرہ دہ چپی دیوے علاقے بنکلا پہ بنائستہ روڈ ونو کبھی او پہ بنائستہ بلڈنگونو کبھی نہ دہ، بلکہ دا پہ بنہ تعلیمی ادارو او پہ ستیندر د تعلیمی نظام کبھی دہ، او زمونر بدقسمتی دا دہ چپی زمونر نوے تعلیمی ادارے دا د ستیاف نہ محرومہ دی، د فرنیچر نہ محرومہ دی، تعلیمی ماحول پکبھی نشتہ دے او بلہ دا د افسوس خبرہ دا دہ چپی ما د منسٹر صاحب سرہ Discuss کرے ہم وو چہ ایلمنتری کالج چپی ہغہ اساتذہ تہ تیریننگ ورکوی، تربیت ورکوی، ہغہ ہم دوئی بند کرل، لکہ د تیمر گرہ ایلمنتری کالج خبرہ بار بار د دوئی بہ مخکبھی کرپی دہ خو ہغہ نن ہم بند پروت دے، د دپی وجے زما دا درخواست دے چپی یو طرف تہ پہ تقریریانو باندی او پہ نوے ریکروٹمنٹ باندی دوئی پابندی لگولے دہ، بل طرف تہ تعلیمی ادارے خالی

پرتے دی، او بله د دې موقع باندې زه دا هم ضروری گنر مه چې زمونږ تعلیمی بجهت ډیر زیات کم دے او په نورو هیډز کښې زمونږ بجهتونه ډیر دی، نو د دې موقع نه زه دا فائده هم اغستل غواړمه چې تعلیمی بجهت د زمونږ زیات شی او کم از کم دا تعلیمی ادارے چې د ستیاف نه محرومه دی، د فرنیچر نه محرومه دی نو دے ته د فوراً ستیاف ورکړے شی، او دا مطالبه بیا پرزور کومه چې په صوبه سرحد کښې چرته هم ایلیمنټری کالجز بند شوې دی، نو هغه ایلیمنټری کالجز د فوراً بیا کهلاؤ شی، ځکه چې هغه خوا سائده ته ترینگ ورکوی، شکریه جناب۔

جناب سپیکر: جناب مسٹر صاحب۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): د مظفر سید صاحب زه شکریه ادا کوم چې ډیرے اهم مسئلے ته ئے زمونږ توجه کړې ده، څومره پورے چې د استاذانو کمے دے، د دې په باره کښې هغه بله ورځ په فلور باندے ما وینا کړې ده چې په کنټریکټ باندې مونږ بهرتی کوؤ د استاذانو، او مونږه ایمرجنسی نافذ کړې ده د دې د پاره چې دا سکولونه ډک شی، چې څومره هم کمے دے د استاذانو په ټول صوبه کښې دے جی او دا دن نه نه دے، د مخکښې نه راروان دے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: او په بونیر کښې خوبیا ډیر زیات دے، ټول دے۔

وزیر تعلیم: او دا پینځه کاله خو هیڅ نه دی شوې هر چاپیره دے جی، نو د هغې د پاره خو مونږ ایمرجنسی نافذ کړې ده چې دا سکولونه ډک شی، یو طریقہ کار ورله گورو، د دې نه علاوه د فرنیچر کمے چه دے، د هغې د پاره باقاعدہ د هغې انتظامات به کوؤ چه څومره هم د فرنیچر کمے وی، په کوم کوم سکولونو کښې ای ډی اوز ته مونږ هدایات کړی دی چې د هغې تفصیلات مونږ ته را کړی او څومره پورے چې د بجهت خبره ده نو بجهت هم د فنانس منسټر صاحب دلته کښې موجود دې کوشش به دا کوؤ چې د تعلیم د پاره زیات نه زیات بجهت مونږ مختص کړؤ او چې څومره زمونږ نه کیدے شی تعلیم ته زیاته توجه ورکړؤ او د څومره پورے چه د ایلمنټری کالجونو خبره ده، زمونږ نه وړاندے دا فیصله شوې

ده جی چي لس کالجونه یا شلو کالجونو کبني بند شوې و او لس کهلاؤ وو،
پرون مونږ دا فيصله کړې وه چه دا ټول کالجونه به دوباره کهلاؤ و۔۔۔۔

جناب سپیکر: شهزاده محمد گتاسپ خان صاحب، شهزاده محمد گتاسپ خان صاحب۔

جناب فرید خان: محترم سپیکر صاحب! زه د مظفر سید صاحب د دې خبرې تائید
کوم چې اقوام متحده په هر یو ترقی پذیر ملک باندې دا لازمہ کړې ده چې هغه
به خپل بچت کبني کم از کم پانچ فیصد به د تعلیم د پاره (شور) پانچ فیصد
کم از کم لازم دے جی۔

جناب سپیکر: صحیح ده، واوریدے شو، شهزاده گتاسپ خان صاحب، شهزاده
محمد گتاسپ خان صاحب۔

شهزاده محمد گتاسپ خان: آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ٹریننگ
کے حوالے سے یہ پوری بحث جو ہے، وہ پشتو میں تھی، تو میں زیادہ نہیں سمجھ سکا، لیکن مجھے میرے ضلع
کے لوگوں نے یہ انفارمیشن دی ہے کہ یہ جو ایلیمنٹری کالجز جو Wind up کئے ہیں، وہاں پر انہوں نے جو
نئے ٹریننگ کاپروگرام جو شروع کیا ہے، اس میں فی الحال مستورات کے جو ایلیمنٹری کالجز تھے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ نے منسٹر صاحب کا اعلان نہیں سنا کہ سب ایلیمنٹری کالجز ہم نے بحال
رکھے ہیں۔

شهزاده محمد گتاسپ خان: نہیں، کالجز بحال رکھے ہیں، سر! ان میں ایلیمنٹری کالجز بھی شامل ہیں۔

جناب سپیکر: جی ہاں۔

وزیر تعلیم: ایلیمنٹری کالجز کے بارے میں ہی ہم نے کہا ہے کہ Male اور Female کو دوبارہ چالو کر رہے
ہیں۔

شهزاده محمد گتاسپ خان: لیکن میں نے یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دونوں کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ میرے خیال میں آپ نے ویسے ہی مائیک پر انگلی
رکھی ہوئی تھی اور سو گئے تھے۔

شهزاده محمد گتاسپ خان: ٹھیک ہے جی۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب! میری گزارش یہ ہے۔

جناب سپیکر: جی شاہ راز خان۔

جناب شاہ راز خان: زما گزارش دا دے جی چہ دوئی کومہ خبرہ او کرہ د مظفر سید بھائی د سوال پہ جواب کنبی، چہ دوئی بہ تعلیمی ادارو تہ فرنیچر ہم ور کری او د ستاف کمے بہ ہم پورا کری خو مصیبت دا دے چہ پہ ٲولہ صوبہ کنبی چہ پہ تعلیمی ادارو کنبی ستاف دی، خو ٲیو تہی نہ کوی او ہغی د وجے نہ پرائیویٹ سکولونہ بالکل پہ ترقی بانڈی روان دی او پہ ہغوی د خلقو اعتماد ٲی او زمونہ د حکومت پہ سکولونو د خلقو اعتماد ختم شو ٲی دے، او د ہغی لویہ وجہ د ٲیو تہی نہ کول او بالکل یو راج وارے غونڈی ورتہ جوہ شو ٲی دہ، پہ پرائیویٹ سکول کنبی خلق خیل بچی داخلوی، پینخہ سوہ روپی فیس ہم ور کوی، د ہغوی استاد عموماً میٹرک پاس وی یا ایف اے کنبی چرتہ پاس کرے وی، چرتہ بی اے، ایم اے، دا کوم سرکاری سکولونہ چہ دی، دیکنبی بہ سی تہی ئے ہم کرے وی، پی تہ سی بہ ئے ہم کرے وی او بی ایڈ بہ ئے ہم کرے وی، خو ہغی تہ خوک نہ خی، د ہغی د پارہ د ٲی معیار بنہ کولو ضرورت دے، ہم دوی د کوشش او کری، چہ دا معیار ئے تھیک شی۔

جناب سپیکر: شاہ راز خان بس جی، خلیل عباس خان۔

جناب خلیل عباس خان: سر! زہ د منسٹر صاحب د خبری پہ حوالہ بانڈی دا عرض کومہ چہ دوئی پہ کنٹریکٹ بانڈے استاذان بھرتی کرے دی، زہ د ہغی پہ حوالہ دا خبرہ کوم، چونکہ زما حلقہ 83 کلو میٹر پہ Length کنبی دہ او او بردہ حلقہ دہ جی، پہ ہغی کنبی آسامیانے ٲول Occupied دی، تھیک دہ جی خو ہلتہ استاذان نہ خی، زما یو دا درخواست دے، دا یو Proposal زہ ور کوم جی چہ اوس دوئی کوم پہ کنٹریکٹ بانڈے بھرتی کوی کہ ہغہ میرٹ کوی، بنیادی طور بانڈی د میرٹ خیال دے اوساتی جی، د یونین کونسل پہ سطح بانڈی دوئی میرٹ اوساتی، د ہغہ علاقو خلق بہ پہ سکولونو کنبی بھرتی شی او سکولونہ بہ بنہ طریقے سرہ چلیبری۔

جناب سپیکر: تھیک دہ۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! داسی Possible خو ځکه نه دی، چپ په دیکبني خود مختلف کیپر تیچرز دی، پی تی سی خود دسترکت کیپر دے، هغه خود تاسو پخپله بهرتی کولے شی۔

جناب خلیل عباس خان: مونږه دا وایو چپ مونږه دا مسئله په مستقل بنیاد باندې حل کول غواړو جی، دا مسئله چپ تاسو او گورئ نومونږ په کومه علاقے باندې دی یا چپ کومے لوءے خودے والے حلقة دی، هغه ټولو کبني دا مسئله ده، چپ په سکولونو کبني خود استاذان بهرتی دی، تنخواگانے هم آخلی خو چه په موقع تاسو لاړ شی نو هیخ څوک نه وی۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: قاضی محمد اسد خان صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر، مشتاق غنی صاحب، پوائنٹ آف آرڈر، ہاں جی۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر! 52(b) کی Violation ہو رہی ہے، Call Attention میں There is no debate اور یہاں Debate ہو کر ہاؤس کا وقت ضائع ہو رہا ہے اور جو اصل ایجنڈا ہے، وہ وہی پر پڑا ہے۔

Mr. Speaker: Thank you for assistance of the Chair. Thank you very much. Mushtaq Ahmed Ghani Sahib, Thank you very much.

وزیر تعلیم: زہ د معزز رکن د خبرې تائید کوم جی خود د کومہ حدہ پورے چپ د استاذانو غیر حاضری ده، په ډیرو ځایونو کبني استاذان واقعی چپ نه ځی، او په رجسټر کبني هم حاضری لگوی، په کورونو کبني ناست وی، Male او Female دواړو کبني دا قصه شته دے، رورل ایریا کبني هم ډیره ده، خو زه حیران دے ته یم، دغه نومونږه معزز ارکان دی، بیا د هغه استاذانو حمایت کوی او د هغوی د پارہ راځی، نومونږ ته بیا دا مشکلات جوړیږی، بیا مونږ له د هغی حل نه راځی۔

Mr. Speaker: Ji, Next, next.

جناب خلیل عباس خان: سر! زه د دې باندې تنقید نه کومہ خود دې یو حل دے جی۔

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ کے قواعد، انضباط و طریقہ کار مجریہ 1988 میں

ترمیم کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, to please move for leave of the House to introduce amendments in rules 154, 159, 162, 163(a), 166 and 172, in the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, please.

Mr. Anwar Kamal: Thank you. Mr. Speaker! I beg to ask for the leave of the Assembly to move the proposed amendments in rules 154, 159, 162, 163 (a), 166 and 172 of Provincial Assembly of NWFP, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Speaker: Now the question before the House is that, is it the desire of the House that leave may be granted to the honourable Member to move amendments in the Procedure and Conduct of Business rules, 1988.

جناب اکرام اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): انہوں نے رول 172 میں Proposal پیش کی ہے تو 173 میں بھی ہونی چاہیے تھی سر، یہ رول 173 آپ دیکھ لیں جی Adjournment etc of committee کے

بارے میں ہے، If, at the time fixed for any sitting of a committee at any time during any such sitting less than three members

Five میں Substitute کیا گیا ہے تو یہاں پر بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سپیکر صاحب! انور کمال خان نے یہ Amendment in rule 54 اس کی کوئی Sub section میں Amendment چاہتے ہیں یا سر پورے قاعدہ میں Amendment کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، وہ تو Already ڈرافٹ میں ہے Amendment in rule 154, in

Is it the desire of the House that، sub rule (a) detail leave may be granted to the honourable Member to move amendments in the Procedure of Conduct and Business Rules, 1988. Those who are in favour of it may say

(Interruption)

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر مسٹر سپیکر سر! آئز بل ڈپٹی سپیکر نے ایک Amendment move کرانا چاہی ہے تو اگر آپ اسے دوسرے دن کے لئے رکھتے ہیں وہ تو پھر ٹھیک ہے، اگر آپ اس کے ساتھ ہی کرتے ہیں تو پھر اس Amendment کو بھی اس کے ساتھ شامل کر لیں۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! دا رولز خہ وائی او دا سیکشن کبھی چہی دا کوم Amendment تاسو کول غوارٹی، ہغہ رولز تہ ئے تاسو Propose کری، بیا بہ دا یو خائے Amendment شی، تاسو ئے Propose کری۔

Mr. Speaker: Please move the amendment. Read it out in the relevant section.

جناب اکرام اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): دا رول 173 دے جی سر۔

Shahzada Muhammad Gustasip Khan: Sir, the amendment may be considered moved by the member Sir,

ان کی Amendment تصور کی جائے، -What ever he has pointed out،

Mr. Abdul Akbar Khan: Unless the honourable Member moved his amendment. Mr. Speaker Sir. The proceedings are going to be recorded.

(Interruption)

Mr. Speaker: Recorded, according to.....

جناب اکرام اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): اس میں جو لفظ 'Three' استعمال ہوا ہے اس کو 'Five' سے

Substitute کیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that leave may be granted to Mr. Ikramullah Shahid to moved amendment in the rule 173.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, to please move that these amendments in the Procedure and Conduct of Busniess Rules, 1988, may be referred to the concerned Committee. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, please.

Mr. Anwar Kamal: Thank you very much. Mr. Speaker! I beg to move that the draft amendments proposed in the Provincial Assembly of NWFP, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be referred to the standing committee on Procedure and Conduct of Business rules, Privileges and Implementation of Government Assurances as required under rule 248.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable member may be referred to the concerned committee. Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments moved by the honourable Members are referred to the concerned committee.

جناب انور کمال خان: آپ ان سے پوچھئے کہ ان کو سمجھ بھی آئی ہے کہ نہیں، کیونکہ آپ دے رہے ہیں، لیکن ان کو خود بھی سمجھ نہیں آرہی ہے کہ میں نے کونسی Motion move کی ہے۔۔۔۔۔

(تہتہ)

جناب سپیکر: یہ تو عقل والوں کی باتیں ہوتی ہیں۔

جناب شاد محمد خان: جناب سپیکر! یو عرض کوم۔

جناب سپیکر: جی شاد محمد خان۔

جناب شاد محمد خان: بحیثیت سپیکر سر، تاسو او گورئی د تہلو موڊ ونہ خراب شوې دی، کہ د چائے وقفہ او کپری نو بنہ بہ وی۔۔۔۔۔

(تہتہ)

جناب سپیکر: زما پخپل خیال کنبې د چائے وقفہ کوؤ، خوبیا تاسو وائی چې ایجنڈا ختمہ نہ شوه، گنی زما خو ستاسو نہ زیات د چائے تہ موڊ شوې دے، دا Resolutions آخلو کنہ۔

آئٹم نمبر 10 قراردادیں، قرارداد نمبر 8 جناب زر گل خان۔

قراردادیں

جناب زر گل خان: تھینک یو مسٹر سپیکر سر، قرارداد نمبر 8۔"

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے

کہ کالا ڈھاکہ کے قبائل متاثرین تربیلہ ڈیم کی آباد کاری کا انتظام ہنگامی بنیادوں پر کیا جائے " جناب

سپیکر صاحب! 1967 کنبې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تقریر بہ اورد نہ کوے۔

جناب زرگل خان: سپیکر صاحب! دا خواہم مسئلہ دہ مخکینی ہم تاسو، پہ 1967 کبني د پریزیدنٹ ایوب پہ سربراہی کبني یو میتنگ شوې وو، او پہ هغې کبني دا فیصلہ شوې وه چې کوم خلق د تربیلہ ډیم نه متاثره کیږی نو هغوې له به د هغې په بدل کبني د 16 کنال زمکے په بدل کبني 100 کنال زمکه په پنجاب کبني ورکړے کیږی او دغسې چې د چا مکانات یا دکانونه متاثره کیږی، هغوې به د هغې Compensate کیږی، په 1974 کبني تربیلہ بند جوړ شو او ډیره د افسوس خبره ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال د مسئلے اهمیت واضح دے، که د هاؤس رائے پرے واخلو۔۔۔۔

جناب زرگل خان: سپیکر صاحب! لږ غونډې تائم، شارټ تائم۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب دا دے چې دا ریزولیشن پاس شی؟

جناب زرگل خان: د دې په سر خو ما هغه خپلے کوئسچنے هم 'Not pressed' کړے، جی دا ډیره اهم مسئلہ ده او دا اهم مسئلہ د دې ده چې د 1985 نه واخلی تر اوسه پورے دا اسمبلی د دې باره کبني قراردادونه Unanimously پاس کوی او په هغې څه عمل درآمد نه کیږی، دا ډیره د شرم خبره ده او دا خبره د وفاق سره هم تعلق ساتی، ولے د صوبے سره هم ساتی، د دې کبني 52 هزار کنال زمکه د کالا ډهاکه ده، 1282 کورونه، 52 دکانونه، چهیاسی جماتونه او پنخلس حجرے د دې دریا کبني راغلې دی او د هغې په باره کبني، یعنی 28 کاله اوشو او د دې څه عمل درآمد نه کیږی، د دې کبني که فوجی حکومت راغلې دے او که جمهوری حکومت راغلې دے، یو کس هم د دې باندې څه توجه نه ده ورکړے، زه د دې هاؤس کبني شکریه د جنرل پرویز مشرف ادا کوم که لږ ډیر تعاون هغه د کالا ډهاکه متاثرین سره، نو دا صرف جنرل پرویز مشرف کړے دے (تالیان) د هغه د پاره هغه 16 کروړ روپے د هری پور متاثرین له او پانچ کروړ روپے د کالا ډهاکه متاثرین له ئے په سمري ئے دستخط کړے دے، لیکن زه دا خواست کوم چې کومے پیسے د وفاق نه صوبے ته ملاویری او هغه صرف زمونږ د بجلئی چه کوم آمدن دے د د هغې باره کبني ملاویری۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر سر! یہ جو ابھی ان کو ایک کروڑ گرانٹ بھیجی گئی ہے، یہ تو جمہوری حکومت نے بھیجی ہے جی۔

جناب زر گل خان: سر! سمری پراسان پرویز مشرف نے کئے تھے، مجھے پتہ ہے کہ انہوں نے کئے تھے، اب سر! صوبے کو جس سلسلے میں گرانٹ دیتی ہے، میں پوچھتا ہوں اس صوبائی حکومت سے یا اس سے پہلے جو بھی آئے ہیں، آیا انہوں نے متاثرین کے لئے بھی یا ان ٹاؤن شپ کے لئے بھی کچھ رقم رکھی ہے؟ یا کہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ یہ سب صوبائی حکومت ہمارے خون پسینے کی کمائی سے چلتا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں قرارداد میں ایسا کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب زر گل خان: تو آیا اس صوبے میں جتنی بھی رقم آتی ہے، اس کے لئے ہزارہ ڈویژن کے لئے انہوں نے کیا رکھا ہے؟ اور جن کی وجہ سے رقم ملتی ہے، ان کے لئے حکومت کیا کچھ کر رہی ہے؟ آیا کالا ڈھاکہ اندھیروں میں ہوگا؟ اور پورا پاکستان بجلی سے روشن ہوگا؟ کسی نے اس بارے میں سوچا ہے کہ آیا ان غریبوں کے لئے، جن کے گھر تباہ ہوئے، جن کی زمینیں تباہ ہوئی ہیں، ان کے لئے بھی کچھ کرنا ہے، 28 سال گزر چکے ہیں جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یار ما تہ دا بنہ پتہ دہ چہ ڊیر مقرر ئے، خپل کیس ڊیر پہ بنہ انداز باندے پیش کولے شے، قرارداد نہ بھر مه څه، قرارداد د پیش کرو مختصر، تہ رولز او گورہ، مخکبني خورولز او گورہ کنه، رولز تہ لږ او گورہ، د حکومت نہ تپوس کوؤ، بیا هاؤس تہ ئے Put up کوؤ۔

جناب زر گل خان: تھیک شوہ جی۔

جناب سپیکر: لبرہ مہربانی او کړئی، قرارداد نمبر 8 کے بارے میں حکومت کچھ ارشاد فرمائے گی یا ووٹ کے لئے ہاؤس کے سامنے رکھوں؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر) میں عرض کرتا ہوں کہ ہماری بھی ہمدردی ان کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

سینیئر وزیر: لیکن اتنا ضرور ہے کہ اگر وفاق سے مطالبہ ہے تو ہم حمایت کرتے ہیں، لیکن اگر صوبہ کی طرف سے وہ کچھ چاہتے ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وفاق سے ہے نا، Is it the desire of the House that resolution No. 8, moved by Janab Zar Gul Khan, may be passed unanimously.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The resolution is passed unanimously. مبارک شہ۔

قرارداد نمبر 10 جناب خالد وقار چمکنی ایڈووکیٹ صاحب، جناب خالد وقار صاحب۔

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، قرارداد نمبر 10 دے جی، "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ آئندہ تعلیمی سال سے تمام تعلیمی اداروں بشمول سرکاری، غیر سرکاری و نیم سرکاری سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کے لئے پینٹ شرٹ کے بجائے قمیض شلوار کو بطور یونیفارم رائج کیا جائے، کیونکہ پینٹ شرٹ نہ صرف غلامی کی نشانی ہے، بلکہ والدین پر بوجھ کے ساتھ ساتھ ایک غیر شرعی لباس بھی ہے،" سپیکر صاحب! زمونبرہ یو خپل کلچر دے، زمونبرہ یو اسلامی ملک کنبی اوسپیرو، زمونبرہ اسلام سرہ تعلق لرو او زمونبرہ مذہب زمونبرہ تہ د سادگئی درس راکوی، او زمونبرہ د ترقی راز اسلام او د اسلامی اقدار او اپناؤ لو کنبی دے نہ کہ پینٹ شرٹ او تائی کنبی دے، چونکہ دا یو غیر اسلامی لباس دے او زمونبرہ اسلام زمونبرہ تہ ہم دغہ بنائی چہ سادگئی اپناؤ کپڑی او قمیض او شلوار چہ کوم دے، دا زمونبرہ قومی نبنہ ہم دہ او قومی لباس ہم دے او د سادگئی نبنہ ہم دہ۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! زہ بہ دا عرض او کرم، دا خالد صاحب خبرہ او کپڑہ چہ دا غیر شرعی او د غلامی نبنہ دہ، خوشناسو پہ سر یو فوتو لگیدلے دے، آیا دا ہم غیر شرعی شو، دا ہم غیر اسلامی شو، دا ہم د غلامی نبنہ دہ؟ دا خہ خبرہ دہ جی؟ دا چرتہ پہ اسلام کنبی شتہ، پہ قرآن کریم کنبی دا شتہ چہ دا شلوار قمیض او چوی؟ (تالیاں) خواہ مخواہ دہ خلقو جذبات بہ ئے مشتعل کوی، دا دے وائی چہ دا غیر شرعی دے، دا دا ووائی چہ دا د غلامی نبنہ دہ، دا دا ووائی چہ دا د غلامی کار کوی، It is not the way او بیا وکیل صاحب دومرہ پوہ سرے، سبا بہ بیا ہائی کورٹ تہ خی، ہائی کورٹ کنبی وکیلانو تو لو

پینتونه اچولے وی، دے چي پخپله پینت و اچوی نو خیر دے خو چه استاد پینت و اچوی نو گناہ ده؟----

(تالیاں / تہقے)

ایک آواز: بالکل غلط او غیر شرعی دے۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! کہ چرتہ یو خائے کنبی۔

جناب سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان: زہ د بشیر بلور صاحب تائید کوم، او د دوئی مہربانی ده چي ہاؤس کنبی ئے زمونبر د پارہ آواز او چت کرؤ، خبرہ صرف دا ده چي د دوئی رومبی دا ده چي دا د غلامی نبنہ ده، غلامی، کہ دوئی دا Study او کپی، دا پینت او شرت ترکی نہ راغلی دے او ترکی د آتومن چي کوم ایمپائر وو، د هغی دارالخلافہ ده او هغی د پارہ 20-1919 کنبی دلته هند و پاک کنبی تحریک ہم چلیدے وو او دغه کسانو چه نن کومو مونبر ته ووتونہ را کپی دی، زمونبرہ اکابرین، د هغوی پہ حق کنبی جلوسونہ اوباسلی وو، دوؤ کالو د پارہ دا تحریک چلیدے وو، ترخو پورے چه۔

جناب سپیکر: جی مسنتر صاحب، بس تھیک شو جی۔

جناب اسرار اللہ خان: یو منت جی۔

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب! تحریک د پینت شرت د پارہ نہ وو چلیدلے، هغه د خلافت د پارہ چلیدلے وو، دے د پارہ نہ وو چي خلق د پینت شرت و اچوی۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! زہ دا وائم چي د دې ہاؤس کنبی تاسو او گوری چه شو کسانو پینت او شرت اچولے دے؟ کہ دا صحیح نخبہ وی نو پکار ده چه ٲول ہاؤس اچولے وے۔

جناب بشیر احمد بلور: زہ دا عرض کوم چي ماتہ د قرآن کنبی دے یو آیت او بنائی چي پیغمبر ﷺ صاحب وائیلی وو چي پینت بہ شوک نہ اچوی یا چرتہ حدیث شریف شتہ چه پینت بہ شوک نہ اچوی، دا خہ خبرہ ده جی؟

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! ایک ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب، پلیز او شو، موقف واوریڈے شو،
موقف واوریڈے شو، پلیز پلیز تاسو کبہنئی، خبر کوؤ کنہ۔

جناب اسرار اللہ خان: غیر شرعی بانڈی، دوی د دا شی واضح کری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د منسٹر صاحب مؤقف واوریڈے، د منسٹر صاحب موقف واوریڈے۔

جناب اسرار اللہ خان: مونرہ پول Affectees یو۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): محترم سپیکر صاحب! تر شو چي د لباس خبرہ دہ، نو
لباس د ہرے علاقے د ہر قام د ہرے قبیلے د خپلے خوبنے شے دے او عموماً
چي پہ دنیا کبني خومرہ لباسونہ دی، نو دا د ہغی د موسم سرہ تعلق لری، خکہ
پہ یخو علاقو کبني کمبلے، خادرے، شری وی او پہ گرمو علاقو کبني د کمبلو،
خادرو او د شری استعمال کم دے، زہ د دې خبرہ عرض کوم چي اسلام یو ډیر
جامع دین دے او دا د خلقو د اعمالو او د عقیدے د اصلاح خبرہ کوی او کپرا او
لباس یو ډیر جزوی غوندې خبرہ دہ، د دې وجے نہ دلته مکملہ آزادی دہ کہ
خوک قمیض او پردوگ اغوندې، کہ خوک پینت شرت اغوندې او دا آزادی
ورته ورکړے شوې دہ، دا د ہغوی حق دے، نو تر شو چي د خالد وقار چمکنی
صاحب تعلق دے، پہ دې سلسلہ کبني زہ یوہ خبرہ عرض کوم چہ د نن نہ خہ
مودہ مخکبني جاپان کبني یوے بنخے اسلام قبول کړو نو ہغی دا خبرہ اولہ
او کړہ چي جاپان کبني، چونکہ زمونږہ لباس پینت دے نو ہسپ نہ چي اسلام
قبول کړمہ او تاسو راتہ د ہغے خائے نہ دا خپل قمیض او پردوگ راوریڈے نو زہ
بہ دلته بالکل یوہ پیرئی غوندې بنکارم، یوہ اجنبی غوندې بہ بنکارم، ما ورته
او وئیل چي د خپل لباس استعمال کوہ، تر ہغہ وختہ پورے چي ماحول تا تہ
اجازت در نہ کړی، خود سکولونو د پارہ زما دا عرض دے چي سکولونو کبني
کہ یو یونیفارم استعمال شی، د غریب د پارہ او د مالدارو د پارہ، نو د دې پہ
نتیجہ کبني چي کوم احساس محرومی پہ ہغہ خلقو کبني پیدا کیری کوم چي
ہغہ نہ شی برداشت کولے، نو دا بہ ډیرہ زیاتہ بنہ شی او زہ عرض کوم چي
پخوانہ زمونږہ پہ صوبہ سرحد کبني دہ ملیشیا کپرے وے، د ہغی ملیشیا کپرے

به مونبره پخپله اغوستلے، د خان ځوئ به هم اغوستلے او د غريب ځوئ به هم اغوستلے، او په ماشومانو کښې به هغه تفاوت او تضادات نه پيدا کيدل، نوزه بحیثیت مجموعی د دې خبرې ملگرتیا کوم چې په ټولو سرکاری سکولونو کښې او په نورو سکولونو کښې د یونیفارم شی، خود دې خبرې د وضاحت سره چې د جامو د پینټ او د قمیض دا انتقامی مسئله ده، دا شرعی مسئله نه ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما پخپل خیال خالد وقار صاحب د حکومت مؤقف پرے راغلو چې هغوی دا کوشش کوی چې یونیفارم پالیسی Adopt کړی، تاسو ته زه دا خواست کوم چې نور مه Insist کوئ۔

قاری محمد عبداللہ: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر! اس مسئلے کے اوپر کچھ بولنے کا موقع دے دیا جائے۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! هاؤس ته ئے پیش کړئ، دا څه بد خبره نه دد۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! زه دا تپوس کومه، دا دے پولیس والو سره به مونبره څه کوؤ چه پتلونو نه ئے اچولے دی؟

جناب سپیکر: بس خبره او شوه کنه۔

جناب انور کمال خان: بس هاؤس ته ئے Put کړئ۔

قاری محمد عبداللہ: پاکستان کا قومی لباس۔

جناب بشیر احمد بلور: دا د Fundamental rights خلاف دی۔۔۔۔

Mr. Speaker: The mover is not pressing his resolution.

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: نه، نه، سپیکر صاحب۔۔۔۔

قاری محمد عبداللہ: پاکستان کے قومی لباس کے حوالے سے گزارش ہے کہ پاکستان میں قومی لباس شلوار قمیض ہے، خالد وقار کی بات سے اختلاف تو کیا جاسکتا ہے، لیکن مجموعی طور سے اسے رد نہیں کیا جاسکتا، لہذا ہم اپیل کرتے ہیں سارے ایوان سے کہ اس قرارداد کو پاس کر دیا جائے اور اس میں وہ مصلحت اور وہ منفعت بھی ہے جو ہمارے سینئر وزیر نے بیان کی ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: افسوس تو یہ ہے کہ میں عرض کر رہا ہوں کہ Constitution کے آرٹیکل 191 میں بنیادی حق ہے کہ ہر ایک کا کہ وہ اپنی مرضی سے زندگی جی سکتا ہے (تالیاں) یا تو اس Constitution میں تبدیلی کریں یا قائد اعظم صاحب کی تصویر آپ یہاں سے ہٹائیں اور کہیں کہ یہ غلط ہے اور آپ یہاں پر Statement دیں کہ جو پینٹنگ بنی ہوئی ہے یہ غلط بنی ہے۔

قاری محمد عبداللہ: یہ ایک نظریاتی ملک ہے، لہذا نظریاتی ملک کے ناطے ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا سارا ڈسپلن اور انتظام پاکستانی قوم کی حیثیت سے ہونا چاہیے اور مسلمان قوم کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: یا پھر یہ لوگ فتویٰ لگائیں کہ جو پینٹ شرٹ پہنتے ہیں وہ مسلمان نہیں تو پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! د ا کمیونسٹ کنٹری نہ د ہ۔

قاری محمد عبداللہ: لیکن قائد اعظم صاحب نے یہی اصول طے کئے ہیں کہ پاکستانی قوم کی روایات اور لباس شلور قمیض ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: اس کا مطلب یہ ہے ان کو پاکستانی قومی کی روایت کا پتہ نہیں تھا، جو انہوں نے خود کوٹ اور پینٹ پہنی تھی؟

(شور/مداخلت)

قاری محمد عبداللہ: اس ملک کے لئے انہوں نے خود ہی روایات قائم کر دی ہیں۔۔۔۔۔

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر صاحب! ایک وضاحت چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب زرگل خان: سپیکر صاحب! د ا مسئلہ حل کوؤ، جی کہ تائم مورا کرؤ۔۔۔۔۔

جناب اکرام اللہ شاہد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر پلیز۔

جناب فرید خان: محترم سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آررڈر پلیز، پلیز آررڈر۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سراج خان تہ یوہ خبرہ کوم جی۔

جناب فرید خان: محترم سپیکر صاحب! یہ قرارداد کے حوالے سے بات ہو رہی ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ایک آپشن میرے پاس ہے کہ میں قرارداد کو ووٹ کے لئے ہاؤس کے سامنے رکھوں۔

جناب فرید خان: ہاں بس یہی بات ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by Khalid Waqar.

Voices: Yes, yes.

Mr. Speaker: It is not the proper way; it is not the proper way. Those who are in favour of the resolution moved by Khalid Waqar, MPA Sahib, please rise their hands on their seats. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against the resolution, please raise their hands.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The resolution is passed per majority.

(Applause)

بس او شولو، مسئلہ ختم شولہ۔

قاری محمد عبداللہ: جناب خالد وقار کو مبارک ہو۔

جناب سپیکر: قرارداد نمبر 11۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان: سارے ہاؤس کو مبارک ہو۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان: سر ہمارے Father of the nation نے بھی تو پینٹ شرٹ پہن رکھی

ہے۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر: جناب زہ یو موقع غوار مہ۔۔۔۔۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! دا صرف د سکول ماشومانو د پارہ، د

تعلیمی ادارو د پارہ دے۔

جناب سپیکر: Next قرارداد نمبر 11 مشتاق احمد غنی صاحب، مشتاق احمد غنی صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب، پلیز آرڈر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز آرڈر، پلیز آرڈر، قربان خان۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: یہ غلط ہے آپ کی فوج کے خلاف ہے، اس سے پورا سسٹم تباہ ہوگا، یہ قرارداد آپ کی پوری فوج، پولیس کے خلاف ہے یا تو سب کا یونیفارم بدلیں، تعلیمی اداروں کا بھی بدلیں، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایم ایم اے کی حکومت جو پہلے پورے نظام کو تلف کر رہی، لہذا یہ قرارداد غلط ہے، ہم اس کی Straight away مخالفت کرتے ہیں، جناب سپیکر! یہ بالکل غلط ہے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف نے واک آؤٹ کیا)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for tea break and we will meet again after fifteen minutes.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، جی سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ چائے کے وقفے کے بعد اجلاس میں دوبارہ آنے پر میں خوش آمدید کہتا ہوں، خصوصاً حزب اختلاف کے دوستوں کو اور سب کو جی، میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ، جس قرارداد پر سب نے ہاتھ کھڑے کئے ہیں، یعنی اکثریت نے تو وہ اس تبدیلی کے ساتھ ہے کہ یہ لباس شرعی یا غیر شرعی مسئلہ نہیں ہے، صرف سکول میں تعلیمی اداروں میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے اور Well disciplined کے لئے ہم نے اس کے حق میں ووٹ دیا ہے، اس کے علاوہ اس کا مقصد کچھ بھی نہیں۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: زہ د سینیئر منسٹر صاحب مشکور یم چپی دوی دا او ویل چپی دا شرعی خبرہ نہ دہ او نہ د غلامی خبرہ دہ، د دوئی مشکور یو او دوئی سرہ بیا مونبرہ ہاؤس تہ ہم راغلو خو زما یو بلہ خبرہ دہ چہ پہ پوائنٹ آف آرڈر بانڈی

(تالیاں) I am grateful زما یو بل پوائنٹ آف آرڈر دے ، چچی اوس بھر ناست وومہ نو دا خلق راغلل د دچی روڈ بانڈی بہ تاسو ہم تیریڑی او مونر۔ ٲول پرے ہم ، دا مین روڈ چچی دے ، د جمرود دا مین روڈ چچی دے ، پہ دیکبئی حکومت دا ٲول دکانونہ ، دا ٲولے بالا خانے او د غریبانانو خلقو جائیدادونہ ئے وراں کزل او دوئی وائیلی وو چہ نہہ کروڑہ روپی د دوئی د پارہ مختص شوچی دی ، او دا پیسے بہ دوئی تہ Compensation ملاویری ، ہغوچی اوس ما تہ راغلی دی چچی اوس روڈ ہم جوڑ شولو ، ہر خہ او شولو خو مونر۔ تہ یو پیسہ Compensation نہ دے ملاؤ شوچی ، زہ حکومت تہ خواست کومہ چچی مہربانی د او کچی چچی کومے نو کروڑ مختص شوچی دی ، پہ اخبار کبئی ہم راغلی دی نو چچی دا ورتہ ملاؤ شی ، ہغوچی تہ خپل Compensation ملاؤ شی ، ٲیرہ مہربانی۔

جناب جمشید خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اودریرہ چہ د دچی خبری جواب ورکچی نو ، د دچی متعلق خونہ دے کنہ؟ حکومت د طرف نہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر: بشیر بلور صاحب نے جس طرف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: توجہ دلائی ہے۔

سینیئر وزیر: ہاں جی، اس پر ہم غور کر لیں گے اور معزز رکن نے جو بات کی ہے اس کی ہم انشاء اللہ لاج رکھیں گے۔

جناب سپیکر: جناب جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: سپیکر صاحب! زما خودا درخواست دے ، مخکبئی مے ہم دا درخواست کرے وو چچی تاسو د اسمبلی دا Sitting داسی مقرر کچی مونر۔ پکبئی د امامتے مونخ کولے شو ، دا بہ ٲیرہ مہربانی وی کہ دلته راتہ انتظام او کچی نو ہم بہ بنہ وی ، بیا تقریر ونہ شروع شی او بیا تاسو سیشن پہ یوہ نیمہ بجہ بانڈی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دلته کبئی خوا انتظام شتہ دے۔

جناب جمشید خان: نہ جی، چچی تاسو پہ یوہ نیمہ بانڈی ملتوی کوئی، نو بیا خود امامتے مونخ شوہی وی کنہ، چچی داسی طریقہ کار جوہ کرئی چہ د امامتے مونخ پکبنی کولے شو، Timing داسی جوہ کرئی یا خو پکبنی مونخ د پارہ وقفہ ور کوئی نو ہم تھیک وی۔

مولانا امامت شاہ: جناب سپیکر صاحب! دا یوہ نیمہ بجہ تقریباً بنہ مناسب ٹائم دے، دغہ ٹائم بہ ان شاء اللہ مونخ کوؤ، یوہ نیمہ بجہ د امامتے د پارہ بنہ مناسب ٹائم دے۔

جناب سپیکر: جناب شہزادہ گتاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: یہ Tea break ہو جانے کی وجہ سے ہمارے کچھ Resolutions جو ہیں وہ Lapse ہو گئے ہیں ان پر بحث نہیں ہو سکی، ان میں کافی Resolution ایسے ہیں جو بڑے Important نوعیت کے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: دوسرے دن لے لیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں دوسرے دن ہم یہ لیں گے، اس کے ساتھ اتفاق کریں گے تاکہ ہم Next item پر آجائیں جو بڑا ضروری آئٹم ہے۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: ٹھیک ہے جی، Thank you۔

کنٹریکٹ بھرتیوں پر بحث

Mr. Speaker: Thank you very much for cooperation. Discussion on contract appointments and contract policy.

میرے خیال میں ابھی تک اسمبلی سیکرٹریٹ کو جو نام موصول ہوئے ہیں، لیکن میں ایک Suggestion دوں گا کہ اگر پارلیمنٹری لیڈرز کو پہلے موقع دیا جائے، ویسے تو ہر ایک کا حق ہے، لیکن اگر میں اس کو ترتیب سے پکاروں تو میرے خیال میں سب کو میری کوشش ہوگی کہ سب Accommodate ہو جائیں، باقی آپ جس طرح مناسب سمجھتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جی، اس کے لئے دو دن ہیں، ویسے ہم کوشش کریں گے کہ یہ شارٹ کر لیں۔

جناب بشیر احمد بلور: اس پر جی اتنی بڑی ڈسکشن کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب سپيڪر: توجناب بشير احمد بلور صاحب----

(تہتہہ)

جناب بشير احمد بلور: جناب سپيڪر صاحب! زه ستاسو مشڪور یمه چي تاسو ما له دے اھمه مسئلہ باندې د خبري کولو اجازت را کړو جي، دا کنٽريڪٽ مخکينې سيشن کينې هم زمونږ د ايجنډے يو آټم وو، مونږ وائيل چي دا کنٽريڪٽ چي دے نن فلور آف دي هاؤس باندې زمونږه ايجوڪيشن منسٽر صاحب هم دا خبره اوکړه، مونږ کنٽريڪٽ باندې استاذان آخلو او کنٽريڪٽ باندې چي کوم خالي ځائونه دي، هغه پر کوؤ، خو زه صرف دا تپوس کول غوارم چي يو ډاکٽر يا يو استاد صاحب چي تاسو په کنٽريڪٽ آخلي نو هغه عاجز به هم دا وائي چي يره زما دا کنٽريڪٽ به کله ختميري، زما به مخکينې څه پوزيشن وي، ما ته به پنشن ملاويري او که نه ملاويري؟ ما ته به گريجوٽي ملاويري او که نه ملاويري؟ نو هغه به ماشومانه ته سبق څه او بنائي؟ ډاکٽر صاحب به خپل مريض ته څومره توجه ورکوي؟ دا کنٽريڪٽ خبره چه ده دا خو مونږ د دې دومره په اختلاف د دې کوؤ، چي دے سره د هغه Continuity د هغه پوره سوچ، د هغه پوره Attention چي دے، هغه نه مريض ته که ډاکٽر Direct کيدے شي او نه د استاد خپل شاگرد ته، نو پکار دا دي چي حکومت داسي انتظامات اوکري چي د خلقو دا کنٽريڪٽ د نه وي، هغوي ته د Permanent جابونه ورکري، بل عرض دا کوؤمه، چي بدقسمتي دا ده ډير افسران چي دي، هغه مونږه او ايس ډي کړو او بيا عام خلقو نه، بهر نه خلق راشي، هغه مونږه په کنٽريڪٽ باندې واخلو او په کنٽريڪٽ باندې په لکھونه روپو تنخواگانے مونږه ورکوؤ، پکار دا دے چي خپل افسران کوم ناست دي، تاسو ته به ياد وي، ورستو سيشن کينې هم مونږ پوائنٽ آوٽ کړے وو چي دلته زمونږ سي اينڊ ڊبليو اوس چي ورته ورکس اينڊ سروسز وائي، زمونږ په وخت کينې به ئے هغې ته سي اينڊ ڊبليو وائيل، نو هغې کينې به تاسو ته ياد وي چي هلته يو ريتائرڊ کرنل صاحب، بريگيڊيئر صاحب وو، چي هغه ناست وو، هوم سيڪرٽري وو دلته چي يو ريتائرڊ بريگيڊيئر صاحب ناست دے، نو دغه شانته يو آرمي آفيسر چه چرته ريتائر شي نو بيا هغه ته داسي جاب ملاؤ شي چي هغه ته د هغې نه زيات تنخواه ملاويري، دلته زمونږ ډائريڪٽر جنرل صاحب چي

دے، بریگیڈیئر صاحب وردئی کبھی ناست دے، ہغہ ڈائریکٹر جنرل دے، نو دا سی ایس ایس افسران خہ د پارہ دی؟ دھر کار د پارہ خپل سرے دے او پکار دی چہ ہغہ خپل کار کوی، د دہ لہ کبھی زمونہ دا خواست دے صوبائی حکومت تہ چہ دا د شرعی نظام او د خدائے او د رسول ﷺ حکومت، او دا، مونہ د دہ اعتراض نہ کوؤ، مونہ د دہ بنہ خوشحال یو، خو زمونہ صرف مدعا دا دہ چہ د دہ بانڈی د عمل او کرے شی، عمل د دومرہ او کرے شی چہ کوم خلق داسی د بھر نہ راغلی دی او دلته ہغوی تہ بغیر د خہ کوالیفیکیشن نہ ہغوی تہ نوکری ملاؤ شوہی دی او چہ کوم خلق سی ایس ایس افسران دی یا قابل خلق دی، ہغہ او ایس پی ناست دی نو د ہغوی سرہ دا Discremination او Liking or Dis- liking ہم او شو، دیکبھی بیا کرپشن ہم زیاتیری چہ یو سرے لائق دے، ہغہ ناست دے کور کبھی او یو داسی زما پہ شان نالائق سرے چہ دے، ہغہ لاہو لوئے پوست بانڈی چہ ناست دے نو خوا مخواہ ہغہ ولے ناست دے، خہ چل دے؟ ولے چہ سرہ ئے Understanding دے، چا سرہ خپل تعلق ئے داسی ساتلے دے؟ نو بیا سفارش او رشوت چہ دے حکومت کبھی ہم چلیبری نو پہ عام حکومتونو او دے حکومت کبھی بہ بیا خوک Differentiation کوی؟ نو پکار دا دی، زما دا ریکویسٹ دے حکومت تہ چہ یو خودا کنٹریکٹ د ختم کرے شی، کوم نوکران چہ دوئی استاذان آخلی او کہ ڈاکٹران صاحبان آخلی، ہغوی تہ دے Full appoinmment ورکوی چہ ہغوی One side وی او د خہ پرابلم نہ بغیر د خلقو خدمت او کری او بچو لہ ایجوکیشن ہم ورکری او ڈاکٹر صاحب چہ د خپل مریض Look after ہم او کری او کوم چہ دا جونیئر خلق دی، د دہ مثالونہ داسی دی چہ ہغہ پروموت شوہی دی، سیکرٹریان او بنہ سیکرٹریان چہ دی، ہغہ تاسو او ایس پی کری دی او کوم جونیئر خلق دی، زہ نومونہ نہ آخلم، چہ د ہغی نہ Embarrassment جوہیری، تاسو تہ ہم پتہ دہ، ماتہ ہم پتہ دہ، دے منسٹرانو صاحبانو تہ ہم پتہ دہ چہ ہغہ افسرانو سرہ زیاتے دے، او جونیئر خلقو لہ پکار نہ دی چہ ہغہ دوی Supersede کری، نو زما دا یقین دے چہ سینیئر منسٹر صاحب ہم ناست دے او لاء منسٹر صاحب ہم او د دوی دا ذمہ داری دہ چہ زمونہ د خبرو جواب او کری او دا د دوی ذمہ دارئی ہم دہ چہ

هر يو شے چي د قانون او آئين مطابق وي د دې صوبه کينې، نو پکار ده چي د دې باندې د عمل او کړمے شي او هغه خلق چه کوم جونيئر خلق دي، هغوي په پوستونو باندې راغلي دي او سينيئر خلق چه کوم او ايس دي جوړ شوې دي، هغوي د په خپلو ځايونو راولي چي دا صوبه په صحيح او په قانوني طريقے سره او چلپړي، ډيره مهرباني۔

جناب سپيکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپيکر! میں مشکور ہوں آپ کا، میرا تو یہ خیال تھا کہ کل یہ آئٹم لیا جائے گا تو ٹرانسفر اور پوسٹنگ پر آج بحث ہوگی، لیکن ابھی اس پر بحث ہو رہی ہے، جناب سپيکر! آپ یقین کریں کہ میں۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: پانچ منٹ لیں گے یا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں پانچ منٹ نہیں لوں گا، جناب سپيکر۔

جناب سپيکر: یہ بشیر صاحب نے کتنی Brief اور۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، وہ تو۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: اچھا، بس ٹھیک ہے، جاری رکھیں۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ کر سکتے ہیں، لیکن میں اتنا بریف نہیں کر سکتا، وہ استاد آدمی ہیں وہ تو میرے استاد

ہیں، جناب سپيکر! بات یہ ہے کہ میں نے کافی تلاش کیا کہ یہ جو کنٹریکٹ پر Appointments ہو رہی

ہیں، یہ کس قانون کے تحت ہو رہی ہیں؟ جناب سپيکر! ہمیں کہا گیا ہے کہ جی یہ ایک کنٹریکٹ پالیسی ہے

Contactual policy ہے، میں نہیں سمجھتا کہ کیا کوئی پالیسی قانون سے بالاتر ہوتی ہے، کیا پالیسی آئین

و قانون سے بالاتر ہے؟ اگر نہیں تو پھر کس قانون کے تحت یہ Appointments ہو رہی ہیں؟ کہ جی

کنٹریکٹ پالیسی ہے، اس کے تحت ہو رہی ہیں، جناب سپيکر! یہ انتہائی خطرناک بات ہے کہ آپ ہزاروں

لوگوں کو کنٹریکٹ پر بھرتی کر رہے ہیں اور وہ ایک گریڈ سے لے کر ہائر گریڈ تک اور وہ بھی Permanent

post کے Agaisnt آپ ریکروٹ کر رہے ہیں، اگر آپ Temporary post کے Against

ریکروٹ کرتے ہیں، اگر آپ کسی کو دو تین سال کے لئے ایک پراجیکٹ کے Against ریکروٹ کرتے

ہیں تو پھر تو ٹھیک ہے، لیکن جب آپ اس لئے بھیجتے ہیں کہ سکولوں میں ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے، سبجیکٹ سپیشلسٹ کی ضرورت ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اس لئے بھیجتے ہیں کہ ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے، وہ Permanent post کے Against ان کی Sanction ہوتی ہے اور وہی Permanent post جب Sanction ہوتی ہے تو ان کو لیا جاتا ہے، کنٹریکٹ کی بنیاد پر اور وہ ہائر گریڈ اولوئر گریڈ سب میں، جناب سپیکر! میں آپ کو Civil servants کا جو ایکٹ ہے، اس کی جو دوسری سیکشن ہے یعنی (b) اور پھر اس میں جو (2) ہے، (b) میں لکھا ہے جناب سپیکر کہ: "Who is a Civil servant" وہ کہتے ہیں کہ "Civil servant means a person who is a member of the Civil service of the Province, or who holds a post in connection with affairs of the Province, but does not include a person who is Employed on contract", meaning there by that those who have been appointed on the contract basis are not civil servants. When they are not Civil servants, تو پھر وہ Efficiency اور Disciplinary rules کے تحت کے لئے Civil servants کے زمرے میں آتے ہیں؟ کون ان سے پوچھے گا؟ کون ان کے خلاف کارروائی Efficiency اور Disciplinary rules کے تحت کرے گا؟ جب وہ سول سرونٹ نہیں ہیں، جناب سپیکر! یہ انتہائی اہم بات ہے اور اگر ایک، دو، چار یا دس آدمیوں کی بات ہوتی تو پھر بھی ٹھیک تھا، لیکن یہاں پر تو ہزاروں Appointments ہو رہی ہیں؟ اور وہ بھی Permanent posts کے Against ہو رہی ہیں اور جب وہ سول سرونٹس نہیں ہیں اور اگر وہ کوئی غلطی کرتے ہیں، کوئی کرپشن کرتے ہیں، کوئی En-efficiency کرتے ہیں تو ان کے خلاف آپ Civil servants and disciplinary rules کے تحت ایکشن کیسے لیں گے، جب وہ سول سرونٹس کی Definition میں ہی نہیں آتے، جناب سپیکر! پھر Permanent post کے Against جب آپ Appointment کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ Permanent post means a post sanctioned without limit of time یعنی Permanent post کے لئے آپ کے پاس Time limit نہیں ہوتا، وہ وہی ہوتا ہے کہ جو سول سرونٹ میں ہوتا ہے کہ جو پچیس سال سروس یا ساٹھ سال کی عمر تک یا جو بھی ہوتا ہے یعنی اس کے ساتھ Time limit نہیں ہے، لیکن آپ تو Appointment کر رہے ہیں دو سال کے لئے اور تین سال کے

لئے، دو سال اور تین سال کے لئے جب Appointments کرتے ہیں اور وہ بھی Against the permanent posts کر رہے ہیں اور بہت اچھی اچھی پوسٹوں کے Against کر رہے ہیں، جناب سپیکر! ابھی Recently کل پرسوں آپ نے پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ ہمارے ٹیبل پر رکھی ہے اور پبلک سروس کمیشن وہ ادارہ ہے، جس کے پاس گورنمنٹ کی، جب گورنمنٹ کو کسی پوسٹ کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ ریکوزیشن ادھر بھیجتے ہیں کہ ہمیں اتنی پوسٹوں کی ضرورت ہے، جناب سپیکر! وہ کیا کہتے ہیں؟ As pointed out in the annual report of 1999, the government did not implement its recommendations in the certain cases and such selectdd candidates جناب! میں یہ بات دہراؤں گا کہ گورنمنٹ کا مطلب، چونکہ آپ لوگ تو ابھی ابھی آئے ہیں یہ تو میں 1999 اور 2000 کی اور جو کنٹریکٹ پالیسی آرہی ہے، لیکن میں اس کی Detail میں آتا ہوں اور پھر Solution بھی بتاؤں گا، جناب سپیکر، court In certain cases, court accepted the writ petitions, while other were waiting Appointments کیں Permanent posts کے Against انہوں نے کنٹریکٹ پر ان کو Appoint کیا، لوگ پہلے گئے کورٹ میں کہ جی ہمارا تو Permanent posts کے Against ٹیسٹ ہوا ہے، انٹرویو ہو گیا ہے، ہمارا سب کچھ ہو گیا ہے اور اس کے باوجود بھی، جس پوسٹ کے لئے آپ نے ریکوزیشن کیا تھا، ہمیں Appointment letter اس کا نہیں مل رہا ہے، ہمیں تو کنٹریکٹ کامل رہا ہے تو ادھر وہ کام کر رہے ہیں اور یہ بھی دیکھیں جناب سپیکر! The commission against recommends that the selectees of the commission may be appointed, because they have undergone crucila tests and interviews of the commission and have a right to get their Despite inter appointments پھر جناب سپیکر! ہیلتھ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ departmental correspondence with S&GAD and Health department, the issue of unliateral amendment, جناب سپیکر! ان Words کو دیکھیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Unilateral amendment, jee.

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

The issue unilateral amendment carried out in the service rules of teachers by passing the Commission could not be resolved as was previously pointed out in the annual report of 1999.

اس میں بھی انہوں نے ذکر کیا ہے، لیکن میں صرف جو 2000 کا ہے وہ دیکھ رہا ہوں۔

Similarly, the service rules for the post of consultant officiating the commission would like to emphasise once again that the Health department should first resolve the issue of service rules.

جناب سپیکر! یہ تو بالکل ایک تماشہ بن گیا ہے، یہ Young لوگ جنہیں دو دو سال، تین تین سال کے لئے آپ Appoint کرتے ہیں Contract basis پھر Civil Servant Witout، جناب سپیکر! تین سال کے بعد جب وہ کنٹریکٹ ان کا ختم ہو جائے گا تو وہ Overage ہو جائیں گے، جب Overage ہو جائیں گے تو پھر وہ زندگی بھر کسی اور پوسٹ پر نہیں جا سکیں گے اور جناب سپیکر! جب Permanent post کے Against آپ Appointments کرتے ہیں تو جو Appont ہوتا ہے، اس کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ یہ میری Permanent ppost ہے، بیس پچیس سال تک اس پوسٹ پر رہوں گا، میں اس کے لئے کام کروں گا، صحیح کام کروں گا تو مجھے پرموشن ملے گی، صحیح کام کروں گا تو مجھے Reward ملے گا، غلط کام کروں گا تو میرے خلاف کارروائی ہوگی، لیکن جناب سپیکر! جب انکو نہ Increment ملتی ہے، نہ پرموشن ملتی ہے، نہ وہ آگے جاسکتے ہیں، نہ آپ Dicipliinary rules کے تحت اس کے خلاف Action لے سکتے ہیں تو پھر کیا ہوگا؟ اس سارے Structure کا کیا ہوگا؟ یہ سارا Structure اگر دو چار سال اور اس طرح رہا، یہ سارا Structure تباہ ہو جائے گا، بیورو کریسی کا صرف DMG رہ جائیں گے، باقی تو سارا Structure ہے وہ ختم ہو جائے گا، جناب سپیکر! اس لئے میں نے جہاں پر سول سرونٹ ایکٹ میں دیکھا ہے، ایک جگہ پر لکھا ہے۔

Appointment of a person on contract, etc; The governor or any person authorized by the Governor, in that behalf, may on such terms and conditions, as he may specify in each case, appoint a person on contract basis or on work charge basis or who are paid out of contingency.

جناب سپیکر! صرف یہ سروس ایکٹ میں ہے، لیکن Legislature میں اسی اسمبلی نے، آپ بھی اس کے ممبر رہ چکے ہیں، اسی اسمبلی نے ان چیزوں کا حل نکالا ہے، جناب سپیکر! آپ دیکھیں، The North

West Frontier Province Adhoc Service, Adhoc Civil Servants, Regularization of Service Act, 1987, having been passed by the Provincial Assembly of the North West Frontier Province on 4th March, 1987 and assented to by the Governor of the North West Frontier Province on 16th March, 1987 is hereby published’.

اسی اسمبلی نے 1987 میں جو اس سے پہلے ایڈہاک یا کنٹریکٹ بنیاد پر لوگ Appoint ہوئے ہیں ان کو ریگولرائز کیا، 1987 تک جو سارے تھے ان کو Regularise کیا گیا پھر جناب سپیکر، یہ آپ دیکھیں Notification January 23, 1988 یعنی 1987 سے پہلے جو تھے، وہ اس ایکٹ کے تحت Regularize ہو گئے تھے، پھر 1988 میں کہتے ہیں۔

The North West Frontier Province Civil Servant, (Regularization of Service) Bill, 1988 having been passed by the Provincial Assembly of North West Frontier Province, on the 18th January, 1988 and assented to by the Governor on 19th January, 1988.

18 جنوری 1988 کو اسمبلی نے پھر پاس کیا Regularization کا، اور 19 جنوری کو گورنر نے Ascent کیا اور وہ ایکٹ بن گیا، وہ Regularization کا، پھر جناب سپیکر 1988 سے 1989 تک جو لوگ Appoint ہوئے کنٹریکٹ پر، اگر کوئی ہوئے یا Adhoc appointments ہوئی تو 13th

The North West Frontier Province Bill, 1989 have been passed by the Provincial Assembly of the North West Frontier Province on 7th November, 1989.

7 نومبر کو اسی اسمبلی نے دوبارہ Regularization کا بل پاس کر دیا اور جو بھی لوگ Appoint ہوئے تھے ان کو Regularise کر دیا گیا، آپ دیکھیں جناب سپیکر! یہ 13 نومبر کو ہوا ہے اور صرف تین مہینے کے بعد 25 فروری 1990 تین مہینے کے بعد کی، ان تین مہینوں میں جو لوگ Appoint ہوئے ہیں، ان کو

The regularization of Service (Amendment) Bill, 1990 بھی یہ کہا گیا کہ have been passed by the Provincial Assembly of the North West Frontier Province on the 21st February, 1990

21 فروری 1990 کو ایک اور بل پاس کیا تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے، آپ نے Legislatures میں، آپ ہی اس کو اور، اگر آپ مجھے مجھے اجازت دے دیں تو پانچ منٹ میں میں یہ ایکٹ ڈرافٹ کر سکتا ہوں جناب سپیکر، پانچ منٹ میں خود ٹائپ کر کے میں چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اسی کا کریڈٹ لیں، گورنمنٹ اس

کو ڈرافٹ کریں، گورنمنٹ اس کو اسمبلی میں لائے اور ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ As a Opposition members ہم اس ایکٹ میں آپ کی حمایت کریں گے، اگر آپ کو کوئی تکلیف ہے، میرے خیال میں نہیں ہوگی، اتنے قابل لوگ بیٹھے ہیں تو I am ready and with five minutes, I can draft this bill اور اس میں کوئی بھی Change نہیں کرنی جناب سپیکر، کچھ Change بھی نہیں کرنا پڑے گی ایک بھی Word کا Change نہیں کرنا پڑے گا (تالیاں) یہ جو سیکشن 4 ہے۔

Notwithstanding any thing contained in any law for the time being enforce, any civil servant, who is or has been appointed are deemed to have been appointed against any post, in any government department, under Section-3, shall be deemed to have been regularly appointed from the date of his continuation of officiating subject to eligibility according to the service rules applicable to the post verified by the Administrative Secretary of the department concerned.

جناب سپیکر! ہم یہ نہیں کہتے کہ اگر کوئی آدمی غلط لگایا گیا ہے رولز کے خلاف، مطلب یہ ہے کہ اس کی کوالیفیکیشن برابر نہیں ہے، اس کا ٹیسٹ اور انٹرویو نہیں ہوا ہے اور اس کو مطلب ہے کسی نے ذاتی سفارش پر لگایا ہے، اس کا ہم نہیں کہتے، اس کی صرف ایک Date change کر لیں کہ فروری 1990 کے بجائے، اگر آج آپ لکھیں کہ 23rd اپریل 2003 اور وہی Wording دوبارہ آپ اس بل میں لائیں Wording کی بھی کوئی ضرورت نہیں Change کرنے کی Wording بھی وہی صرف Date change کر لیں تو جو ہزاروں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اس انتظار میں کہ یہ اسمبلی Contractual appointment کو پاس کریں گے، میرے خیال میں ان سب لوگوں کا کام ہو جائے گا اور نہ صرف ان کا کام ہو جائے گا، بلکہ یہ صوبہ ترقی کی راہ پر چلے گا، میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ جب تک آپ کی جابز کی سیکورٹی نہیں ہوگی، جب کسی کو پتہ ہے کہ مجھے پنشن نہیں ملے گی جب کسی کو پتہ ہے کہ مجھے کوئی انکریمنٹ نہیں ملے گا، جب کسی کو پتہ ہے کہ میں اچھا کام کروں گا تو مجھے Reward نہیں ملے گا، جب تک کسی کو پتہ ہے کہ میں غلط کام کروں گا، مجھے سزا نہیں ملے گی، جناب سپیکر! کیسے یہ Structure چلے گا؟ یہ سارا سسٹم اسی بیورو کریسی پر چلتا ہے اور اگر ہم نے اس کو اسی طرح چھوڑا ٹھیک ہے، ڈکٹیٹر شپ گزارا ہے، ان کا زمانہ گزر گیا، زمانہ اسمبلی کا آیا ہے،

حکومت بیٹھی ہے، میں درخواست کرتا ہوں حکومتی بیٹنوں سے، ہم آپ کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، ہم اس بل کو پاس کرنے میں آپ کے ساتھ ہیں، مگر خدا کے لئے ان لوگوں کو جو ہزاروں لوگ در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، آپ ان کو Appoint کرتے ہیں Subject specialist، ان کو پتہ نہیں ہے کہ مجھے کب نکالا جائے گا، نہ ہی ڈاکٹر کو پتہ ہے کہ مجھے کب نکالا جائے گا، Thank you very much۔

جناب سپیکر: تھینک یو، مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! میں عبدالاکبر خان کی باتوں کو سپورٹ کرتا ہوں، درحقیقت یہ کنٹریکٹ پالیسی جو ہے یہ نام ہے غربت، بے روزگاری اور مجبوری کا فائدہ اٹھانے کا، وہ لوگ جو غربت اور بے روزگاری کی چکی میں پس رہے ہیں اور انہیں نوکریاں میسر نہیں آرہی ہیں، حکومت ان کی مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں کنٹریکٹ کے اوپر ملازمت دیتی ہے تاکہ اس طرح Adhoc basis پر کام بھی چلتا رہے اور حکومت پنشن یا دیگر مراعات سے بھی اس شخص کو محروم رکھ سکے، بڑے Commom sense کی بات ہے کہ جیسے انہوں نے فرمایا کہ لیکچرار، ڈاکٹر یا ججز یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو اگر اپنی سروس سیکورٹی کا علم نہیں ہوگا تو یہ کبھی پوری دلجمعی کے ساتھ کام نہیں کر سکیں گے، جناب سپیکر وہ جج، میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کسی کو کیا انصاف دے سکے گا یا وہ استاد کیا علم دے سکے گا یا وہ ڈاکٹر کسی مریض کا کیا علاج کر سکے گا، جس کو یہ پتہ ہے کہ میں اگلے دو چار پانچ مہینوں کا مہمان ہوں اور میں نے اس جاب کو چھوڑ دینا ہے اور پھر اس میں سب سے بڑی قباحت یہ ہے کہ لوگ کنٹریکٹ میں آکر Overage ہونے کے بعد کہیں کے بھی نہیں رہتے ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہوتا، پھر اس میں دوسری ایک خرابی یہ ہے کہ مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاص طور پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کنٹریکٹ کے اوپر کسی خاص Particular school کے لئے اس کو Appoint کیا جاتا ہے اور اس کے کنٹریکٹ میں یہ Mention ہوتا ہے کہ یہ Not transferable job ہے، اگر مجبوری کے تحت وہ کوئی اپنے گھر سے سو کلومیٹر دور پھنس گیا تو وہ جب تک اس کا کنٹریکٹ رہے گا، وہ ٹرانسفر کا اپنی اس پوسٹ سے مطالبہ نہیں کر سکتا، اس کا اس کو استحقاق حاصل نہیں رہتا، ہماری یہ گزارش ہے کہ جیسے عبدالاکبر خان نے فرمایا ہے کہ اس سلسلے میں آپ لائیں بل، اور اپوزیشن جو ہے، اس کی ہم سب سپورٹ کریں گے، اس کے

ساتھ ہی صوبے میں جو Re-appointment کا طریقہ کار رائج ہے پچھلے کچھ عرصے سے، بلکہ ایک طویل عرصے سے، یہ بھی اصولاً بالکل غلط ہے کہ جو ریٹائر لوگوں کی Appointments کی وجہ سے جولا کھوں روپے کی تنخواہیں تو جی خزانے سے حاصل کرتے ہیں اور جو Permanent ملازم بھی نہیں ہیں اس صوبے کے، جو کنٹریکٹ پر آئے ہوئے ہوتے ہیں ان کے خلاف پراونشل گورنمنٹ کوئی بھی Bold step لے، We assure you, Sir، کہ ہم اپوزیشن آپ کو اس سلسلے میں بھی بھرپور سپورٹ کریں گے تاکہ وہ پوسٹ خالی ہو اور Promotion base پر لوگ آگے جائیں اور پیچھے سے Job vacate ہوں اور جو Un-employed لوگ ہیں، ان کو ان Jobs پھر Appointments مل سکیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آج جس الیٹو پر ہم یہاں پر بحث کر رہے ہیں، یہ صوبے کے ہزاروں افراد کی آواز ہم اس فلور پر حکومت تک پہنچا رہے ہیں جو کنٹریکٹ کے ظالمانہ قانون کی زد میں ہیں اور جو نہ دلجمعی سے کام کر سکتے ہیں اور پھر جیسے انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی بھی کنٹریکٹ ملازم کہیں پر کرپشن کرتا ہے یا بد عنوانی کامر تکب ہوتا ہے تو، چونکہ وہ سول سرونٹ ایکٹ کے تحت ہے ہی نہیں، اس لئے اس کا محاسبہ کرنا ہی ناممکن ہے اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے Province میں بڑی Important ایگزیکٹو پوسٹوں کے اوپر Retired person's جو ہیں وہ تعینات ہیں اور لاکھوں کروڑوں روپے ان کے ہاتھوں سے خرچ ہو رہے ہیں، جس کا کل کوئی بھی ان سے حساب نہیں لے سکے گا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا ہی Important issue ہے اور جناب سپیکر! اس پر توجہی بنیادوں پر کام کیا جائے اور اس کا حل تلاش کیا جائے، تھینک یوسر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں دس منٹ رہ گئے ہیں تو۔

The sitting is adjourned till 09:30 am tomorrow morning Inshallah.
We will meet tomorrow at 09:30 am.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 25 اپریل 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)